ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان

آ سیرت و کردار کے اسباق پڑھ کے دیکھ
خونِ جگر سے لکھے گئے اوراق پڑھ کے دیکھ
شاید تیری حیات میں پیدا ہو انقلاب
اے دیدہ ور محاسنِ اخلاق پڑھ کے دیکھ

محاسنِ اخلاق

• ایثار • تواضع • حیا
• رضا • صبر • عفو و درگزر

از قلم
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
۶ مرکز الاویس داتا دربار مارکیٹ شیخ ہندی سٹریٹ لاہور
0301-6464561-042-7115771

Marfat.com

تعمیرِ سیرت وکردار کے لیے اہم تحفہ

محاسنِ اخلاق

- ایثار - تواضع - حیا
- رضا - صبر - عفو ودرگذر

از قلم

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز 6 مرکز الاویس دا تادربار مارکیٹ شیخ ھندی سٹریٹ
0301-6464561-042-7115771

DATA ENTERED

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : محاسنِ اخلاق

ازقلم : ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

پروف ریڈنگ : نعیم اللہ خان قادری

تقدیم ونظر ثانی : محمد صلاح الدین سعیدی

تعداد : گیارہ سو

سن اشاعت : جون 2007ء

صفحات : 176

قیمت : 100

ناشر : صراط مستقیم پبلی کیشنز لاہور

51
۲۶۵۵۴

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن لاهور۔ مکتبه رضائے مصطفی گوجرانواله
مکتبه فکر اسلامی کھاریاں ۔ مکتبه جمال کرم لاهور
مکتبه مسلم کتابوی ، لاهور ۔ مکتبه اعلیٰ حضرت لاهور
کرمانواله بك شاپ، لاهور ۔ قادری رضوی کتب خانه
شبیر برادر لاهور۔

صراط مستقیم پبلی کیشنز 6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

فہرست

1	تقدیم	6
2	لغت میں ایثار	10
3	اصلاحی تاریخ	10
4	ایثار، سخاوت اور جود میں فرق	12
5	ایثار آیات قرآنی کی روشنی میں	13
6	ایثار احادیث نبوی کی روشنی میں	15
7	سیرت طیبہ سے ایثار کا عملی نمونہ	18
8	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں	21
9	ایثار آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روشنی میں	22
10	ابن کثیر نے ایثار کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا	24
11	ایثار اور اولیاء امت	33
12	اہمیت حقوق کا احساس اجاگر کرنا	35
13	حرص کا خاتمہ	36
14	حقیقت ملک	36
15	تواضع	37
16	اصطلاحی تعریف	38
17	تواضع اور تذلل میں فرق	39
18	تواضع احادیث کی روشنی میں	40
19	تواضع کے درجات	42
20	تواضع سے متعلق آیات	42
21	سیرت اطہر اور تواضع	50
22	حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا	62

Marfat.com

23	حضرت زیاد نمری نے فرمایا	64
24	حضرت یحییٰ بن خالد برمکی کہتے ہیں	68
25	حیاء	70
26	لغوی تحقیق	70
27	اصطلاحی تعریفات	72
28	حیاء کی اقسام	76
29	حیاء اور خجل میں فرق	78
30	حیاء صفت الٰہی	79
31	حیاء وصف مطفوی	83
32	حیاء احادیث کی روشنی میں	86
33	حیاء آثار کی روشنی میں	101
34	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا	102
35	حیاء اقوال آئمہ کی روشنی میں	103
36	حیاء کے فوائد	108
37	رضا	113
38	اصطلاحی تعریف	114
39	رضا کی اقسام	114
40	حلاوت ایمان اور رضا کا باہمی تعلق	115
41	رضا باللہ تعالیٰ	115
42	رضا بالرسول صلی اللہ علیہ وسلم	117
43	رضاء الٰہی مطلوب انبیاء کرام علیہم السلام	120
44	حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی	120
45	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا	120
46	بارگاہ الٰہ میں رضائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	121

Marfat.com

47	فضیلت رضا	122
48	رضاء الٰہی کے حصول کے چند ذرائع	125
49	رضاء الٰہی کے حصول کا طریق کار	128
50	صبر	131
51	صبر کی اصطلاحی تعریف	132
52	انواع صبر	133
53	مراتب صبر	134
54	صبور ذات باری تعالیٰ کا نام	135
55	صبر کی اہمیت	135
56	مصابرہ اور صبر میں فرق	136
57	صبر اور قرآنی آیات	138
58	صبر انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ السلام	138
59	رسول اکرم ﷺ سے فرمایا گیا	139
60	فضیلت صبر	140
61	صبر احادیث کی روشنی میں	142
62	عفو درگزر	152
63	عفو باری تعالیٰ	154
64	عفو اور غفران میں فرق	155
65	فرق کا خلاصہ	156
66	عفو کے قرآن مجید میں استعمالات	157
67	عفو قرآن مجید کی روشنی میں	158
68	عفو احادیث کی روشنی میں	161
69	عفو آثار کی روشنی میں	170

Marfat.com

تقدیم

از: محمد صلاح الدین سعیدی

ڈائریکٹر۔ تاریخ اسلام فائونڈیشن پوسٹ بکس 2206 لاہور

اس عالم رنگ و بو میں بہت سے لوگوں نے نام کمایا۔ کسی کے آباواجداد اس کی شہرت کا باعث بنے اور کسی کا خاندان اس کی ناموری کی بنیاد بنا۔ کوئی کسی شہر کی نسبت سے معروف ہوا اور کوئی کسی مدرسے یا آستانہ کا مرہون منت ہوا۔ لیکن میں یہ بات پورے وثوق سے عرض کر سکتا ہوں۔ کہ میرے ممدوح کریم حضرت مولانا ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی آباؤ اجداد کی بنیاد پر نہیں پہچانے گئے بلکہ اُن کے آباؤ اجداد اُن کی بنیاد پر پہچانے گئے۔ وہ خاندان کی وجہ سے معروف نہیں ہوئے بلکہ خاندان اُن کی وجہ سے معروف ہوا۔ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ عوام کی ایک بڑی تعداد جلالی صاحب کی نسبت سے آستانہ عالیہ بھکھی شریف اور جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ سے متعارف ہوئی۔ یہ کوئی انہونی بات نہیں یہ بالکل اسی

Marfat.com

طرح ہے جیسے برصغیر کے بے شمار لوگ امام احمد رضا کی نسبت سے آستانہ عالیہ مارہرہ شریف سے واقف ہوئے تھے۔

این سعادت بزور بازو نیست

●

چشمِ بد دور آج ''خطابی'' اور ''کتابی'' دونوں جہانوں میں حضرت مولانا کا نام ایک معتبر حوالہ ثابت ہو رہا ہے۔ جہاں کہیں اُن کے خطاب کی تاریخ مقرر ہوتی ہے سامعین دن گننا شروع کر دیتے ہیں اور جب اُنکی کسی نئی کتاب کا اشتہار دیکھتے ہیں تو اردو بازار، دربار مارکیٹ اور گنج بخش روڈ کے چکر لگانا شروع کر دیتے ہیں۔

●

پیش نظر کتاب ''محاسن اخلاق'' ہی کو لیجئے اس کا اشتہار ''صراط مستقیم پبلی کیشنز'' کی طرف سے اُن کی ایک کتاب ''مفہوم قرآن بدلنے کی واردات'' کے اختتامی صفحات پر چھپنے کی دیر تھی کہ ''صراط مستقیم پبلی کیشنز 6 الاولیس مرکز دربار مارکیٹ'' پر قارئین کا تانتا بندھ گیا۔ تا نکہ صراط مستقیم پبلی کیشنز خوبصورت کمپوزنگ کروا کر بڑے اعلی اور نفیس کاغذ پر یہ کتاب چھاپ کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

Marfat.com

●

محاسنِ اخلاق مفکرِ اسلام ڈاکٹر جلالی صاحب کے اُن گراں قدر اور موقر مضامین کا مجموعہ ہے جو ملک کے معتبر جرائد خصوصاً راقم کی ادارت میں ''ماہنامہ لا نبی بعدی'' لاہور اور ''ماہنامہ النعیمیہ'' لاہور میں بڑی آب و تاب سے چھپ کر قارئین سے داد تحسین وصول کرتے رہے ہیں۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب راقم ''ماہنامہ لا نبی بعدی'' اور ''النعیمیہ'' میں اعزازی طور پر ادارتی ذمہ داری نبھا رہا ہے۔ اس زمانے میں میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ یہ اخلاقی مضامین کتابی صورت میں مرتب ہونے چاہئیں۔ الحمد للہ آج یہ دیرینہ آرزو پوری ہو رہی ہے اور حضرت جلالی صاحب مدظلہ نے خود ہی یہ کام انجام دے دیا ہے۔

●

ڈاکٹر صاحب اپنے عمدہ ذخیرہ الفاظ، ٹھوس طرز استدلال، زبردست مناظرانہ گرفت، نت نئی تراکیب، خوبصورت شعری انتخاب، اور ادبی چاشنی کے باعث ہر سطح کے قار کو متاثر کرتے ہیں۔ وہ اپنے بے پناہ مطالعہ، زرخیز ذہن اور سیال قلم کے ہتھیاروں سے قاری کے دل و دماغ کو فتح کر لیتے ہیں۔

●

ان کی تعلیمی قابلیتوں کا رشتہ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف منڈی بہاؤالدین، پنجاب یونیورسٹی، اور جامعہ بغداد شریف سے جڑا ہوا ہے اور وہ

Marfat.com

محاورۃً نہیں حقیقتاً اپنی ہر مادر علمی کا نام روشن کر رہے ہیں اور ہر مادر علمی اپنے اس ''سپوت'' پر بجا طور پر فخر کرتی ہے۔

●

انکی فکری جولانیوں کے پس پردہ شمالی پنجاب کی معروف روحانی شخصیت جنید زماں حضرت پیر سید جلال الدین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ، قائد ملت اسلامیہ حضرت امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ، ملک التدریس حضرت علامہ عطا محمد بندیالوی (خیر آبادی) رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبدالکریم محمد المدرس البغدادی مدظلہ کا ''دست تربیت'' کارفرما ہے۔

●

انکی خوبی تحریر انکے وسعت مطالعہ کی آئینہ دار ہے وہ عربی اردو اور انگلش لٹریچر کا گہرا مطالعہ رکھتے ہیں اور یہ انکی اعلیٰ ظرفی ہے کہ وہ اپنے ''حاصل مطالعہ'' میں اپنے قارئین کو شامل رکھتے ہیں۔ وہ مطالعہ کے نتائج کو اپنے ضمیر پر نازل کرتے اور پھر اپنے نوک قلم سے قرطاس ابیض پر بکھیرتے چلے جاتے ہیں۔ اب قارئین کی ذمہ داری ہے وہ ذکاوت وسنجیدگی کے ساتھ ان اخلاقی اور اصلاحی مضامین کو پڑھ کر اپنے اخلاق کا رشتہ ''مکارم اخلاق'' سے جوڑیں اور خود عملی مبلغ بن کر معاشرہ میں ان اخلاقی خوبیوں کا اثر ونفوذ یقینی بنائیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشنودی حاصل کریں۔

Marfat.com

ایثار

لغوی معنی:

لغت میں ایثار:

کسی دوسرے کو فضیلت اور ترجیح دینے کو کہتے ہیں۔اس کا مادہ (ا،ث،ر) ہے جو کہ کسی شی کو مقدم کرنے پر دلالت کرتا ہے۔اس مادے کے اور بھی دو معانی ہیں۔

"رَسْمُ الشَّیْءِ الْبَاقِیْ وَذِکْرُ الشَّیْءِ"۔

(مقاییس اللغہ لابن فارس ج١ص٥٣)

"یعنی کسی شی کے باقی ماندہ نشان اور شی کے ذکر کو بھی کہتے ہیں"۔

ایثار کا استعمال اپنے لغوی معنی میں قرآن مجید میں موجود ہے۔حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ سے کہا تھا۔

"تَاللّٰہِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا"۔(یوسف:٩١)

"خدا کی قسم بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی"۔

اصطلاحی تعریف:

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اَلْاِیْثَارُ ھُوَ تَقْدِیْمُ الْغَیْرِ عَلَی النَّفْسِ فِیْ حُظُوْظِھَا

Marfat.com

الدُّنیَوِیَّۃِ رَغْبَۃً فِی الْحُظُوْظِ الدِّیْنِیَّۃِ"۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۸ ص ۱۸)

"دنیاوی حصوں میں کسی دوسرے کو اپنے آپ پر ترجیح دینا دینی حصوں میں رغبت کیلئے ایثار کہلاتا ہے"۔

درجات ایثار:

۱۔ ایثار کا پہلا درجہ یہ ہے کہ وہ امور جن میں اپنے آپ پر مخلوق کو ترجیح دینے سے آپ کے دین پر کوئی آنچ آئے نہ آپ کی زندگی کا راستہ بند ہو اور وقت ضائع ہو۔ مثلاً آپ خود بھوکے رہیں اور اوروں کو کھانا کھلا دیں، خود پیاسے رہیں اور دوسروں کو پانی پلا دیں۔ لیکن مخلوق کو اپنے آپ پر ایسی ترجیح نہ دیں جسکی وجہ سے ایسی چیز کا تلف کرنا لازم آجائے جسکا تلف کرنا دین میں جائز نہیں ہے۔ جس شی سے انسان کے قلب کی اصلاح ہوسکتی ہو وہ اسے دوسرے کیلئے ایثار کرتا ہوا چھوڑ دے تو یہ درست نہیں ہے۔

۲۔ رضائے الٰہی کو غیر کی رضا پر ترجیح دینا اگر چہ اس سلسلے میں انسان کو محنت و مشقت کی کئی خار دار وادیوں سے گذرنا پڑے اور ابتلاء و آزمائش کے کئی صحرا عبور کرنے پڑیں۔

مطلب یہ ہے کہ آپ وہ کام کریں جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اگر چہ اس کام سے مخلوق ناراض ہو جائے۔

Marfat.com

ایسے ایثار کی بلندیوں پر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام فائز ہوئے ان سے آگے رسل علیہم السلام نکلے' ان سے آگے اولوالعزم رسول علیہم السلام پہنچے اور ایثار کی انتہائی رفعتوں پر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فائز ہوئے جنہوں نے پورے جہان کا مقابلہ کیا اور اکیلے دعوۃ الی اللہ کیلئے چل نکلے' قدم قدم پر مصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مخلوق کی خوشنودی پر ترجیح دی۔ آپ کی سیرت مطہرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی یہی سبق دے رہی ہے۔ اور یہ قانون قدرت ہے جس نے لوگوں کی خوشنودی کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر ترجیح دی وہی لوگ اس کو کوسنے والے اور مذمت کرنے والے قرار پائے۔

۳۔ اپنے ایثار کو اپنے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا۔ مثلاً جب آپ نے ایثار کرتے ہوئے اپنا کھانا فقیر کو دے دیا اور خود بھوکے رہے تو اس ایثار کو اپنی طرف منسوب کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا جائے کہ میں نے اسے اپنے آپ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ پر ترجیح دی ہے۔ (مدارج السالکین ابن قیم ج ۳ ص ۳۰۲)

ایثار' سخاوت اور جود میں فرق:

سخاوت ایسی عطا ہے جس سے بندے کے مال میں کوئی خاطر خواہ کمی

Marfat.com

واقع نہ ہو اور بندے کو اس میں کوئی مشکل نہ ہو۔

جود یہ ہے کہ بندہ اپنے مال کا اکثر حصہ دے دے اور تھوڑا اپنے پاس رکھے یا نصف دے دے اور نصف اپنے پاس رکھے۔

ایثار یہ ہے کہ ضرورت کے باوجود شی دوسرے کو دے دے یعنی اس کے پاس اتنی ہی تھی جتنی کا وہ خود محتاج تھا لیکن اس نے اپنی احتیاجی کی پرواہ نہیں کی اور دوسرے کی حاجت کو پورا کر دیا لہذا یہ سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے۔

ایثار آیات قرآنی کی روشنی میں:

ا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انصار مدینہ کے جذبہ ایثار کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ"۔ (الحشر:۹)

"اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے ان سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو وہ (مہاجرین) دیئے گئے اور اپنی جانوں پر

Marfat.com

ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچائے گئے وہی کامیاب ہیں''۔

یعنی مہاجرین کو جو اموال غنیمت دیئے گئے انصار کے دل میں ان کی کوئی خواہش پیدا نہ ہوئی بلکہ انہوں نے اپنی اشیاء بھی ضرورت کے باوجود مہاجرین کو دے دیں۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی کنیز فضہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا"۔(الدھر:۸)

''اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین، یتیم اور اسیر کو''۔

ہوا یوں کے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار ہو گئے ان حضرات نے ان کی صحت پر تین روزوں کی نذر مانی۔ اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو صحت عطا فرما دی تو اس نذر کو پورا کرنے کیلئے روزے رکھے گئے۔ پہلے دن افطار کے وقت جب روٹیاں پکا لی گئیں تو مسکین آ گیا دوسرے دن یتیم آ گیا اور تیسرے دن اسیر آ گیا۔ تینوں دن ہی روٹیاں سائلین کو دے دی گئیں اور پانی سے روزہ افطار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسکا خلاصہ موجود ہے۔

(معالم التنزیل للبغوی ج۵ص۴۹۸)

Marfat.com

ایثار احادیث نبوی کی روشنی میں:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلَی نِسَائِهٖ فَقُلْنَ مَامَعَنَا اِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّضُمُّ اَوْیُضِیْفُ هٰذَا؟فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ اَکْرِمِیْ ضَیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتَ صِبْیَانِیْ فَقَالَ هَیِّئِیْ طَعَامَکِ وَاَصْبِحِیْ سِرَاجَکِ وَ نَوِّمِیْ صِبْیَانَکِ اِذَا اَرَادُوْا عِشَاءً فَهَیَّأَتْ طَعَامَهَا وَاَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْیَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ کَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَاَتْهُ فَجَعَلَا یُرِیَانِهٖ اَنَّهُمَا یَاْکُلَانِ فَبَاتَا طَاوِیَیْنَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِکَ اللّٰهُ اللَّیْلَةَ اَوْ عَجَبَ مِنْ فِعَالِکُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: (وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)"۔ (حشر ۵۹/۹)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف کھانے کیلئے پیغام بھیجا تو انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس

Marfat.com

پانی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا کہ اس شخص کی میزبانی کون کرے گا؟ ایک انصاری صحابی نے کہا میں۔ وہ اس مہمان کو لیکر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی اچھی طرح تواضع کیجئے، بیوی نے جواب دیا میرے پاس گھر میں صرف بچوں کیلئے تھوڑا سا کھانے کا سامان ہے۔ وہ انصاری صحابی کہنے لگے یوں کرو کہ کھانا تیار کرو، دیا جلا دینا اور بچے جب رات کو کھانا چاہیں تو انہیں سلا دینا۔ ان صحابیہ نے کھانا تیار کر دیا دیا جلا دیا اور بچوں کو سلا دیا (کھانا سارا مہمان کے آگے رکھ دیا) پھر وہ اس انداز میں اٹھ کھڑی ہوئیں کہ جیسے چراغ کو درست کرنا چاہتی ہوں۔ اسی اثنا میں انہوں نے دیا بجھا دیا اور وہ میاں بیوی اپنے عمل سے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھا رہے ہیں لیکن دونوں نے خالی پیٹ رات بسر کی۔

جب وہ صحابی صبح کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات بھر اللہ تعالیٰ نے ضحک فرمایا (اپنی شان کیمطابق ہنستا رہا) ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے تم دونوں کے عمل پر تعجب فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید حاجت ہو''۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایثارہ)

Marfat.com

۲۔ "عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ تْنِیْ مِسْکِیْنَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَیْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ کُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰی فِیْهَا تَمْرَةً لِتَاْ کُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِیْ کَانَتْ تُرِیْدُ اَنْ تَاْ کُلَهَا بَیْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِیْ شَأْنُهَا فَذَکَرْتُ الَّذِیْ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْاَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ"۔ (مسلم:۲۶۳۰)

"حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں میرے پاس ایک مسکینہ آئی اس نے اپنی دو بچیوں کو اٹھا رکھا تھا' میں نے اسے تین کھجوریں دیں' اس نے دونوں بچیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور اپنے منہ کی طرف اٹھائی تاکہ خود کھالے دونوں بچیوں نے اس سے وہ کھجور بھی مانگنا شروع کر دی' اس نے وہ کھجور جیسے وہ خود کھانا چاہتی تھی وہ بھی ان کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دی۔ مجھے اس کا یہ عمل بڑا پسند آیا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے اس رویے کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے اس کھجور کی وجہ سے جنت واجب کر دی ہے۔ راوی کہتے ہیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: اس کھجور کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نار جہنم سے آزاد کر دیا ہے"۔

Marfat.com

۳۔ "عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ أَوْقَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَھُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْہُ بَیْنَھُمْ فِیْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِیَّۃِ فَھُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ"۔

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل الاشعریین رضی اللہ عنہم)

"حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اشعری قبیلہ کے لوگوں کا جنگ میں جب طعام ختم ہو جائے یا مدینہ شریف میں ان کے عیال کا کھانا کم ہو جائے تو ان کے پاس جو کچھ بھی ہو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں پھر اسے ایک برتن کے پیمانے سے آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں پس وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں"۔

سیرت طیبہ سے ایثار کا عملی نمونہ:

"عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَآءَتْ اِمْرَأَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَۃٍ فَقَالَ سَھْلٌ لِلْقَوْمِ اَتَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَۃُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ ھِیَ شَمْلَۃٌ فَقَالَ سَھْلٌ ھِیَ شَمْلَۃٌ مَنْسُوْجَۃٌ فِیْھَا حَاشِیَتُھَا

Marfat.com

فَقَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ اَكْسُوكَ هٰذِهٖ؟ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَلَبِسَهَا فَرَاٰهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا اَحْسَنَ هٰذِهٖ فَاكْسِنِيْهَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالُوْا مَا اَحْسَنْتَ حِيْنَ رَاَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مُحْتَاجًا اِلَيْهَا ثُمَّ سَاَلْتَهُ اِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّهُ لَا يُسْاَلُ اَشْيَاءَ فَيَمْنَعُهُ فَقَالَ: رَجَوْتُ بَرَ كَتَهَا حِيْنَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّيْ اُكَفَّنُ فِيْهَا''۔

(صحیح البخاری:۶۰۳۶)

''حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بردہ لیکر حاضر ہوئی حضرت سہل نے لوگوں سے پوچھا جانتے ہو بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا وہ ایک قسم کی بڑی چادر ہوتی ہے۔آپ نے کہا وہ بُنی ہوئی چادر ہوتی ہے' اس میں اس کا ڈورا ہوتا ہے ۔اس خاتون نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں یہ چادر آپ کی خدمت میں پیش کرسکتی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر پکڑ لی آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے اوپر اوڑھ لیا۔صحابہ میں سے ایک صحابی نے اسے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیک وسلم یہ کتنی اچھی چادر ہے۔ کیا آپ یہ مجھے عنایت فرمادیں گے؟ تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (اور چادر انہیں عنایت فرمادی) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے تشریف لے گئے تو اس صحابی کے دوست انہیں ملامت کرنے لگے کہ تم نے یہ اچھی حرکت نہیں کی جبکہ تم نے دیکھ لیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے پیش نظر اسے قبول فرمایا پھر تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی چادر کا سوال کر ڈالا حالانکہ تمہیں پتہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز بھی مانگی جائے آپ ''نہیں'' نہیں فرماتے۔ وہ صحابی کہنے لگے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اوڑھ لیا تھا (تو یہ برکت والی ہوگئی تھی) میں نے اس کی برکت کیلئے اس کی درخواست کی اس امید پر کہ میں اس میں کفن دیا جاؤں''۔

یہ حدیث بخاری شریف کتاب اللباس کے باب البرود والحبرۃ والشملۃ میں بھی ہے۔

جہاں اس حدیث شریف سے پاک محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایثار کی تجلیات نمودار ہوئیں وہاں یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک وہ کپڑا امتیازی شان والا بن جاتا تھا جس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نسبت ہو جاتی تھی اور کفن کیلئے آرزو اس کے قبر میں نافع

Marfat.com

ہونے کی وجہ سے تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں:

"مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مُتَوَالِیَاتٍ وَلَوْشَاءَ لَشَبِعَ وَلٰکِنَّهٗ کَانَ یُؤْثِرُ عَلٰی نَفْسِهٖ"۔

(المغنی عن حمل الأسفار مع الاحیاج ۳ ص ۲۷۲، ط، دار الفکر بیروت)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تین دن مسلسل بقدر حاجت کھانا نہیں کھایا' اگر آپ چاہتے تو کھا سکتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایثار فرماتے تھے"۔

سہل بن عبداللہ تستری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک قول ذکر کیا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر ایثار کے پیکر تھے:

"قَالَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ اَرِنِیْ بَعْضَ دَرَجَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتِهٖ فَقَالَ یٰمُوْسٰی اِنَّکَ لَنْ تُطِیْقَ ذٰلِکَ وَلٰکِنْ اُرِیْکَ مَنْزِلَةً مِّنْ مَنَازِلِهٖ جَلِیْلَةً عَظِیْمَةً فَضَّلْتُهٗ بِهَا عَلَیْکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِیْ قَالَ فَکَشَفَ لَهٗ عَنْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوَاتِ فَنَظَرَ اِلَیَّ کَادَتْ تُتْلِفُ نَفْسَهٗ مِنْ اَنْوَارِهَا وَقُرْبِهَا مِنَ

Marfat.com

اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ یَارَبِّ بِمَا ذَا بَلَغْتَ بِهٖ اِلٰی هٰذِهِ الْكَرَامَةِ؟ قَالَ بِخُلُقٍ اخْتَصَصْتُهُ بِهٖ مِنْ بَيْنِهِمْ وَهُوَ الْاِيْثَارُ“۔

(احیاء علوم الدین، للغزالی ج ۳ ص ۲۷۳، ط دار الفکر بیروت)

”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ مجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے بعض درجات کا دیدار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے لیکن میں تجھے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب میں سے ایک عظیم مرتبہ دکھاتا ہوں جس کی وجہ سے میں نے انہیں تجھ پر اور باقی تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے آسمانوں کے ملکوت کھول دیئے آپ نے ایک مرتبہ دیکھا جو اپنے انوار اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے قریب تھا کہ آپ کو ختم کر دے، آپ نے عرض کیا اے رب کس عمل کی بنا پر تو نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام عطا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ایک خصلت کی وجہ سے جس کیساتھ میں نے انہیں سب میں سے مختص کیا تھا اور وہ ایثار ہے“۔

ایثار آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روشنی میں:

۱۔ ”قَالَ حُذَيْفَةُ الْعَدَوِيُّ: اِنْطَلَقْتُ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ اَطْلُبُ

Marfat.com

ابنَ عَمٍّ لِي وَمعِيَ شَيْءٌ مِنَ الْمَاءِ وَاَنَا اَقُولُ اِنْ كَانَ بِهٖ رَمَقٌ سَقَيْتُهٗ فَاِذَا اَنَا بِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْقِيكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَاِذَا رَجُلٌ يَقُولُ: آهْ!آهْ! فَاَشَارَ اِلَيَّ ابْنُ عَمِّيْ اَنْ اَنْطَلِقْ بِهٖ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ فَقُلْتُ اَسْقِيكَ؟ فَاَشَارَ اَنْ نَعَمْ فَسَمِعَ آخَرَ يَقُولُ آهْ!آهْ! فَاَشَارَ هِشَامٌ اَنْ اَنْطَلِقْ بِهٖ اِلَيْهِ فَجِئْتُهٗ فَاِذَا هُوَ قَدْمَاتَ فَرَجَعْتُ اِلٰى هِشَامٍ فَاِذَا هُوَ قَدْمَاتَ فَرَجَعْتُ اِلٰى ابْنِ عَمِّيْ فَاِذَا هُوَ قَدْمَاتَ"۔

(الجامع لأحکام القرآن للقرطبی ج ۱۸ص ۲۷، ط دارالفکر، بیروت)

"حضرت حذیفہ عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جنگ یرموک کے دن میں اپنے چچازاد بھائی کو تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھا' میرے پاس تھوڑا سا پانی تھا' میرا خیال تھا کہ اگر اس میں زندگی کی رمق ہوئی تو اسے یہ پلاؤں گا۔ اچانک میں نے اسے پالیا' میں نے اسے کہا کیا میں تجھے پانی پلاؤں؟ تو اس نے سر کے اشارے سے جواب دیا کہ پلاؤ اتنے میں ایک اور آدمی کے کراہنے کی آواز آئی اس پر میرے چچازاد بھائی نے مجھے اشارے سے کہا کہ اس کی طرف پانی لے جاؤ۔ میں نے جو دیکھا تو وہ حضرت ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (یہ صحابی تھے کما فی سیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۴

Marfat.com

ص ۲۵۶، ط' دارالفکر بیروت) میں نے کہا: کیا تجھے پانی پلاؤں؟ انہوں نے مجھے اشارے سے پلانے کیلئے کہا۔ اتنے میں حضرت ہشام کو ایک اور زخمی کے کراہنے کی آواز آ گئی انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ ان کی طرف پانی لے جاؤ۔ میں ادھر ہوا دیکھا تو وہ فوت ہو چکے تھے پھر میں حضرت ہشام کی طرف لوٹا تو وہ بھی فوت ہو چکے تھے پھر میں اپنے چچا زاد بھائی کی طرف بڑھا تو وہ بھی فوت ہو چکے تھے"۔

بعض روایات میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

"اِنْ کَانَ بِہٖ رَمْقٌ سَقَیْتُہٗ وَ مَسَحْتُ بِہٖ وَجْھَہٗ"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۲۷۳، ط' دارالفکر)

"اگر اس میں زندگی کی رمق ہوئی تو یہ پانی چچا زاد بھائی کو پلاؤں گا اور اس سے ان کا چہرہ صاف کرونگا"۔

ابن کثیر نے ایثار کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا:

"ھٰکَذَا الْمَاءُ الَّذِیْ عَرَضَ عَلَیَّ عِکْرِمَۃُ وَاَصْحَابُہٗ یَوْمَ الْیَرْمُوْکِ"۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۶۲، ط، مکتبہ حقانیہ پشاور)

"ایسے ہی وہ پانی ہے جو جنگ یرموک کے دن حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں پر پیش کیا گیا"۔

Marfat.com

۲۔ "عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تعالیٰ عَنہُ قَالَ اُھدِیَ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاْسَ شَاۃٍ فَقَالَ: اِنَّ اَخِیْ فُلَانًا وَ عِیَالَہٗ اَحْوَجُ اِلٰی ھٰذَا مِنَّا فَبَعَثَ بِہٖ اِلَیْھِمْ فَلَمْ یَزَلْ یَبْعَثُ بِہٖ وَاحِدٌ اِلٰی آخَرَ حَتّٰی تُدَاوِلَھَا اَھْلُ سَبْعَۃِ اَبْیَاتٍ حَتّٰی رَجَعَتْ اِلَی الْاَوَّلِ فَنَزَلَتْ (وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ)"۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ج ۱۸ ص ۲۴، ط، دارالفکر۔ احیاءعلوم الدین، ج ۳، ص ۲۷۳، ط، دارالفکر)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو بکری کا سر بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا ہماری نسبت فلاں بھائی اور اس کے اہل وعیال کو اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ چنانچہ انہوں نے بکری کا سر اس بھائی کی طرف بھیج دیا۔ ایسے ہی ہر ایک دوسرے کی طرف تحفہ بھیجتا رہا یہاں تک وہ یکے بعد دیگرے سات گھروں سے ہوتا ہوا پہلے گھر لوٹ آیا تو یہ آیات نازل ہوئی "اور اپنی جانوں پر اوروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید حاجت ہو"۔

۳۔ "عَنْ مَالِکِ الدَّارِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَخَذَ اَرْبَعَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ فَجَعَلَھَا فِیْ صُرَّۃٍ ثُمَّ قَالَ لِلْغُلَامِ اِذْھَبْ

Marfat.com

بِهَا اِلٰی اَبِی عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ثُمَّ تَلَکَّا سَاعَۃً فِی الْبَیْتِ حَتّٰی تَنْظُرَ مَاذَا یَصْنَعُ بِهَا فَذَهَبَ بِهَا الْغُلَامُ اِلَیْهِ فَقَالَ یَقُوْلُ لَکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اجْعَلْ هٰذِهٖ فِیْ بَعْضِ حَاجَتِکَ: فَقَالَ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَرَحِمَهٗ ثُمَّ قَالَ تَعَالَیْ یَا جَارِیَۃُ اِذْهَبِیْ بِهٰذِهِ السَّبْعَۃِ اِلٰی فُلَانٍ وَ بِهٰذِهِ الْخَمْسَۃِ اِلٰی فُلَانٍ حَتّٰی اَنْفَذَهَا۔ فَرَجَعَ الْغُلَامُ اِلٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَوَجَدَهٗ قَدْ اَعَدَّ مِثْلَهَا لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰی مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَتَلَکَّا فِی الْبَیْتِ سَاعَۃً حَتّٰی تَنْظُرَ مَاذَا یَصْنَعُ فَذَهَبَ بِهَا اِلَیْهِ فَقَالَ یَقُوْلُ لَکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اجْعَلْ هٰذِهٖ فِیْ بَعْضِ حَاجَتِکَ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَوَصَلَهٗ وَقَالَ یَا جَارِیَۃُ اذْهَبِیْ اِلٰی بَیْتِ فُلَانٍ بِکَذَا وَبَیْتِ فُلَانٍ بِکَذَا فَاطَّلَعَتِ امْرَأَۃُ مَعَاذٍ فَقَالَتْ وَنَحْنُ وَاللّٰهِ مَسَاکِیْنُ فَاَعْطِنَا وَلَمْ یَبْقَ فِی الْخِرْقَۃِ اِلَّا دِیْنَارَانِ قَدْ جَاءَ بِهِمَا اِلَیْهَا فَرَجَعَ الْغُلَامُ اِلٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ فَسُرَّ بِذٰلِکَ وَقَالَ اِنَّهُمْ اِخْوَۃٌ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ"۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۱۸ ص ۲۶، ط، دار الفکر)

"حضرت مالک الدار سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چار سو دینار پکڑے اور ایک تھیلی میں ڈالے پھر خادم سے کہا جاؤ یہ جا کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو اور کچھ دیر وہاں ٹھہر جانا یہاں تک کہ تم

Marfat.com

دیکھ لو کہ وہ ان دراہم کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔ خادم وہ دراہم لیکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور جا کر کہا کہ امیر المومنین نے آپ سے کہا ہے کہ یہ دراہم اپنے کسی کام میں لگا لو۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا تعالیٰ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ کا بھلا کرے اور ان پر رحم کرے پھر اپنی خادمہ کو بلایا اور کہا جاؤ یہ سات فلاں کے گھر دے آؤ یہ پانچ فلاں کے گھر دے آؤ حتیٰ کہ تمام ختم کر دیئے۔ خادم یہ دیکھنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لوٹا اور آپ کو معاملہ کی خبر دی۔ اس نے دیکھا کہ آپ نے اتنے ہی درہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ کیلئے تیار کر کے رکھے ہیں۔ آپ نے خادم سے کہا یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے جاؤ اور وہاں کچھ دیر ٹھہر جانا یہاں تک کہ تم دیکھ لو وہ انہیں کیسے استعمال کرتے ہیں۔ خادم دراہم لیکر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور کہا کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ یہ دراہم اپنے کسی کام میں لگا لو۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا تعالیٰ امیر المومنین کا بھلا کرے اور ان پر رحم کرے پھر اپنی خادمہ کو بلایا اور کہا جاؤ فلاں کے گھر اتنے دے آؤ اور فلاں کے گھر اتنے دے آؤ۔ آپ کی بیوی کو پتہ چلا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم ضرورت مند ہیں ہمیں دے دو۔ کپڑے میں صرف دو دینار رہ گئے تھے وہ آپ نے اپنی اہلیہ کو دے دیئے۔ خادم لوٹ

Marfat.com

کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ماجرا سنایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بڑے خوش ہوئے اور کہا یہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ بعض ان میں سے بعض سے ہیں''۔

۴۔ "عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مِسْكِينًا سَأَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ وَلَيْسَ فِيْ بَيْتِهَا اِلَّا رَغِيْفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا اَعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَتْ لَيْسَ لَكِ مَا تُفْطِرِيْنَ عَلَيْهِ؟ فَقَالَتْ اَعْطِيْهِ اِيَّاهُ قَالَتْ فَفَعَلَتْ قَالَتْ فَمَا اَمْسَيْنَا اَهْدٰى لَنَا اَهْلُ بَيْتٍ اَوْ اِنْسَانٌ مَا كَانَ يُهْدِيْ لَنَا شَاةً وَكَفَنُهَا فَدَعَتْنِيْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ كُلِيْ مِنْ هٰذَا فَهٰذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكِ"۔

(الجامع لاحکام القرآن ج ۱۸ ص ۲۵۔ ط، دار الفکر)

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ حالت روزہ میں تھیں کہ ایک مسکین نے آ کر کھانے کا سوال کیا اس وقت آپکے گھر میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہیں تھا۔ آپ نے اپنی خادمہ سے کہا روٹی اسے دے دو۔ خادمہ نے کہا آپ افطار کس پر کریں گی اور کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا تم یہ اسے دے دو۔ خادمہ کہتی ابھی شام نہیں ہوئی تھی کہ ہم کو ایک گھر والوں نے یا ایک ۔ ُی جو تحائف پیش کرتا تھا نے کفن سمیت بکری (روسٹ) پیش کی۔ مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلایا اور فرمایا

Marfat.com

اس سے کھالو یہ تمہاری ٹکیا سے بہتر ہے''۔

اس حدیث شریف میں (شاۃ و کفنھا) کا ذکر آیا ہے یہ عربوں کا ایک کھانا تھا وہ بکری ذبح کرنے کے بعد اس کا چمڑا اُتار کر اسے صاف کر کے گندم کا آٹا گوندھ کر اس پر ایسے لگا دیتے کہ ساری بکری آٹے میں ڈھانپی جاتی اور آٹا اس کے کفن کی طرح بن جاتا پھر اسے تنور میں لٹکا دیتے اس سے جو چربی بھی پگھل کے نکلتی اسی آٹے میں جذب ہوئی جاتی' ایسے میں گوشت بھی بھونا جاتا اور روٹی بھی ساتھ تیار ہو جاتی۔ یہ بکری اور اس کا کفن ان کا مرغوب کھانا تھا۔

۵۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

''بَاتَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ عَلٰی فِرَاشِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَوْحَی اللّٰہ تَعَالٰی اِلٰی جِبْرِیْلَ وَ مِیْکَائِیْلَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اِنِّیْ اٰخَیْتُ بَیْنَکُمَا وَ جَعَلْتُ عُمُرَ اَحَدِ کُمَا اَطْوَلَ مِنَ الْاٰخَرِ فَاَیُّکُمَا یُؤْثِرُ صَاحِبَہُ بِالْحَیَاۃِ؟ فَاخْتَارَا کِلَاھُمَا الْحَیَاۃَ وَ اَحَبَّاھَا فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْھِمَا اَفَلَا کُنْتُمَا کَمِثْلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اٰخَیْتُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ نَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ یُفْدِیْہِ بِنَفْسِہٖ وَیُؤْثِرُہُ بِالْحَیَاۃِ اِھْبِطَا اِلَی الْاَرْضِ

Marfat.com

فَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَكَانَ جِبْرِيْلُ عِنْدَ رَأْسِهٖ وَ مِيْكَائِيْلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: بَخٍ، بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ يَا عَلِيُّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اللّٰهُ تَعَالٰی یُبَاهِیْ بِكَ الْمَلَائِكَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ)"۔ (احیاءعلوم الدین ج ۳ص ۲۷۳۔ ط، دارالفکر)

"حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر ہجرت کی رات لیٹے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کی طرف وحی کی میں نے تم دونوں کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا ہے اور تم میں سے ایک کی عمر دوسرے سے لمبی ہوگی۔ تم میں سے کون ہے جو اپنے صاحب کیلئے زندگی کا ایثار کرے؟ دونوں ہی نے اپنے اپنے لئے زندگی پسند کرلی (یعنی کسی نے بھی دوسرے کیلئے ایثار نہ کیا) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی تم حضرت علی بن ابی طالب کی طرح کیوں نہیں بنے۔ میں نے انہیں اور اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپس میں بھائی بنایا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جان فدا کرتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو مقدم رکھتے ہوئے ان کے بستر پر سو گئے ہیں۔ جاؤ زمین پر جا کر ان کی دشمن سے حفاظت کرو۔ چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت علی رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کے سر کے پاس کھڑے تھے اور حضرت میکائیل قدموں کے پاس۔ اور حضرت جبریل علیہ السلام کہہ رہے تھے شاباش اے علی ابن ابی طالب کون ہے آپ جیسا؟ اللہ تعالیٰ آپ کی وجہ سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہنے کیلئے اپنی جان بیچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان ہے''۔

مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اپنی جانیں پیش کرنا اور ایثار جانی کا ثبوت دینا متعدد مقامات پر پایا گیا اور یہ ایثار مالی سے کہیں بلند مقام ہے۔ ہجرت کی اسی شب میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ایثار کی عجیب داستاں رقم کر رہے تھے۔ مکہ شریف سے نکلتے ہوئے رات کے اندھیروں میں اپنی جان ہتھیلی پہ رکھے ہوئے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے کمر بستہ تھے غار کے پاس پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا:

۶۔ ''وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتّٰى اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ كَانَ فِيْهِ شَيْءٌ اَصَابَنِيْ دُوْنَكَ'' ۔ (مشکوۃ المصابیح للخطیب التبریزی باب مناقب ابی بکر ص ۵۵۶، ط، قدیمی کتب خانہ کراچی)

''خدا کی قسم آپ غار میں داخل نہ ہوں یہاں تک کہ میں آپ سے

Marfat.com

پہلے داخل ہولوں، اگر اس میں کوئی شی ہو تو مجھے ضرر دے آپ کو نہ دے"۔

بعد میں ڈنگ بھی کھائے مگر اپنی زندگی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کو ترجیح دی اور ذرا بھر بھی حرکت نہ کی۔

۷۔ "میدان بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ جو مشرکین کا سب سے بڑا ہدف تھا وہاں پہرہ آپ ہی نے دیا اور اپنے بدن کو ڈھال بنائے رکھا"۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۳۷۔ ط، میر محمد کتب خانہ کراچی)

۸۔ "جنگ احد کے دن حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ڈھال بنا رکھا تھا کہتے تھے "نحری دون نحرک"۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب مناقب ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ، ج ا، ص ۵۳۷، ط، قدیمی کتب خانہ کراچی)

یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم "میرا سینہ آپ کے سینہ مبارک کے آگے ہے"۔ جو تلوار و تیر، نیزے اور بھالے کا حملہ ہوگا پہلے مجھ پر ہوگا آپ پے نہیں، جو تیر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا حضرت ابوطلحہ آگے ہاتھ کر لیتے۔ ہاتھ شل ہو گیا مگر اپنے محبوب علیہ السلام کی حفاظت کا حق ادا کیا"۔

Marfat.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپس میں ایثار کے چند نمونے پہلے پیش کر چکا ہوں ان میں سے ایک منفرد ایثار یہ بھی ہے۔

۹۔ "عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْ يَقْرَءُ عُمَرُ عَلَيْكِ السَّلَامَ ثُمَّ سَلْهَا اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ قَالَتْ كُنْتُ اُرِيْدُهُ لِنَفْسِيْ فَلَاُوْثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ"۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۲۴۔ط، قدیمی کتب خانہ کراچی)

"حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے کہا اے عبداللہ بن عمر ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاؤ انہیں کہو عمر تمہیں سلام کہتے ہیں پھر ان سے یہ درخواست کرو کہ میری یہ تمنا ہے کہ میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے دوست حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ دفن کیا جاؤں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے اس جگہ کا اپنے لئے ارادہ کر رکھا تھا لو آج میں (ایثار کرتے ہوئے) امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آپ پر ترجیح دیتی ہوں"۔

ایثار اور اولیاء امت:

۱۔ "عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَنْطَاكِيِّ اَنَّهُ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ نَيِّفٌ وَّ

Marfat.com

ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا بِقَرْيَةٍ مِّنْ قُرَى الرَّيِّ وَ مَعَهُمْ اَرْغِفَةٌ مَعْدُوْدَةٌ لَا تَشْبَعُ جَمِيْعُهُمْ فَكَسَرُوْا الرُّغْفَانَ وَاَطْفَوُوْا السِّرَاجَ وَجَلَسُوْا لِلطَّعَامِ فَلَمَّا رَفَعَ فَاِذَا الطَّعَامُ بِحَالِهٖ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ اَحَدٌ شَيْئًا اِيْثَارًا لِصَاحِبِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ"۔

(احیاءعلوم الدین ج ۳ ص ۲۷۳، ط، دارالفکر)

''حضرت ابوالحسن انطا کی سے روایت ہے کہ ان کے پاس تیس سے زائد آدمی ری کی بستیوں میں سے ایک بستی میں جمع ہو گئے۔ان کے پاس چند روٹیاں تھیں جو تمام کیلئے ناکافی تھیں۔ انہوں نے روٹیوں کے ٹکڑے کئے چراغ گل کیا اور کھانے کیلئے بیٹھ گئے جب (دسترخوان) اٹھایا گیا تو کھانا جوں کا توں پڑا تھا دوسروں کیلئے ایثار کرتے ہوئے کسی نے بھی کچھ نہ کھایا''۔

۲۔ حضرت ابویزید بسطامی کا کہنا ہے:

'' مَا غَلَبَنِیْ اَحَدٌ مَا غَلَبَنِیْ شَابٌّ مِنْ اَهْلِ بَلْخٍ قَدِمَ عَلَيْنَا حَاجًّا فَقَالَ لِیْ يَا اَبَا يَزِيْدُ مَا حَدُّ الزُّهْدِ عِنْدَ كُمْ؟ فَقُلْتُ اِنْ وَجَدْنَا اَكَلْنَا وَاِنْ فَقَدْنَا صَبَرْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كِلَابُ بَلْخٍ عِنْدَنَا قُلْتُ وَمَا حَدُّ الزُّهْدِ عِنْدَ كُمْ ؟ قَالَ اِنْ فَقَدْنَا شَكَرْنَا وَاِنْ وَجَدْنَا اٰثَرْنَا''۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج ۱۸ ص ۲۷، ط، دارالفکر)

Marfat.com

"مجھ پر بات میں اس قدر کوئی بھی غالب نہیں آیا جیسے بلخ کے نوجوان آئے وہ سفر حج میں ہمارے پاس آئے تھے انہوں نے کہا اے ابو یزید تمہارے نزدیک زہد کیا ہے؟ میں نے کہا زہد یہ ہے اگر ہم پالیں تو کھا لیتے ہیں اور اگر نہ پائیں تو صبر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے ہاں بلخ کے کتے بھی ایسے ہی ہیں۔ میں نے کہا پھر تمہارے نزدیک زہد کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم اگر نہ پائیں تو شکر کرتے ہیں اور اگر پالیں تو ایثار کرتے ہیں"۔

۳۔ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے زاہد کیلئے ضروری امور پوچھے گئے تو آپ نے کہا:

"تَفرِیقُ المَجمُوعِ وَتَرکُ طَلَبِ المَفقُودِ وَالاِیثَارُ عِندَ القَوتِ"۔ (الجامع لأحکام القرآن: ج۱۸ ص ۲۷، ط، دار الفکر)

"جمع شدہ کو بانٹ دینا' جو کچھ پاس نہیں اس کی طلب نہ کرنا۔ قوت (تھوڑا بہت) ملنے پر ایثار کرنا"۔

ایثار اپنانے کی تدابیر:

۱۔ اہمیت حقوق کا احساس اجاگر کرنا:

جب آدمی کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا ادراک اور احساس ہوگا تو پھر ان کی عدم ادائیگی پر افسوس ہوگا اور جب ادائیگی پر کمر بستہ ہو جائیگا تو یہیں

Marfat.com

سے ایثار شروع ہو جائے گا۔

۲۔ حرص کا خاتمہ:

جوں جوں حرص ختم ہوتی جائیگی لحہ بہ لحہ ایثار کا جذبہ جواں ہوتا جائیگا۔

۳۔ محاسن اخلاق کی طرف میلان:

اس میلان سے اس کیلئے ایثار میں پیش آنے والی مشکلات اور سختیاں ہلکی لگیں گی۔

۴۔ حقیقت ملک:

اپنی جان اور مال کا حقیقی مالک اپنے رب تعالیٰ کو مانتے ہوئے عملی زندگی میں ذہن کو اس تصدیق کا عادی بنانے سے دولت ایثار آجائے گی۔

انشاءاللہ تعالیٰ

=============

Marfat.com

تواضع

لغوی معنی:

اس کا مادہ اشتقاق و، ض، ع ہے۔اس کے معنی میں پستی اور گرنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔جوہری نے کہا ہے۔کہا جاتا ہے:"وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ وَلَدَهَا "۔"عورت نے اپنا بچہ وضع کیا یعنی جنم دیا"۔

وُضِعَ الرَّجُلُ فِیْ تِجَارَتِهٖ أیْ خَسِرَ۔"آدمی کو تجارت میں وضع کیا گیا مطلب یہ ہے کہ اسے تجارت میں نقصان ہوا"۔

"وَالْاِتِّضَاعُ: أَنْ تَخْفِضَ رَأْسَ الْبَعِیْرِ لِتَضَعَ قَدَمَکَ عَلٰی عُنُقِهٖ فَتَرْکَبَ"۔

"اتضاع یہ ہے کہ تم اپنے اونٹ کا سر نیچے کرو تاکہ تم اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر سوار ہو سکو"۔

" التَّوَاضُعُ التَّذَلُّلُ"۔

(صحاح ج۳ ص۱۲۹۹، ۱۳۰۰، دار العلم للملایین بیروت)

"تواضع عاجزی کو کہتے ہیں"۔

امام راغب کہتے ہیں قرآن مجید میں یہ مادہ کئی معانی میں استعمال ہوا ہے۔

(مفردات: ص۵۲۵، ۵۲۶)

Marfat.com

۱۔ اٹھانے کے معنی میں جیسا کہ

"وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ"۔(الغاشیۃ،آیت:۱۴)

"اٹھائے گئے کوزے"۔

۲۔ ایجاد اور خلق کے معنی میں جیسے

"وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ"۔(الرحمٰن:۱۰)

"اور زمین کو مخلوق کیلئے پیدا کیا"۔

۳۔ جننے کے معنی میں: جیسے

"فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی"۔

"پھر جب اسے جنا بولی اے میرے رب یہ تو میں نے لڑکی جنی"۔

۴۔ تعمیر کرنے کے معنی میں

"اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ"۔(آل عمران آیت:۳۶)

"بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کیلئے بنایا گیا"۔

۵۔ تیزی پر برانگیختہ کرنے کے معنی میں

"وَلَاَاَوْضَعُوْا خِلَالَکُمْ"۔(التوبہ:۴۷)

"تمہارے درمیان غرابیں دوڑاتے"۔

اصطلاحی تعریف:

۱۔ "اِظْهَارُ التَّنَزُّلِ عَنِ الْمَرْتَبَةِ لِمَنْ یُرَادُ تَعْظِیْمُهٗ"۔

(مدارج السالکین ج۲ص۳۴،دارالکتب العلمیہ بیروت)

Marfat.com

"جس کی تعظیم کا ارادہ کیا گیا ہے اس کی خاطر (اپنے) مرتبہ سے نیچے اترنے کا اظہار کرنا"۔

۲۔ "هُوَالْاِسْتِسْلَامُ لِلْحَقِّ وَتَرْكُ الْاِعْتِرَاضِ فِي الْحُكْمِ"۔

(مدارج السالکین ج ٦ ص ١٣٤، دار الکتب العلمیہ بیروت)

"حق کے آگے سر تسلیم خم کر لینا اور حکم میں اعتراض کو ترک کر دینا"۔

تواضع اور تذلل میں فرق:

ابو ہلال عسکری نے کہا ہے

"اِنَّ التَّذَلُّلَ اِظْهَارُ الْعِجْزِ عَنْ مُقَاوَمَةِ مَنْ يَتَذَلَّلُ لَهُ وَالتَّوَاضُعَ اِظْهَارُ قُدْرَةِ مَنْ يَتَوَاضَعُ لَهُ سَوَاءٌ كَانَ ذَا قُدْرَةٍ عَلَى الْمُتَوَاضِعِ أَوْلَا"۔

(الفروق اللغویہ ص ٢٠٦، منشورات مکتبہ بصیرتی، قم ایران)

"تذلل یہ ہے کہ آدمی جس کیلئے تذلل کر رہا ہے اس کے مقابلہ سے عاجزی ظاہر کر دے اور تواضع یہ ہے کہ آدمی جس کیلئے تواضع کرنا چاہتا ہے اس کی قدر و منزلت کا اظہار کرے خواہ وہ اس تواضع کرنے والے سے واقعی بڑے مرتبے کا مالک ہو یا مالک نہ ہو"۔

"مثلاً یہ تو کہا جاتا ہے کہ فلاں بادشاہ اپنے خدام کیلئے تواضع کرتا ہے

Marfat.com

یعنی ان کیساتھ ایسے پیش آتا ہے جیسے بلند مقام و مرتبہ والے لوگوں سے پیش آتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ وہ بادشاہ اپنے خدام سے تذلل کرتا ہے کیونکہ تذلل کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ ان خدام کے مقابلے سے عاجز ہے حالانکہ وہ تو ان پر حکومت و غلبہ رکھتا ہے۔

یہاں مناسب ہے کہ تذلل اور ذل میں بھی فرق سمجھ لیا جائے۔ تذلل یہ ہے کہ خود اپنے کو ذل یعنی ادنی مرتبہ میں داخل کرنا اور ذلیل وہ ہوتا ہے جس پر کسی اور کی طرف سے ذل کو مسلط کیا گیا ہو۔ لہذا کسی کی مدح میں یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ متذلل ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ذلیل ہے۔

۵۔ "وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا"۔ (الفرقان:۶۳)

"اور رحمٰن کے وہ بندے ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں"۔

۶۔ "فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَھُمْ"۔ (آل عمران:۱۵۹)

"تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہو کہ اے محبوب تم ان کیلئے نرم دل ہوئے"۔

تواضع احادیث کی روشنی میں:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ

Marfat.com

مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلاَّ عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ" ۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب باب استحباب العفو والتواضع، ۲۵۸۸، دارالریان قاہرہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔ معاف کر دینے سے بندے کی عزت ہی زیادہ ہوتی ہے اور جس نے بھی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کی اللہ تعالیٰ نے اسے بلند کر دیا۔

۲۔ حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِيْ غَيْرِ مَنْقَصَةٍ وَذَلَّ فِيْ نَفْسِهٖ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَاَنْفَقَ مَالاً جَمَعَهٗ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَرَحِمَ اَهْلَ الذِّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ وَ خَالَطَ اَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ طُوْبٰى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهٗ وَصَلُحَتْ سَرِيْرَتُهٗ وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهٗ وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرُّهٗ طُوْبٰى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ وَاَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ وَاَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ"۔

(ترغیب وترہیب ج۳ ص ۵۵۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

سعادت ہے اس شخص کیلئے جس نے معصیت کے علاوہ تواضع کی، جس نے ہاتھ پھیلانے کے علاوہ اپنے تذلل کو ظاہر کیا اور جو مال اس نے جمع

Marfat.com

کیا تھا اسے خیر کے کاموں میں خرچ کر دیا' جس نے ادنی درجے کے لوگوں پر رحم کیا اور فقہ اور حکمت کے علماء کی صحبت اختیار کی۔

تواضع کے درجات:

ا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ لے کر آئے ان احکام کے سامنے سر تسلیم خم کر لینا اور اپنی عقل و خرد اور ذاتی خیالات و نظریات کو ان کے آگے جھکا دینا۔

۲۔ حق بات کو دشمن سے بھی یوں ہی قبول کر لینا جیسے دوست سے قبول کی جاتی ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے امر کی وجہ سے کرنا نہ کہ اپنی رائے' خواہش یا عادت کی وجہ سے کرنا۔

تواضع سے متعلق آیات:

ا۔ "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَاْتِیَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗٓ اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ"۔ (المائدہ:۵۴)

"اے ایمان والو تم میں سے جو اپنے دین سے پھرے تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا ہو گا مسلمانوں پر

Marfat.com

نرم اور کافروں پر سخت ہونگے"۔

۲۔ "وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔ اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا"۔ (الاسرا:۳۷)

"اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک ہر گز تو زمین کو نہ چیر سکے گا اور ہر گز تو بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا"۔

۳۔ "وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ"۔ (لقمان:۱۸)

"اور کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسار کج نہ کر اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اتراتا فخر کرتا"۔

۴۔ "وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ"۔ (الحجر:۸۸)

"اور مسلمانوں کو اپنے رحمت کے پروں میں لے لو"۔

سعادت ہے اس کیلئے جس کا کسب پاکیزہ ہے جس کے باطن کی اصلاح ہو چکی ہے جس کا ظاہر باعزت ہے جس نے لوگوں سے اپنے شر کو دور رکھا اپنے زائد مال سے خرچ کیا اور اپنی زائد بات کو روک کے رکھا۔

۳۔ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی

Marfat.com

اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَّلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ تم تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے۔ (مشکوٰۃ کتاب الآداب بَابُ المُفَاخَرَۃِ وَالعَصَبِیَّۃِ پہلی فصل)

۴۔ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰہِ وَھُوَ یَقْدِرُ عَلَیْہِ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ مِنْ اَیِّ حُلَلِ الْاِیْمَانِ شَاءَ یَلْبَسُھَا"۔

(مسند امام احمد ج ۳ ص ۴۳۹، المکتب الاسلامی، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کرتے ہوئے (قیمتی) لباس ترک کر دیا حالانکہ وہ اس پر قادر ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کے سامنے بلائے گا یہاں تک کہ اسے اختیار دے کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو پسند کرے پہن لے۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"مَامِنْ امْرَءٍ اِلاَّ وَفِیْ رَاسِہٖ حِکْمَۃٌ وَالْحِکْمَۃُ بِیَدِ مَلَکٍ اِنْ تَوَاضَعَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اِرْفَعِ الْحِکْمَۃَ وَاِنْ اَرَادَ اَنْ یَرْفَعَ قِیْلَ لِلْمَلَکِ ضَعِ الْحِکْمَۃَ"۔

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۸۳، دار الریان قاہرہ)

"ہر بندے کے سر پر لگام کے لوہے کا حصہ ہے اور لگام ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر وہ آدمی تواضع کرے تو فرشتے کو کہا جاتا ہے کہ لگام ہٹالو اور اگر وہ آدمی تکبر کرے تو فرشتے کو کہا جاتا ہے لگام لگادو۔

۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ لَوْ شِئْتِ لَسَارَتْ مَعِیْ جِبَالُ الذَّھَبِ جَاءَ نِیْ مَلَکٌ اِنَّ حُجْزَتَہٗ لَتُسَاوِی الْکَعْبَۃَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِیًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِیًّا مَلِکًا فَنَظَرْتُ اِلٰی جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَکَ فَقُلْتُ نَبِیًّا عَبْدًا"۔

(شرح السنۃ ج ۱۳ ص ۲۴۸، المکتب السلامی، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں، میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس کی کمر

Marfat.com

کعبہ کے برابر تھی، اس نے کہا تمہارا رب تجھے سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے اگر تم چاہو تو عبد نبی بن جاؤ اور اگر چاہو تو بادشاہ نبی بن جاؤ میں نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ تواضع اختیار کرلو۔ میں نے کہا عبد نبی اختیار کرتا ہوں۔

۷۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

"یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ تَوَاضَعَ لِیْ ھٰکَذَا (جَعَلَ یَزِیْدُ بَاطِنَ کَفِّہٖ اِلَی الْاَرْضِ وَاَدْنَاھَا) رَفَعْتُہٗ ھٰکَذَا (وَجَعَلَ بَاطِنَ کَفَّیْہِ اِلَی السَّمَآءِ وَرَفَعَھُمَا نَحْوَ السَّمَاءِ)"۔

(مجمع الزوائد ج۸ ص۸۲، دار الریان قاہرہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ جس نے میرے لیے ایسے تواضع کی (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ہتھیلی کا باطنی حصہ زمین کی طرف بڑھاتے گئے اور اسے زمین کے بہت نزدیک کردیا) میں اسکو یوں اونچا کرتا ہوں (اسی کیساتھ آپ نے اپنی ہتھیلیوں کا باطنی حصہ آسمان کی طرف کردیا اور انہیں اونچا کیا)۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ

Marfat.com

رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ"۔

(احیاء العلوم: ج۳ص۳۶۰، دارالفکر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کرتا ہے۔

۹۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" التَّوَاضُعُ لَا یَزِیْدُ الْعَبْدَ اِلَّا رِفْعَةً فَتَوَاضَعُوْا یَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ"۔(احیاء العلوم: ج۳ص۳۶۰، دارالفکر، بیروت)

تواضع بندے کی بلندی ہی میں اضافہ کرتی ہے۔ خدا تم پر رحم کرے تم تواضع اختیار کرو۔

۱۰۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

" حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا یَرْتَفِعَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا وَضَعَهُ"۔

(بخاری: ۱/۲۸۷)

اللہ تعالیٰ پر حق ہے جو شے بھی دنیا سے بلند ہو اس کو پست کر دے۔

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" اَلْکَرَمُ التَّقْوٰی وَالشَّرَفُ التَّوَاضُعُ وَالْیَقِیْنُ الْغِنٰی"۔

(احیاء العلوم ج۳ص۳۶۰، دارالفکر)

Marfat.com

کرم تقویٰ ہے بزرگی تواضع ہے اور یقین دولت ہے۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا:

"مَالِیْ لَا اَرٰی عَلَیْکُمْ حَلَاوَۃَ الْعِبَادَۃِ قَالُوْا وَمَا حَلَاوَۃُ الْعِبَادَۃِ قَالَ التَّوَاضُعُ وَ قَالَ اِذَا رَأَیْتُمُ الْمُتَوَاضِعِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ فَتَوَاضَعُوْا لَھُمْ وَاِذَا رَأَیْتُمُ الْمُتَکَبِّرِیْنَ فَتَکَبَّرُوْا عَلَیْھِمْ"۔

(مکاشفۃ القلوب ۲۷۵، بغداد)

مجھے کیا ہے کہ میں تم پر عبادت کی مٹھاس نہیں دیکھ رہا۔ صحابہ نے عرض کیا عبادت کی مٹھاس کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تواضع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت کے تواضع کرنے والے لوگوں کو دیکھو تو ان کیلئے تواضع کرو اور جب تکبر کرنے والوں کو دیکھو تو ان کیلئے تکبر کرو۔

۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَانِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَہٗ عِنْدَ طَعَامِہٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَۃُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ

Marfat.com

اَذًی ثُمَّ لِیَاکُلْھَا وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہٖ تَکُوْنُ الْبَرَکَۃُ"۔ (مسلم، کتاب الاشربہ باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ، رقم الحدیث:۲۰۳۴)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس اس کے ہر کام کے وقت حاضر ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے کھانا کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے۔ جب تم میں سے کسی سے لقمہ گر جائے اسے چاہئے کہ اس سے مٹی وغیرہ دور کر کے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کونسے لقمے میں برکت ہوگی۔

۱۴۔ حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"اِنَّ الْبذاذۃ مِنَ الْاِیْمَانِ"۔ (ابوداؤد:۴۱۶۱)

تواضع ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۱۵۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے۔

Marfat.com

"اَبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَا ئِکُمْ"۔ (المستدرک للحاکم ج۲ص۱۰۶، دارالمعرفۃ، بیروت)

مجھے اپنے کمزور لوگوں میں سے تلاش کرو تم صرف اپنے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیئے جاتے ہو اور مدد کیے جاتے ہو۔

۱۶۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا سُرَاقَۃُ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّا اَھْلُ النَّارِ فَکُلُّ جَعْظَرِیٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ وَاَمَّا اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوْبُوْنَ"۔

(الترغیب والترہیب ج۳ص۵۶۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سراقہ کیا میں آپ کو اہل جنت اور اہل نار کی خبر نہ دوں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سخت مزاج، اترا کر چلنے والا اور متکبر دوزخی ہے اور تواضع کرنے والے اور مغلوب لوگ جنتی ہیں۔

سیرت اطہر اور تواضع:

۱۷۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں

Marfat.com

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ کَمَا یَجْلِسُ الْعَبْدُ"۔

(شرح السنۃ للبغوی: ج ۱۳ ص ۲۴۸، المکتب الاسلامی، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے بندہ کھاتا ہے ایسے ہی میں کھاتا ہوں اور جیسے بندہ بیٹھتا ہے ایسے ہی میں بیٹھتا ہوں۔

۱۸۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

"قَالَ اَحِبُّوْا الْمَسَاکِیْنَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَاءِهٖ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔

(جامع ترمذی: ۲۴۷۱، مشکوٰۃ کتاب الرقاق باب فضل الفقیر ا؍ دوسری فصل)

آپ نے کہا مساکین سے محبت کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دعا میں یہ فرماتے سنا ہے۔ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے لے جا اور قیامت کے دن مساکین کے گروہ سے میرا حشر کر۔

۱۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

"اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ وَقَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہُ"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں کے پاس سے گذرے تو آپ نے انہیں سلام کہا اور آپ نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے۔

۲۰۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے ایک خطبہ دیتے ہوئے کہا:

"اِنَّا وَاللّٰہِ قَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِی السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَکَانَ یَعُوْدُ مَرْضَانَا وَ یَتْبَعُ جَنَائِزَنَا وَیَغْزُوْ مَعَنَا وَیُوَاسِیْنَا بِالْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ"۔(مسند امام احمد رقم الحدیث:۵۰۴)

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر وحضر میں صحبت اختیار کی ہے' آپ ہمارے بیماروں کی عیادت کرتے تھے' ہمارے فوت شدگان کے جنازہ کے پیچھے چلتے تھے، ہمارے ساتھ مل کر جنگ میں حصہ لیتے تھے اور قلیل وکثیر سے ہمارے ساتھ ہمدردی کرتے تھے۔

۲۱۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں

"سَأَلَ رَجُلٌ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھَا ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْمَلُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ نَعَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْصِفُ نَعْلَہُ وَ یَخِیْطُ ثَوْبَہُ وَ یَعْمَلُ فِیْ

Marfat.com

بَیْتِہٖ کَمَا یَعْمَلُ اَحَدُکُمْ فِیْ بَیْتِہٖ"۔

(شرح السنۃ ج۱۳ص۲۴۲، المکتب الاسلامی بیروت)

ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کام کیا کرتے تھے؟ تو انہوں کہا ہاں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے، اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور جیسے تم میں سے کوئی اپنے گھر میں کام کاج کرتا ہے ایسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر کا کام کرتے تھے۔

۲۲۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

"قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْاَحْزَابِ یَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارٰی التُّرَابُ بَیَاضَ بَطْنِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ

لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَا قَیْنَا

اَنَّ الْاُوْلٰی قَدْ بَغَوْا عَلَیْنَا وَاِذَا اَرَادُوْا فِتْنَۃً اَبَیْنَا

(بخاری ج۱ص۳۹۸، قدیمی کتب خانہ کراچی)

آپ نے کہا میں نے جنگ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مٹی اٹھا رہے تھے۔ صورت حال یہ تھی کہ مٹی نے آپ کے بدن

Marfat.com

کی سفیدی کوڈھانپ رکھا تھااور آپ پڑھ رہے تھے

اے اللہ اگر تیرا فضل نہ ہوتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی۔ ہم صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے۔ پس ہم پر سکون نازل فرما۔ اور اگر ہم کفار سے جنگ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھنا۔ اہل مکہ نے ہم پر بغاوت کی ہے۔ انہوں نے جب بھی فتنے کا ارادہ کیا ہم نے انکار کیا۔

۲۳۔ حضرت تمیم بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

" قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْئَالُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ؟ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهُ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا "۔ (مسلم، ۸۷۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا میں نے عرض کیا اجنبی آدمی آیا ہے دین کے بارے میں پوچھتا ہے وہ نہیں جانتا کہ دین کیا ہے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے آپ نے خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک میرے پاس پہنچ گئے

Marfat.com

چنانچہ کرسی رکھی گئی مجھے لگتا ہے کہ اس کی ٹانگیں لوہے کی تھیں آپ اس پر جلوہ گر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم دیا تھا اس سے مجھے تعلیم دینے لگے۔ پھر آپ خطبہ کیلئے آئے اور اسے مکمل کیا۔

۲۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ قَالَ اَصْحَابُهٗ وَ اَنْتَ؟ فَقَالَ كُنْتُ اَرْعَا هَا عَلٰى قَرَارِيْطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ"۔

(بخاری: ۲۲۶۲، کتاب الاجارۃ)

جو نبی بھی اللہ تعالیٰ نے مبعوث کیا اس نے بکریاں چرائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے کہا کیا آپ نے بھی چرائیں؟ آپ نے فرمایا میں مکہ شریف کے قریب قراریط مقام پر اپنے اہل کی بکریاں چراتا تھا۔

۲۵۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطْعَمُ فَجَاءَ رَجُلٌ اَسْوَدُ بِهٖ جُدَرِيٌّ قَدْ تَقَشَّرَ فَجَعَلَ لَا يَجْلِسُ اِلٰى اَحَدٍ اِلَّا قَامَ مِنْ جَنْبِهٖ فَاَجْلَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِهٖ"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۰، دار الفکر، بیروت)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسودہ ہو رہے تھے ایک سیاہ آدمی آ گیا

Marfat.com

اسے چیچک کا مرض تھا اور اس کے دانے چھلے ہوئے تھے وہ جس شخص کے پاس بیٹھتا وہی اس کے پاس سے اٹھ جاتا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے پاس بٹھالیا۔

۲۶۔ "رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ یَاْکُلُوْنَ فَقَامَ سَائِلٌ عَلَی الْبَابِ وَبِہٖ زَمَانَۃٌ یُتَکَرَّہُ مِنْھَا فَاَذِنَ لَہٗ فَلَمَّا دَخَلَ اَجْلَسَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَطْعِمْ فَکَاَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَیْشٍ اِشْمَاَزَّ مِنْہُ وَ تَکَرَّھَہٗ فَمَا مَاتَ ذَالِکَ الرَّجُلُ حَتّٰی کَانَتْ بِہٖ زَمَانَۃٌ مِثْلُھَا"۔

(مکاشفۃ القلوب ص ۲۷۴، بغداد)

روایت کیا گیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ہمراہ اپنے گھر میں کھانا تناول فرمارہے تھے ایک سائل دروازے پر آن کھڑا ہوا وہ ایسے لنجے پن والا تھا کہ جس سے نفرت کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اندر داخل ہونے کی اجازت فرمائی۔ جب وہ داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ران پر بٹھالیا اور اسے فرمایا کھانا کھاؤ۔ یوں لگا کہ قریش کے ایک آدمی نے اس سے نفرت کی ہے اور اسے ناپسند کیا ہے۔ پس یہ شخص اس وقت تک فوت نہ ہوا یہاں تک کہ ایسے ہی لنجے پن کا مریض ہوگیا۔

Marfat.com

۲۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی

"اِنَّمَا اَقْبَلُ صَلٰوۃَ مَنْ تَوَاضَعَ لِعَظْمَتِیْ وَلَمْ یَتَعَاظَمْ عَلٰی خَلْقِیْ وَاَلْزَمَ قَلْبَہُ خَوْفِیْ وَقَطَعَ نَھَارَہُ بِذِکْرِیْ وَکَفَّ نَفْسَہُ عَنِ الشَّھَوَاتِ مِنْ اَجَلِیْ"۔ (احیاء علوم الدین ج۳ ص۳۶۰)

میں صرف اس کی نماز قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کیلئے تواضع کرے۔ میری مخلوق پر بڑائی ظاہر نہ کرے۔ اپنے دل کو میرا خوف لازم کرے۔ میری یاد میں اپنا دن گذار دے اور میرے لیے اپنے نفس کو خواہشات سے دور رکھے۔

۲۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"طُوْبٰی لِلْمُتَوَاضِعِیْنَ فِی الدُّنْیَا ھُمْ اَصْحَابُ الْمَنَابِرِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ طُوْبٰی لِلْمُصَلِّیْنَ بَیْنَ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا ھُمْ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ طُوْبٰی لِلْمُطَھَّرَۃِ قُلُوْبُھُمْ فِی الدُّنْیَا الَّذِیْنَ یَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ"۔ (مکاشفۃ القلوب ص۲۷۵)

خوشخبری ہے دنیا میں تواضع کرنے والوں کیلئے وہ قیامت کے دن منبروں پر بیٹھے ہوں گے۔ مبارک ہو دنیا میں لوگوں کے درمیان نماز پڑھنے والوں کو وہ قیامت کے دن فردوس کے مالک ہوں گے۔ خوشخبری ہے ان

Marfat.com

لوگوں کیلئے جو دنیا میں اپنے قلوب کو پاک کرنیوالے ہیں وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔

آثار اور اقوال علماء:

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"وَجَدْنَا الْكَرَمَ فِی التَّقْوٰی، وَالْغِنٰی فِی الْيَقِيْنِ وَالشَّرَفَ فِی التَّوَاضُعِ"۔ (احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۰، دارالفکر، بیروت)

ہم نے تقویٰ میں کرم، یقین میں دولت اور تواضع میں شرافت پائی ہے۔

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"اِنَّكُمْ لَتَغْفُلُوْنَ عَنْ اَفْضَلِ الْعِبَادَاتِ التَّوَاضُعِ"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۱، دارالفکر)

تم افضل ترین عبادت تواضع سے غفلت کرتے ہو۔

۳۔ "خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الشَّامِ وَ مَعَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فَاَتَوْا عَلٰی مَخَاضَةٍ وَعُمَرُ عَلٰی نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَ خَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلٰی عَاتِقِهٖ وَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهٖ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ

Marfat.com

اَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا؟ تَخْلَعُ خُفَّيْکَ وَ تَضَعُهُمَا عَلٰی عَاتِقِکَ وَ تَاْخُذُ بِزِمَامِ نَاقَتِکَ وَ تَخُوْضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ؟ مَا یَسُرُّنِیْ اَنَّ اَهْلَ الْبَلَدِ اِسْتَشْرَ فُوْکَ فَقَالَ عُمَرُ اَوَّهْ لَوْ یَقُلْ ذَا غَیْرُکَ اَبَا عُبَیْدَةَ جَعَلْتُهُ نَکَالًا لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا اَذَلَّ قَوْمٍ فَاَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَیْرِ مَا اَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهٖ اَذَلَّنَا اللّٰهُ"۔ (مستدرک الحاکم ج ۱ ص ۶۲، دار المعرفۃ بیروت)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کی طرف نکلے ان کیساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے وہ پانی میں گھسنے کی جگہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے آپ اس سے نیچے اتر آئے اپنے موزے اتار لیے انہیں اتار کر کندھے پے رکھ لیا اور اپنی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر پانی کے گھسنے کی جگہ میں گھس گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین آپ ایسا کر رہے ہیں؟ آپ نے اپنے موزے اتار لئے ہیں ان کو کندھے پر رکھ لیا ہے اور اپنی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر پانی میں گھسنے کی جگہ داخل ہو رہے ہیں۔ مجھے یہ اچھا نہیں لگ رہا کہ اس حال میں اہل شام تجھے دیکھ لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہائے افسوس اے ابو عبیدہ اگر تمہارے سوا کوئی یہ بات کرتا تو میں اسے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کیلئے عبرت بنا دیتا۔ ہم بہت ذلیل لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ساتھ عزت دی جب بھی ہم اس چیز کو چھوڑ کر جس کیساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت دی ہے اور کسی کیساتھ عزت چاہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل بنا دے گا۔

۴۔ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ نے کہا:

"یَا جُرَیْرُ تَوَاضِعُ لِلّٰہِ فَاِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا رَفَعَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔ (احیاء علوم الدین ج۳ ص۳۶۱)

اے جریر اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کر کیونکہ جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بلند کرے گا۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ تَخَشُّعًا رَفَعَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَمَنْ تَطَاوَلَ تَعَظُّمًا وَضَعَهُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔

(کتاب الزہد للوکیع ج۲ ص۴۶۷، المدینۃ المنورہ)

جس نے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بلند کرے گا جس نے بڑا بنتے ہوئے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن نیچے کر دے گا۔

Marfat.com

۶۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مَا اَنعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبدٍ مِن نِعمَۃٍ فِی الدُّنیَا فَلَم یَشکُرهَا وَلَم یَتَوَاضَع بِهَا لِلّٰہِ اِلَّا مَنَعَہُ اللّٰہُ نَفعَهَا فِی الدُّنیَا وَ فَتَحَ لَہُ طَبَقًا مِنَ النَّارِ یُعَذِّبُہُ اِن شَاءَ اللّٰہُ اَو یَتَجَاوَزُ عَنہُ"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۱)

اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر دنیا میں کوئی انعام کیا پس اس نے اس نعمت کا شکریہ ادا نہ کیا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع نہ کی اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس نعمت کا نفع پانے سے روکے گا اور اس کیلئے آگ کا ایک طبقہ کھول دے گا چاہے اسے عذاب دے یا اسے معاف کر دے۔

۷۔ حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اَلتَّوَاضُعُ اَن تَخرُجَ مِن مَنزِلِکَ وَلَا تَلقٰی مُسلِمًا اِلَّا رَاَیتَ لَہٗ عَلَیکَ فَضلًا"۔ (احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۱)

تواضع یہ ہے کہ تو اپنے گھر سے نکلے اور جس مسلمان سے بھی ملے اسے اپنے آپ سے بہتر جانے۔

۸۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

"رَاسُ التَّوَاضُعِ اَن تَضَعَ نَفسَکَ عِندَ مَن دُونَکَ فِی

Marfat.com

نِعۡمَةِ الدُّنۡیَا حَتّٰی تَعۡلَمَهٗ اَنَّهٗ لَیۡسَ لَکَ بِدُنۡیَاکَ عَلَیۡهِ فَضۡلٌ وَّاَنۡ تَرۡفَعَ نَفۡسَکَ عَمَّنۡ هُوَ فَوۡقَکَ فِی الدُّنۡیَا حَتّٰی تَعۡلَمَهٗ اِنَّهٗ لَیۡسَ لَهٗ بِدُنۡیَاهُ عَلَیۡکَ فَضۡلٌ "۔(احیاء العلوم ج۳ص۳۶۱)

تواضع کی انتہا یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو اس آدمی کے درجہ میں سمجھو جو آپ سے مال و دولت میں نچلے درجے میں ہے یہاں تک کہ آپ اسکو باور کرائیں کہ آپ کے مال کی وجہ سے آپ کو اس پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور آپ اپنے آپ کو اس آدمی سے بلند سمجھیں ۔ جو آپ سے مال و دولت میں اونچا ہے یہاں تک کہ آپ اسکو باور کرائیں کہ اسے اس کی دولت کی وجہ سے تجھ پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔

۹۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمَّا اَغۡرَقَ قَوۡمَ نُوۡحٍ عَلَیۡهِ السَّلَامُ شَمَخَتِ الۡجِبَالُ وَ تَطَاوَلَتۡ وَ تَوَاضَعَ الۡجُوۡدِیُّ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ فَوۡقَ الۡجِبَالِ وَ جَعَلَ قَرَارَ السَّفِیۡنَةِ عَلَیۡهِ"۔(احیاء العلوم ج۳ص۳۶۱)

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کیا دوسرے پہاڑ اترے اور انہوں نے تکبر کیا اور جودی پہاڑ نے تواضع کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے پہاڑوں سے اونچا کر دیا اور نوح علیہ السلام کی کشتی کو

Marfat.com

اس کے اوپر ٹھہرا دیا۔

۱۰۔ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے تواضع کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

"یَخْضَعُ لِلْحَقِّ وَ یَنْقَادُلَهُ وَ یَقْبَلُهُ مِمَّنْ قَالَهُ، وَلَوْ سَمِعَهُ مِنْ صَبِیٍّ قَبِلَهُ وَ لَوْ سَمِعَهُ مِنْ اَجْهَلِ النَّاسِ قَبِلَهُ"۔

(مدارج السالکین ج ۲ ص ۳۴۲، بیروت)

تواضع یہ ہے کہ حق کے سامنے سر تسلیم خم کر لے جس نے بھی حق کہا ہے اسے قبول کر لے اگرچہ بچے سے سنے اسے قبول کر لے اور خواہ جاہل ترین آدمی سے سنے اسے قبول کر لے۔

۱۱۔ حضرت موسیٰ بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"کَانَتْ عِنْدَنَا زَلْزَلَةٌ وَرِیْحٌ حَمْرَاءُ فَذَهَبْتُ اِلٰی مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَنْتَ اِمَامُنَا فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَنَا فَبَکٰی ثُمَّ قَالَ لَیْتَنِیْ لَمْ اَکُنْ سَبَبَ هَلَاکِکُمْ قَالَ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رَفَعَ عَنْکُمْ بِدُعَاءِ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ"۔ (احیاء العلوم الدین ج ۳ ص ۳۶۱)

ہمارے ہاں زلزلہ اور سرخ آندھی آ گئی میں محمد بن مقاتل کے پاس گیا میں نے کہا اے ابو عبداللہ آپ ہمارے امام ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہمارے

Marfat.com

لیے دعا کیجئے آپ رو پڑے پھر آپ نے کہا اے کاش کہ میں تمہاری ہلاکت کا سبب نہ بنتا۔ موسیٰ بن قاسم نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد بن مقاتل کی دعا کی وجہ سے تمہاری مصیبت ٹال دی۔

۱۲۔ حضرت زیاد نمری نے فرمایا:

"اَلزَّاهِدُ بِغَيْرِ تَوَاضُعٍ كَالشَّجَرَةِ الَّتِيْ لَا تُثْمِرُ"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۱)

زاہد تواضع کے بغیر اس درخت کی طرح ہے جو پھل کے بغیر ہو۔

۱۳۔ حضرت ابو علی جوز جانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا:

"اَلنَّفْسُ مَعْجُوْنَةٌ بِالْكِبْرِ وَالْحِرْصِ، وَالْحَسَدِ فَمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى هَلَاكَهُ مَنَعَ مِنْهُ التَّوَاضُعَ وَالنَّصِيْحَةَ وَالْقَنَاعَةَ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ خَيْرًا لَطَفَ بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا هَاجَتْ فِيْ نَفْسِهٖ نَارًا لْكِبْرِ اَدْرَكَهَا التَّوَاضُعُ مِنْ نُصْرَةِ اللّٰهِ وَاِذَا هَاجَتْ نَارُ الْحَسَدِ فِيْ نَفْسِهٖ اَدْرَكَتْهَا النَّصِيْحَةُ مَعَ تَوْفِيْقِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا هَاجَتْ فِيْ نَفْسِهٖ نَارُ الْحِرْصِ اَدْرَكَتْهَا الْقَنَاعَةُ مَعَ عَوْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۲)

Marfat.com

نفس کبر' حرص اور حسد میں گوندھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ہلاک کرنا چاہتا ہے اس سے تواضع' نصیحت اور قناعت کو دور کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے یہ صفات عطا فرما دیتا ہے۔ جب اس کے نفس میں تکبر کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے تواضع اسے بجھا دیتی ہے۔ جب اس کے اندر حسد کی آگ شعلے مارتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نصیحت (مسلمانوں کی خیر خواہی) اسے بجھا دیتی ہے' جب اس کے اندر حرص کی آگ لگتی ہے تو عون خداوندی سے قناعت اسے بجھا دیتی ہے۔

۱۴۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (اشعار)

تَوَاضَعْ تَکُنْ کَالنَّجْمِ لَاحَ لِنَاظِرٍ
عَلٰی صَفَحَاتِ الْمَاءِ هُوَ رَفِیْعٌ

تواضع کر تو اس ستارے کی طرح ہو جائے گا جو دیکھنے والے کیلئے پانی پر ظاہر ہوتا ہے حالانکہ وہ بلند ہوتا ہے۔

وَلَاتَکُ کَالدُّخَانِ یَعْلُوْ بِنَفْسِهٖ
عَلٰی طَبَقَاتِ الْجَوِّ وَهُوَ وَضِیْعٌ

(مکاشفۃ القلوب ص ۲۷۴، بغداد)

Marfat.com

تو دھوئیں کی طرح نہ بن جو اپنے آپ کو ہوا کے طبقات پر بلند کرتا ہے حالانکہ وہ نیچے کیا گیا ہے۔

۱۵۔ حضرت عمرو بن شیبہ کہتے ہیں:

كُنْتُ بِمَكَّةَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا رَاكِبًا بَغْلَةً وَبَيْنَ يَدَيْهِ غِلْمَانٌ وَاِذَا هُمْ يُعَنِّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ ثُمَّ عُدْتُ بَعْدَ حِيْنٍ دَخَلْتُ بَغْدَادَ فَكُنْتُ عَلَى الْجِسْرِ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ حَافٍ حَاسِرٍ طَوِيْلِ الشَّعْرِ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِ وَاَتَاَمَّلُهُ فَقَالَ لِيْ مَالَكَ تَنْظُرُ اِلَيَّ؟ فَقُلْتُ لَهُ شَبَّهْتُكَ بِرَجُلٍ رَاَيْتُهُ بِمَكَّةَ وَوَصَفْتُ لَهُ الصِّفَةَ فَقَالَ لَهُ اَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقُلْتُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ فَقَالَ اِنِّيْ تَرَفَّعْتُ فِيْ مَوْضِعٍ يَتَوَاضَعُ فِيْهِ النَّاسُ فَوَضَعَنِيَ اللّٰهُ حَيْثُ يَتَرَفَّعُ النَّاسُ"۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۶۲)

میں مکہ شریف میں صفا اور مروہ کے درمیان تھا میں نے ایک آدمی کو دیکھا درالحال کہ وہ خچر پر سوار تھا اس کے آگے خدام تھے جو لوگوں پر بڑی سختی کرر ہے تھے۔ عمرو بن شیبہ کہتے ہیں میں کچھ وقت کے بعد واپس آیا اور بغداد میں داخل ہوا میں پل پر تھا اچانک میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ننگے پاؤں اور ننگے سر تھا لمبے بالوں والا تھا میں اسے دیکھنے لگا اور اس میں غور کرنے لگا

Marfat.com

اس نے مجھے کہا تجھے کیا ہے مجھے دیکھتا ہے؟ میں نے کہا تم مجھے ایک آدمی کی طرح لگتے ہو جس کو میں نے مکہ شریف میں دیکھا تھا میں نے اس آدمی کا کچھ حال بیان کیا اس نے مجھے کہا کہ میں وہی آدمی ہوں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے تجھے کیا کر دیا ہے۔ اس نے کہا میں نے اس جگہ بڑا بننے کی کوشش کی جہاں لوگ تواضع کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جگہ سے نیچے کر دیا جہاں لوگ اونچے ہوتے ہیں۔

۱۶۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"مَادَامَ الْعَبْدُ يَظُنُّ اَنَّ فِى الْخَلْقِ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ فَهُوَ مُتَكَبِّرٌ فَقِيْلَ لَهُ مَتَى يَكُوْنُ مُتَوَاضِعًا؟ قَالَ اِذَا لَمْ يَرَ لِنَفْسِهٖ مَقَامًا وَلَا حَالًا وَ تَوَاضُعُ كُلِّ اِنْسَانٍ عَلٰى قَدْرِ مَعْرِفَتِهٖ بِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَمَعْرِفَتِهٖ بِنَفْسِهٖ"۔ (احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۳۶۲)

جب تک بندہ یہ گمان کرے کہ مخلوق میں اس سے کوئی برا ہے تو وہ متکبر ہے۔ آپ سے کہا گیا پھر آدمی متواضع کب بنتا ہے؟ آپ نے فرمایا جب آدمی اپنے آپ کیلئے کوئی مقام اور مرتبہ نہ دیکھے ہر آدمی کی تواضع اس کی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اپنے آپ کی پہچان کے لحاظ سے ہوتی ہے۔

۱۷۔ عرفاء کہتے ہیں:

Marfat.com

وُجُوہَ الْاَغْنِیَاءِ وَ الْاَشْرَافِ حَتّٰی یَجِیْئَ اِلَی الْمَسَاکِیْنِ فَیَقْعُدُ مَعَھُمْ وَیَقُوْلُ مِسْکِیْنٌ مَعَ مَسَاکِیْنَ"۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام جب صبح کے وقت میں ہوتے اغنیاء اور سرداروں کے چہروں پر نظر ڈالتے جاتے یہاں تک کہ مساکین کے پاس آجاتے اور ان کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے ایک مسکین مسکینوں کیساتھ ہے۔

۲۱۔ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تواضع کند ہوشمند گزیں

نہد شاخ پر میوہ سر بر زمیں

(کریما سعدی ص ۴ مکتبہ قادریہ لاہور)

عقلمند اور برگزیدہ آدمی تواضع کرتا ہے کیونکہ پھل سے لدی ہوئی ٹہنی زمیں کی طرف سر جھکاتی ہے۔

==========

Marfat.com

"اَلتَّوَاضُعُ فِی الْخَلْقِ کُلِّھِمْ حَسَنٌ وَفِی الْاَغْنِیَاءِ اَحْسَنُ وَالتَّکَبُّرُ فِی الْخَلْقِ کُلِّھِمْ قَبِیْحٌ وَفِی الْفُقَرَاءِ اَقْبَحُ"۔

(احیاء علوم الدین ج۳ص۳۶۲)

تمام لوگوں میں تواضع کا پایا جانا اچھا ہے اور اغنیاء میں بہت زیادہ اچھا ہے۔ تمام لوگوں میں تکبر قبیح ہے اور فقرا میں بہت زیادہ قبیح ہے۔

۱۸۔ حضرت عروہ بن ورد کہتے ہیں:

"اَلتَّوَاضُعُ اَحَدُ مَصَائِدِ الشَّرَفِ وَکُلُّ نِعْمَةٍ مَحْسُوْدٍ عَلَیْھَا صَاحِبُھَا اِلَّا التَّوَاضُعَ"۔ (احیاء علوم الدین ج۳ص۳۶۲)

تواضع حصول شرف کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ ہے ہر نعمت کے لحاظ سے صاحب نعمت کا حسد کیا جاتا ہے سوائے تواضع کے۔

۱۹۔ حضرت یحییٰ بن خالد برمکی کہتے ہیں:

"اَلشَّرِیْفُ اِذَا تَنَسَّکَ تَوَاضَعَ وَالسَّفِیْهُ اِذَا تَنَسَّکَ تَعَاظَمَ"۔ (احیاء علوم الدین ج۳ص۳۶۲)

شریف جب عبادت کرے تواضع کرتا ہے بے وقوف جب عبادت کرے تکبر کرتا ہے۔

۲۰۔ کَانَ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اِذَا اَصْبَحَ تَصَفَّحَ

Marfat.com

حیاء

لغوی تحقیق:

لفظ حیاء مصدر ہے اس کے اصلی حروف ''ح،ی،ی'' ہیں۔ اس کا معنی ''زندہ ہونا'' ہے لیکن یہ استحیاء کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور استحیاء، وقاحة (بے شرمی) کی ضد ہے۔ لغت کے امام اسماعیل بن حماد جوہری نے حیا اور حیاء کے معنی میں فرق بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

''اَلْحَیَا مَقْصُوْرٌ: اَلْمَطَرُ وَالْخِصْبُ وَالْحَیَاءُ مَمْدُوْدٌ اَلْاِسْتِحْیَاءُ وَالْحَیَاءُ اَیْضًا رِحْمُ النَّاقَةِ وَالْجَمْعُ اَحْیِیَةٌ''۔

(الصحاح، ج۶ ص۲۳۲۴، دار العلم للملایین بیروت)

''الف مقصورہ کیساتھ جو حیا لکھا جاتا ہے اس کا معنی بارش اور سبز گھاس کی کثرت ہے اور الف ممدودہ کیساتھ حیاء کا معنی شرم کرنا ہے۔ اونٹنی کے رحم کو بھی حیاء کہتے ہیں۔ اس کی جمع احییہ ہے''۔

ابن منظور نے کہا ہے:

''اَلْحَیَاءُ: اَلتَّوْبَةُ وَالْحِشْمَةُ''۔ (لسان العرب ج۱۴ ص۲۱۷)

''حیاء کا معنی توبہ اور شرم ہے۔

Marfat.com

مجد الدین فیروز آبادی نے کہا ہے۔ حیا والے کو غنی کے وزن حیی کہا جاتا ہے۔

(القاموس المحیط: ج ۴ ص ۳۲۲، مطبعۃ میمنیہ مصر)

حیاء سمٹنے اور سکڑنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ حدیث براق میں ہے۔

"دَنَوتُ مِنهُ لِأَرکَبَهُ فَتَحَیَّا مِنّیِ"۔

"میں براق کے قریب ہوا تا کہ میں اس پر سوار ہو جاؤں تو وہ مجھ سے سکڑا"۔

چونکہ حیاء استحیا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور وہ حیاۃ سے استفعال ہے۔ اس لحاظ سے اس کا معنی ہوگا حیات طلب کرنا۔ قرآن مجید میں ہے۔

"یُذَبِّحُونَ اَبنَآءَکُم وَیَستَحیُونَ نِسَآءَکُم"۔ (البقرۃ:۴۹)

امام راغب اصفہانی نے ترجمہ کیا۔ "یَستَبقُونَهُنَّ"۔

(المفردات فی غریب القرآن ص ۱۴۰، المکتبۃ المرتضویہ ایران)

یعنی فرعون کے کارندے تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے ہیں اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے ہیں۔

حیاء اور حیات کا آپس میں بڑا تعلق ہے۔

Marfat.com

ابن قیم نے کہا ہے:

"اَلْحَيَاءُ (الَّذِیْ هُوَ الْاِسْتِحْيَاءُ) مُشْتَقٌّ مِنَ الْحَيَاةِ وَعَلٰى حَسْبِ حَيَاةِ الْقَلْبِ يَكُوْنُ فِيْهِ قُوَّةُ خُلُقِ الْحَيَاءِ وَقِلَّةُ الْحَيَاءِ مِنْ مَوْتِ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ فَكُلَّمَا كَانَ الْقَلْبُ اَحْيَا كَانَ الْحَيَاءُ اَتَمَّ"۔

(مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۷۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

"حیاء جو کہ استحیا کے معنی میں ہے یہ حیات سے مشتق ہے۔ اور کسی دل کی حیات کیمطابق اس میں حیاء والا خلق پایا جاتا ہے۔ روح اور دل کے مردہ ہو جانے کی وجہ سے حیاء کی قلت ہوتی ہے۔ جس قدر دل میں زندگی زیادہ ہوگی اسی قدر اس میں حیا زیادہ ہوگا"۔

اصطلاحی تعریفات:

۱۔ میر سید شریف جرجانی نے کہا ہے:

"هُوَ انْقِبَاضُ النَّفْسِ مِنْ شَيْءٍ وَتَرْكُهُ حَذَرًا عَنِ اللَّوْمِ فِيْهِ"۔ (کتاب التعریفات: ۴۲، انتشارات ناصر خسرو تہران)

"نفس کا کسی شی سے جھجکنا اور اس میں واقع ہونے پر ملامت سے بچنے کیلئے اس کو ترک کر دینا حیا ہے"۔

۲۔ امام صاوی کہتے ہیں:

Marfat.com

"هُوَ تغيُّرٌ وَانكِسَارٌ يَعتَرِی الْاِنْسَانُ مِنْ فِعْلِ مَایُعَابُ"۔

(الصاوی علی الجلالین ج ا ص ۱۶، دار الجیل بیروت)

"حیا وہ تبدیلی اور انکساری ہے جو انسان کو اس فعل سے عارض ہوتی ہے جو عیبناک ہو"۔

۳۔ شیخ مناوی نے کہا ہے:

"اَلْحَیَاءُ انْقِبَاضُ النَّفْسِ عَنْ عَادَةِ انْبِسَاطِهَا فِیْ ظَاهِرِ الْبَدَنِ لِمُوَاجَهَةِ مَا تَرَاهُ نَقْصًا حَیْثُ یَتَعَذَّرُ عَلَیْهَا الْفِرَارُ بِالْبَدَنِ"۔

(التوقیف علی مہمات التعاریف ص ۱۵۰، قاہرہ)

"نفس جس کام کو نقص سمجھتا ہو اس کے آگے آجائے یوں کہ بدنی طور پر اس سے بھاگ جانا نفس پر مشکل ہو اس وقت اس کا ظاہری بدن کے کھلے پن کی عادت سے سکڑ جانا حیا ہے"۔

۴۔ جاحظ کا کہنا ہے:

"اَلْحَیَاءُ مِنْ قَبِیْلِ الْوَقَارِ وَهُوَ غَضُّ الطَّرْفِ وَالْاِنْقِبَاضُ عَنِ الْكَلَامِ حَشْمَةً لِلْمُسْتَحْیَامِنْهُ وَهُوَ عَادَةٌ مَحْمُوْدَةٌ مَالَمْ یَكُنْ عَنْ عِیٍّ وَ عِجْزٍ"۔

(تہذیب الاخلاق للجاحظ ص ۲۳، دار الصحابہ للتراث قاہرہ)

Marfat.com

”حیاء وقار کے قبیلے سے ہے، کسی سے شرم کھاتے ہوئے نظروں کو جھکا لینا اور کلام سے رک جانا حیاء کہلاتا ہے۔ یہ اچھی عادت ہے جب تک بے بسی کی وجہ سے نہ ہو“۔

۵۔ ابن مسکویہ نے حیاء کو اول درجے کی عفت قرار دیتے ہوئے یہ تعریف کی ہے:

”هُوَ انْحِصَارُ النَّفْسِ خَوْفَ اِتْيَانِ الْقَبَائِحِ وَالْحَذَرُ مِنَ الذَّمِّ وَالسَّبِّ“۔

(تہذیب الاخلاق لابن مسکویہ ص ۱۷، دار الکتب العربیہ بیروت)

”حیاء نفس کو روک لینا ہے قبیح حرکتوں کے صادر ہونے کے خوف سے اور مذمت اور گالیوں سے بچاؤ کیلئے“۔

۶۔ امام نووی نے کہا ہے:

”قَالَ الْعُلَمَاءُ حَقِيقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلٰى تَرْكِ الْقَبِيحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيرِ فِيْ حَقِّ ذِي الْحَقِّ“۔

(ریاض الصالحین مع الروضۃ ج ۲ ص ۲۲۱، دار الفکر بیروت)

”علماء نے کہا ہے حیاء کی حقیقت یہ ہے کہ حیاء وہ خلق ہے جو قبیح کام کو ترک کرنے کا باعث بنتا ہے اور حقدار کے حق میں کمی کرنے سے روکتا ہے“۔

Marfat.com

۷۔ امام قرطبی نے کہا ہے:

"اَلْحَيَاءُ اِنْقِبَاضٌ وَ حَشْمَةٌ يَجِدُهَا الْاِنْسَانُ مِنْ نَفْسِهٖ عِنْدَ مَا يَطَّلِعُ مِنْهُ عَلٰى مَا يَسْتَقْبِحُ وَ يُذَمُّ عَلَيْهِ"۔

(روضۃ المتقین ج ۲ص ۲۱۹، دار الفکر بیروت)

"حیاء نفس کا بندھن اور شرمانا ہے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو انسان اپنے اندر اس وقت پاتا ہے جب وہ اپنی کسی ایسی حرکت پر مطلع ہوتا ہے جس پر ملامت و مذمت کی جائے گی"۔

۸۔ بعض علماء نے کہا ہے:

"هُوَ مَلَكَةٌ رَاسِخَةٌ فِي النَّفْسِ تُوَزِّعُهَا عَلٰى اِيْفَاءِ الْحُقُوْقِ وَ تَرْكِ الْقَطِيْعَةِ وَ الْعُقُوْقِ"۔

(دلیل الفالحین لابن علان ج ۳ص ۱۵۸، دار الریان قاہرہ)

"حیاء نفس کی وہ پختہ صلاحیت ہے جو انسان کو حقوق پورے کرنے' قطع رحمی اور نافرمانی کو ترک کرنے پر مجبور کرتی ہے"۔

۹۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حیاء کی بڑی جامع اور روح افزا تعریف کی ہے۔ آپ نے کہا ہے:

"اَلْحَيَاءُ رُؤْيَةُ الْآلَاءِ وَ رُؤْيَةُ التَّقْصِيْرِ فَيَتَوَلَّدُ بَيْنَهُمَا حَالَةٌ

Marfat.com

تُسَمّٰی حَیَاءً"۔ (روضۃ المتقین ج ۲ ص ۲۲۱، دار الفکر بیروت)

"اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اپنی کوتاہیوں کو دیکھنے سے جوان دونوں کے درمیان حالت پیدا ہوتی ہے اسے حیا کہا جاتا ہے"۔

حیاء کی اقسام:

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے:

"اَلْحَیَاءُ قِسْمَانِ غَرِیْزِیٌّ وَمُکْتَسَبٌ وَالْحَیَاءُ الْمُکْتَسَبُ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَهُ الشَّارِعُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَهُوَ الْمُکَلَّفُ بِهٖ دُوْنَ الْغَرِیْزِیِّ وَ قَدْ یَنْطَبِعُ الشَّخْصُ بِالْمُکْتَسَبِ حَتّٰی یَصِیْرَ کَالْغَرِیْزِیِّ"۔

(فتح الباری شرح البخاری ج ۱۰ ص ۵۲۲، ۵۲۳، دار الریان للتراث قاہرہ)

"حیاء کی دو قسمیں ہیں اول حیاء غریزی' دوم حیاء کسبی۔ حیاء غریزی وہ ہے جو اس کی جبلت میں داخل ہو' جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا اور مسلمان اسی کے مکلّف ہیں۔ کبھی کسبی حیا انسان کی طبعیت میں یوں رچ بس جاتا ہے کہ وہ جبلی کی طرح ہو جاتا ہے"۔

ابن حجر کہتے ہیں:

"وَقَدْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جُمِعَ لَهُ النَّوْعَانُ فَکَانَ فِی الْغَرِیْزِیِّ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا

Marfat.com

وَكَانَ فِی الْمُکْتَسَبِ فِی الذِّرْوَۃِ الْعُلْیَا"۔

(فتح الباری شرح البخاری ج ۱۰ ص ۵۲۲، ۵۲۳، دار الریان للتراث قاہرہ)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حیاء کی یہ دونوں اقسام جمع تھیں۔ آپ غریزی حیاء کے لحاظ سے پردے میں بیٹھی کنواری عورت سے زیادہ حیاء کرنے والے تھے اور کسبی حیاء کی بھی اعلیٰ چوٹی پر فائز تھے"۔

قاضی عبدالنبی بن عبدالرسول احمد نگری نے کہا ہے:

"اَلْحَیَاءُ عَلٰی نَوْعَیْنِ نَفْسَانِیٌّ وَاِیْمَانِیٌّ اَمَّا النَّفْسَانِیُّ فَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی النُّفُوْسِ کُلِّھَا کَالْحَیَا عَنْ کَشْفِ الْعَوْرَۃِ وَالْجِمَاعِ بِحُضُوْرٍ وَاَمَّا الْاِیْمَانِیُّ فَھُوَ مَایَمْتَعُ الْمُؤْمِنَ مِنْ فِعْلِ الْمَعَاصِیْ خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ"۔

(دستور العلماء ج ۲ ص ۷۰، میر محمد کتب خانہ کراچی)

"حیاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نفسانی' دوسرا ایمانی۔ نفسانی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام نفوس میں پیدا فرمایا ہے جیسا کہ لوگوں کے سامنے شرمگاہ کھولنے اور جماع کرنے سے حیا ہے۔ ایمانی حیا وہ ہے جو مومن کو اللہ تعالیٰ کے خوف کی بنا پر گناہ سے روکتا ہے"۔

Marfat.com

حیاء اور خجل میں فرق

امام ابو ہلال عسکری نے کہا ہے:

"اِنَّ الْخَجَلَ مَعْنًى يَظْهَرُ فِي الْوَجْهِ لِغَمٍّ يَلْحَقُ الْقَلْبَ عِنْدَ ذِهَابِ حُجَّةٍ اَوْ ظُهُورٍ عَلٰى رِيْبَةٍ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَهُوَ شَيْءٌ تَتَغَيَّرُ بِهِ الْهَيْئَةُ وَالْحَيَاءُ هُوَ الْاِرْتِدَاعُ بِقُوَّةِ الْحَيَاءِ وَلِهٰذَا فُلَانٌ يَسْتَحِيْ فِيْ هٰذَا الْحَالِ اَنْ يَفْعَلَ كَذَا وَلَا يُقَالُ يَخْجَلُ اَنْ يَفْعَلَهُ فِي هٰذِهِ الْحَالِ لِاَنَّ هَيْئَتَهُ لَا تَتَغَيَّرُ مِنْهُ قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَهُ فَالْخَجَلُ مِمَّا كَانَ وَالْحَيَاءُ مِمَّا يَكُوْنُ وَقَدْ يُسْتَعْمَلُ الْحَيَاءُ مَوْضِعَ الْخَجَلِ تَوَسُّعًا"۔

(الفروق اللغویہ للعسکری ص ۲۰۲، مکتبہ بصیرتی قم ایران)

"خجل وہ کیفیت ہے جو کسی ایسے غم کی وجہ سے چہرے پر ظاہر ہو جو غم دل کو حجت کے چلے جانے یا تہمت وغیرہ پر مطلع ہونے پر لاحق ہوتا ہے اسکی وجہ سے انسان کی ہیئت تبدیل ہو جاتی ہے اور حیاء قوت حیاء میں خلط ملط ہوتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے' فلاں اس حال میں یہ کام کرنے سے حیاء کر رہا ہے اور یہ نہیں کہا جاتا کہ فلاں اس حال میں خجالت محسوس کر رہا ہے کہ یہ کام کرے کیونکہ کام کرنے سے پہلے ہیئت تبدیل نہیں ہوتی۔ پس خجالت ماضی سے ہوتی

Marfat.com

ہے اور حیاء مستقبل سے ہوتا ہے۔ کبھی حیاء مجازاً خجل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا رہتا ہے"۔

امام بیضاوی فرماتے ہیں:

"وَهُوَ الْوَسَطُ بَيْنَ الْوَقَاحَةِ الَّتِيْ هِيَ الْجُرْأَةُ عَلَى الْقَبَائِحِ وَعَدَمِ الْمُبَالَاةِ بِهَا، اَلْخَجَلُ الَّذِيْ هُوَ انْحِصَارُ النَّفْسِ عَنِ الْفِعْلِ مُطْلَقًا"۔ (تفسیر بیضاوی ج ا ص ۲۵۵، دار الفکر بیروت)

"حیاء وقاحت اور خجل کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور وقاحت قبیح حرکات پر جری ہو جانے اور انکی پرواہ نہ کرنے کا نام ہے اور خجل نفس کا فعل سے مطلقاً رک جانا ہے"۔

حیاء صفت الٰہی:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا لَيْسَ فِيْهِمَا شَيْءٌ"۔ (جامع ترمذی ابواب الدعوات رقم الحدیث ۳۵۵٦، دار الفکر، مشکوٰۃ کتاب الدعوات دوسری فصل)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا رب بہت حیاء والا

Marfat.com

اور کریم ہے۔ وہ اپنے بندے سے حیاء کرتا ہے کہ جب وہ اپنے ہاتھوں کو اٹھائے تو اللہ تعالیٰ ان کو خالی واپس کر دے ان میں کوئی شی نہ ہو"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سَأَلْتُ اللّٰهَ فِیْ اَبْنَاءِ الْاَرْبَعِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قُلْتُ وَ اَبْنَاءُ الْخَمْسِیْنَ قَالَ اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قُلْتُ فَاَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ قَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قُلْتُ فَاَبْنَاءُ السَّبْعِیْنَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَاَسْتَحِیْ مِنْ عَبْدِیْ اَنْ اُعَمِّرَهُ سَبْعِیْنَ سَنَةً یَعْبُدُنِیْ لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا اَنْ اُعَذِّبَهُ بِالنَّارِ"۔

(کنز العمال للھندی ج ۱۵ ص نمبر ۶۶۴، موسس الرسالۃ)

"میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے چالیس سالہ امتیوں کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ میں نے کہا پچاس سالہ امتیوں کے بارے میں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ میں نے پوچھا جو ساٹھ سال کے امتی ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ میں نے کہا جو ستر سال کے ہوں گے ان کے بارے میں کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے

Marfat.com

بندے سے حیاء آتی ہے کہ میں اسے ستر سال کی زندگی دوں وہ میری عبادت کرتا رہے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے کہ میں اس کو آگ کا عذاب دوں"۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ یَسْتَحِیْ مِنْ ذِی الشَّیْبَۃِ اِذَا کَانَ مُسَدِّدًا لُزُوْمًا لِلسُّنَّۃِ اَنْ یَسْاَلَہٗ فَلَا یُعْطِیَہٗ"۔

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۶۶۶، موسس الرسالۃ)

"اللہ تعالیٰ سفید بالوں والے (بوڑھے) مسلمان سے جو کہ میانہ روی کرنے والا اور سنت کا پابند ہو حیاء کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کسی شی کا سوال کرے اور اللہ تعالیٰ اسے عطا نہ کرے"۔

ایسے ہی حدیث شریف میں ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِیْرٌ یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالسَّتْرِ"۔

(النھایہ فی غریب الحدیث والاثر ج ۲ ص ۳۴۱، دار الفکر)

"اللہ تعالیٰ حیاء والا پردہ ڈالنے والا ہے حیاء اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے"۔

صفت حیاء کے بارے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ میں یہ حقیقی طور پر موجود نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ انقباض نفس سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جب حیاء کا اطلاق کیا جائے تو اس سے مجاز مرسل مراد

Marfat.com

ہوتا ہے۔ یعنی حیاء کے معنیٰ کا لازم مراد ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیاء سے مراد ترک اور چھوڑنا ہوتا ہے۔

جیسا کہ امام بیضاوی نے کہا ہے۔ جب حیاء کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اطلاق ہو:

"فَالْمُرَادُ بِهِ التَّرْكُ اللَّازِمُ لِلْانْقِبَاضِ"۔

(تفسیر بیضاوی ج ا ص ۲۵۵، دار الفکر)

"حیاء سے مراد ترک ہے جو کہ انقباض کو لازم ہے"۔

فیروز آبادی نے اللہ تعالیٰ کی صفت حیا اور بندوں کے حیاء میں فرق کرتے ہوئے لکھا ہے:

"وَامَّا حَيَاءُ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ مِنْ عَبْدِهٖ فَنَوْعٌ آخَرُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَلَا تَكْفِيهِ الْعُقُوْلُ فَاِنَّهٗ حَيَاءُ كَرَمٍ وَ بِرٍّ وَجُوْدٍ فَاِنَّهٗ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ اِلَيْهِ يَدَهٗ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا وَيَسْتَحْيِيْ اَنْ يُّعَذِّبَ شَيْبَةً شَابَتْ فِي الْاِسْلَامِ" ۔(بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز ج ۲ ص ۵۱۷، المکتبۃ العلمیہ بیروت)

"اللہ تبارک وتعالیٰ کا اپنے بندے سے حیاء اور طرح کا ہے' آنکھیں اس کا ادراک کر سکتی ہیں نہ عقل وخرد کی وہاں تک رسائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

حیاء کرم، نیکی اور جود کا حیاء ہے۔ وہ کریم ہے اس سے حیاء کرتا ہے کہ بندہ جب اس کی طرف ہاتھ اٹھائے تو انہیں خالی لوٹا دے اور اس سے حیاء کرتا ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہوا اسے عذاب دے"۔

حیاء وصف مصطفوی:

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم حیاء کے اعلیٰ ترین مقام پر متمکن تھے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا۔ وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفَ فِيْ وَجْهِهٖ"۔

(بخاری کتاب الادب باب الحیاء ج ۱ ص ۵۰۳، قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب کثرۃ حیاۂ صلی اللہ علیہ وسلم)

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں بیٹھی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیاء والے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شئی کو ناپسند کرتے تو آپ کے چہرے سے اسے پہچان لیا جاتا"۔

حضرت امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے:

"اَلْخِدْرُ سِتْرٌ يُجْعَلُ لِلْبِكْرِ فِيْ جَنْبِ الْبَيْتِ"۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص ۳۰۵، دار الفکر بیروت)

Marfat.com

''خدروہ پردہ ہے جو کہ کنواری عورت کیلئے گھر کی ایک طرف میں بنایا جاتا ہے''۔

امام عینی نے اس مقام پر یہ سوال ذکر کیا ہے کہ کنواری تو ویسے ہی حیاء والی ہوتی ہے یہاں (فی خدرھا) کی قید کیوں لگائی گئی ہے۔ کہ جو اپنے پردے میں ہو۔ عینی نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے:

''هٰذَا مِنْ بَابِ التَّعمِيْمِ لِلْمُبَالَغَةِ لِاَنَّ الْعَذْرَاءَ فِی الْخَلْوَةِ يَشْتَدُّ حَيَائُهَا اَكْثَرَهَا مِمَّا تَكُوْنُ خَارِجَةً عَنِ الْخُدْرِ لِكَوْنِ الْخَلْوَةِ مَظَنَّةً وَقُوْعِ الْفِعْلِ بِهَا''۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱۱ ص ۳۰۵، دار الفکر بیروت)

''یہ مبالغہ میں تعمیم کیلئے ہے کیونکہ کنواری کا حیاء اپنے خیمہ سے باہر کی نسبت خلوت میں زیادہ ہوتا ہے کیونکہ خلوت میں اس کیساتھ وقوع فعل کا احتمال ہوتا ہے''۔

سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حیاء غریزی حدود اللہ کے علاوہ میں تھا' حدود اللہ میں اس سے قطع نظر پوری تفتیش فرماتے جیسا کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود کی اہمیت کے پیش نظر اس سے واضح الفاظ میں سوال فرمایا انکتھا اور کنایہ نہ فرمایا۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ۱۱ ص ۳۰۵، دار الفکر بیروت)

Marfat.com

ناپسندیدہ امور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی رنگت کا تبدیل ہو جانا حیاء کی وجہ سے تھا کہ آپ اس فعل کی طرف رخ نہیں فرماتے تھے بلکہ چہرہ کی رنگت تبدیل ہو جاتی، اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سمجھتے کہ آپ نے اس کام کو ناپسند کیا ہے۔ (روضۃ المتقین ج ۲ ص ۲۲۱، دار الفکر بیروت)

حدود کے علاوہ اہم دینی مسائل جہاں کسی اور ذریعہ سے ابلاغ ممکن تھا، ابلاغ بھی کیا اور حیاء غریزی بھی غالب رہا۔ اس سلسلے میں ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، آپ کہتی ہیں:

"اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْمَحِيْضِ؟ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَحْيَاءَ فَاَعْرَضَ بِوَجْهِهٖ اَوْ قَالَ تَوَضَّئِيْ بِهَا فَاَخَذْتُهَا فَجَذَبْتُهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"۔

(بخاری، کتاب الحیض باب غسل المحیض ج ۱ ص ۴۵، قدیمی کتب خانہ کراچی)

"ایک انصاری عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض ختم ہونے کے بعد میں غسل کیسے کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا: خوشبو سے معطر روئی لیکر دھولو۔ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیاء کرتے ہوئے ادھر سے چہرہ پھیر لیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے دھولو۔ میں نے اس عورت کو پکڑا اور اپنی طرف کھینچ لیا (کیونکہ وہ بار بار طریقہ پوچھ رہی تھی) اور اسے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا طریقہ بتانا چاہتے ہیں (یعنی خون کے اثر کو ختم کرنا اور شرمگاہ سے بدبو کو دور کرنا)''۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حیاء ہی کا فیض تھا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مقام پر پہنچے کہ فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے تھے۔

حیاء احادیث کی روشنی میں:

ا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ قَالَ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَسْتَحْیِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ قَالَ لَیْسَ ذَالِکَ وَلٰکِنَّ الْاِسْتِحْیَاءَ مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَاوَعٰی وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَلْتَذْکُرِ الْمَوْتَ وَ الْبِلٰی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیَا

Marfat.com

مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ"۔

(جامع ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ رقم الحدیث ۲۴۵۸، دار الفکر)

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے یوں حیاء کرو جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد اللہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کا حق یہ ہے کہ تم سر اور جو کچھ سر نے جمع کر رکھا ہے اس کی حفاظت کرو پیٹ اور جو کچھ پیٹ نے جمع کر رکھا ہے اس کی حفاظت کرو اور موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا اس نے دنیا کی زینت کو ترک کر دیا جو یہ امور بجا لایا اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کا حق ادا کر دیا"۔

۲۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ"۔

(جامع ترمذی ابواب النکاح رقم الحدیث ۱۰۸۰، دار الفکر)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں مرسلین کی سنتوں سے ہیں حیاء کرنا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح"۔

Marfat.com

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"اِنَّ لِکُلِّ دِینٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ"۔

(ابن ماجہ رقم الحدیث ۴۱۸۱، دار الفکر)

"ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیاء ہے"۔

۴۔ "عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاکَانَ الْفُحْشُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا شَانَہٗ وَلَا کَانَ الْحَیَاءُ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَہٗ"۔ (جامع ترمذی ۱۹۷۴، دار الفکر بیروت)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شی میں بھی بے حیائی ہو اسے ضروری طور پر معیوب بناتی ہے۔ اور جس شی میں بھی حیاء ہو' حیاء اسے ضروری طور پر خوبصورت بناتا ہے"۔

۵۔ "عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْعِیَّ مِنَ الْاِیْمَانِ وَھُمَا یُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَیُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ وَالْفُحْشُ وَالْبَذَاءُ مِنَ الشَّیْطَانِ وَھُمَا یُقَرِّبَانِ مِنَ النَّارِ وَیُبَاعِدَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ لِاَبِیْ اُمَامَۃَ اِنَّا لَنَقُوْلُ فِی الشِّعْرِ اِنَّ الْعِیَّ مِنَ الْحُمْقِ فَقَالَ تَرَانِیْ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

Marfat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ تُحْسِنُ بِشِعْرِكَ النَّتَنَ"۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج ۸ ص ۹۶، دار احیاء التراث العربی)

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء اور کلام میں عاجزی ایمان سے ہیں۔ یہ دونوں امور آدمی کو جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرتے ہیں۔ بے حیائی اور فحش گوئی شیطان سے ہیں' یہ دونوں انسان کو آگ کے قریب اور جنت سے دور کرتی ہیں۔ ایک بدو نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم تو اشعار میں کلام میں عاجز آنے کو (یعنی جھگڑے کے وقت فحش نہ بولنے کو) حماقت قرار دیتے ہیں۔ آپ نے کہا تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں کہہ رہا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے اور تم اپنے شعر کی بدبو کا حسن پیش کر رہے ہو"۔

۶۔ "عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَ الْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ"۔ (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۲۴، دار المعرفۃ بیروت' ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی الحیاء)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حیاء ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہوگا۔ فحش گوئی جفا سے ہے اور جفا دوزخ میں ہوگی''۔

۷۔ ''عَنْ اَبِی اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْعِیُّ وَالْحَیَاءُ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْبَذَاءِ وَالْجَفَاءُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ''۔ (المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۲۲۳، دار المعرفۃ بیروت)

''حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''نرم گوئی اور حیاء ایمان کے دو شعبے ہیں اور فحش گوئی اور جفاء نفاق کے دو شعبے ہیں''۔

۸۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْحَیَاءُ زِیْنَۃٌ وَالتَّقْوٰی کَرَمٌ وَخَیْرُ الْمَرْکَبِ الصَّبْرُ''۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۰، موسسۃ الرسالۃ)

''حیاء زینت ہے تقویٰ کرم ہے اور بہترین سواری صبر ہے''۔

۹۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرِنَا جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ''۔

(المستدرک للحاکم ج ۱ ص ۱۷۶، دار المعرفہ)

Marfat.com

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' حیاء اور ایمان دونوں آپس میں ملائے گئے ہیں، جب ان میں سے ایک اٹھایا جائے گا تو دوسرا اٹھایا جائے گا''۔

۱۰۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَيَاءٌ فَلَا دِيْنَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَيَاءٌ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ''۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۵، موسس الرسالہ بیروت)

''جس آدمی میں حیاء نہیں اس کا دین نہیں اور جو شخص دنیا میں حیاء نہیں کرتا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

۱۱۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ''۔

(بخاری کتاب الادب باب الحیاء ج ۲ ص ۹۰۴، قدیمی کتب خانہ کراچی)

''لوگوں نے پہلے انبیاء کرام علی نبینا علیہم السلام کے کلام سے جو

Marfat.com

حاصل کیا ہے اسمیں یہ فرمان بھی ہے' جب تو حیاء نہیں کرتا تو پھر جو کچھ چاہے کرتا پھر''۔

یہاں فاصنع میں امر تحدید کیلئے ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جب حیاء نہیں تو ہر کام کرنے کی اجازت دی گئی بلکہ ناراضگی اور عتاب کا اظہار کیا گیا۔

۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ اللّٰہَ قَسَّمَ الْحَیَاءَ عَشَرَۃَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ فِی النِّسَاءِ تِسْعَۃَ وَفِی الرِّجَالِ وَاحِدًا''۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۷، موسسۃ الرسالۃ بیروت)

''اللہ تعالیٰ نے حیاء کو دس حصوں میں تقسیم کیا' نو حصے عورتوں میں رکھے اور ایک حصہ مردوں میں''۔

۱۳۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اَلْحَیَاءُ لَایَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ''۔

(بخاری' کتاب الادب باب الحیاء' ج ۲ ص ۹۰۳، قدیمی کتب خانہ کراچی)

''حیاء خیر ہی کا سبب بنتا ہے''۔

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ آدمی حیاء اللہ تعالیٰ سے کرے یا لوگوں سے ہر حال میں اس کیلئے مفید ہے اسلئے کہ جو لوگوں سے حیاء کرتا ہے کہ لوگ اسے گناہوں میں لت پت نہ دیکھیں اس کے اندر اللہ تعالیٰ سے حیاء کا شدید جذبہ پیدا ہو جاتا ہے' یہ جذبہ پھر اسے فسق و فجور سے روکتا ہے اور خیر اور نیکی کا عادی بناتا ہے جس طرح کہ ایمان کامل مومن کو برائیوں سے دور کرتا ہے اور نیکیوں کی ترغیب دیتا ہے' اسی لحاظ سے حیاء ایمان کی طرح ہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ" حیاء ایمان سے ہے۔ ہاں یہ فرق ہے کہ حیاء جبلت اور طبیعت کا حصہ ہے اور ایمان فعل مومن ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت یوں ہے:

"اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ"۔ حیاء سارے کا سارا خیر ہے۔

بلکہ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الدِّیْنِ؟ قَالَ بَلْ ھُوَ الدِّیْنُ کُلُّہٗ"۔

(عمدۃ القاری ج ۱۵ ص ۲۵۶، دار الفکر بیروت)

"کہا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کیا حیاء دین کا حصہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" بلکہ وہ سارے کا سارا دین ہے"۔

Marfat.com

(الحیاء لا یاتی الا بخیر)

یہ حدیث جب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت بشیر بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنی تو انہوں نے کہا:

"مَكْتُوْبٌ فِي الْحِكْمَةِ اِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَّاِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِيْنَةً فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِيْ عَنْ صَحِيْفَتِكَ"۔

(بخاری، کتاب الادب باب الحیاء، ج ۲ ص ۹۰۳، قدیمی کتب خانہ کراچی)

"حکمت میں لکھا ہے کہ حیاء سے وقار ہے اور حیاء سے سکون ہے اس پر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنا رہا ہوں اور تم مجھے اپنے رجسٹر کی باتیں بتا رہے ہو"۔

حضرت عمران بن حصین، حضرت بشیر بن کعب کی بات سے جو غضبناک ہوئے بظاہر اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اسلئے کہ حیاء کا وقار اور سکون ہونا اس کے خیر ہونے کے منافی نہیں ہے۔ لیکن بنظر عمیق دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت بشیر نے جو کہا "ان من الحیاء وقارا" اس میں من تبعیضیہ ہے۔ تو مطلب یہ بنے گا کہ بعض حیاء وقار ہے۔ تو اس سے یہ بات ذہن میں آجاتی ہے۔ جب افراد حیاء میں سے بعض وقار ہیں تو دیگر بعض وقار نہیں

Marfat.com

ہونگے۔ اور ادھر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ حیاء خیر ہی خیر ہے۔ سارے کا سارا وقار اور سکون ہے۔ اسلئے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آ گیا۔

۱۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَّالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ"۔ (بخاری، کتاب الایمان، ج۱ ص۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

"ایمان کے ساٹھ سے کچھ اوپر شعبے ہیں اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے"۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے ان میں سے افضل "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا قول ہے اور ان میں سے ادنیٰ راستے سے کانٹا وغیرہ اٹھانا ہے۔ ایک روایت میں ستر سے کچھ اوپر شعبے بیان کیے گئے ہیں جیسا کہ مشکوٰۃ ۱۲ (قدیمی کتب خانہ کراچی) میں ہے۔ ایمان کے ان شعبہ جات کا اجمالی ذکر مرقات شرح مشکوٰۃ، روضۃ المتقین شرح ریاض الصالحین اور عمدۃ القاری شرح بخاری وغیرہ میں ہے۔ اسلاف میں کئی ائمہ نے اس بارے میں مستقل کتب تصنیف کی ہیں اور ایمان کے شعبہ جات کی تعیین و تفصیل کی ہے۔ ان میں امام ابو عبداللہ الحلیمی

Marfat.com

کی فوائد المنہاج، حافظ ابوبکر بیھقی کی شعب الایمان، شیخ عبدالجلیل کی شعب ایمان۔ اسحاق ابن القرطبی کی کتاب النصائح اور امام ابوحاتم کی ''وصف الایمان وشعبہ'' نمایاں ہیں۔

ملاعلی قاری کہتے ہیں:

جس حیاء کو ایمان کا شعبہ قرار دیا گیا ہے اس سے مراد حیاء ایمانی ہے نہ کہ حیاء نفسانی (ان کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے) کیونکہ بہترین درجے کا حیاء وہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ سے ہو۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔

''اَلْحَیَاءُ اَنَّ مَوْلَاکَ لَا یَرَاکَ حَیْثُ نَھَاکَ''۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ج اص ۷۰، مکتبہ امدادیہ ملتان)

''حیاء یہ ہے کہ تمہارا اللہ تمہیں وہاں نہ دیکھے جہاں سے اس نے تجھے روکا ہے''۔

اس حدیث شعب ایمان سے حیاء کا مقام مرتبہ نہایت واضح ہوا اس واسطے کہ جہاں ایمان کے دیگر شعبہ جات کا اس میں صرف عدد بتایا گیا ہے وہاں حیاء کے شعبہ کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

امام عینی کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حیاء باقی تمام شعبہ جات ایمان کی طرف دعوت دیتا ہے کیونکہ باحیاء آدمی دنیا و آخرت کی رسوائی سے ڈرتا ہے

Marfat.com

جس کے نتیجے میں وہ معاصی سے اجتناب کرتا ہے اور طاعات کا عادی بن جاتا ہے اسلئے حیاء کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۱ ص ۲۰۲، دار الفکر بیروت)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس حدیث کے تحت حیاء کے بارے میں لکھا ہے:

''شعبہ عظمیٰ است از ایمان وعمدہ است درکار دین ولھذا اورا جدا آوردو بتخصیص ذکر کرد''۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۴۵، کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

''حیاء ایمان کا بڑا شعبہ ہے اور کار دین میں عمدہ ہے اس واسطے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدا ذکر کیا ہے اور تخصیص کی ہے''۔

۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:

''اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِى الْحَيَآءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَآءَ مِنَ الْاِيْمَانِ''۔ (روضۃ المتقین ج ۲ ص ۲۱۹، دار الفکر۔ بخاری کتاب الادب باب الحیاء' بخاری شریف کتاب الایمان باب الحیاء من الایمان)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گذرے تو وہ

Marfat.com

اپنے بھائی کو اس کے حیاء کی وجہ سے ڈانٹ رہا تھا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اس واسطے کہ حیاء ایمان میں سے ہے"۔

۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یُشَارِکُھُمُ الشَّیَاطِیْنُ فِیْ اَوْلَادِھِمْ قِیْلَ وَکَائِنٌ ذٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟قَالَ نَعَمْ قَالُوْا وَکَیْفَ نَعْرِفُ اَوْلَادَ نَا مِنْ اَوْلَادِھِمْ قَالَ بِقِلَّۃِ الْحَیَاءِ وَ بِقِلَّۃِ الرَّحْمَۃِ"۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۶، موسسۃ الرسالۃ)

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ شیاطین ان کے ساتھ ان کی اولاد میں شریک ہو جائیں گے۔ عرض کیا گیا کیا واقعی ایسا ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ صحابہ نے کہا ہم اپنی اولاد کو انکی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قلت حیاء اور قلت رحمت کی بنیاد پر"۔

یعنی بے حیاء اور بے رحم اولاد میں شیاطین کی مشارکت ہوگی۔

۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لِیَسْتَحْیِ اَحَدُکُمْ مِنْ مَلَائِکَۃِ الَّذِیْنَ مَعَہٗ کَمَا

Marfat.com

يَسْتَحِي مِنْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنْ جِيْرَانِهِ وَهُمَا مَعَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ"۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۶، موسسۃ الرسالۃ)

"تم میں سے ہر ایک کو اپنے ان دو فرشتوں سے جو اس کیساتھ ہیں یوں حیاء کرنا چاہئے جیسے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے دو نیک آدمیوں سے حیاء کرتا ہے حال یہ ہے کہ دو فرشتے دن رات اس کیساتھ ہیں"۔

۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اَوَّلَ مَا يُرْفَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالْاَمَانَةُ فَسَلُوْهُمَا اللّٰهَ"۔ (کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۱، موسسۃ الرسالۃ)

"اس امت سے سب سے پہلے حیاء اور امانت کو اٹھایا جائے گا پس ان دونوں کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرو"۔

۱۹۔ حضرت اشج عبدالقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

"اِنَّ فِيْكَ خِلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلْتُ مَاهُمَا؟ قَالَ الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ قُلْتُ اَقَدِيْمًا كَانَ فِيَّ اَمْ حَدِيْثًا قَالَ بَلْ قَدِيْمًا قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَبَلَنِيْ عَلٰى خِلَّتَيْنِ يُحِبُّهُمَا"۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۰۶، میمنیۃ)

Marfat.com

"آپ میں دو خصلتیں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا وہ کونسی دو ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلم اور حیاء۔ میں نے کہا یہ مجھ میں پرانی ہیں یا نئی پیدا ہوئی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرانی ہیں۔ میں نے کہا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے میری جبلت میں ایسی دو خصلتیں رکھیں جن کو وہ پسند فرماتا ہے"۔

۲۰۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رَاسُ الْعَقْلِ بَعْدَ الْاِیْمَانِ الْحَیَاءُ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ"۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۱، موسسۃ الرسالۃ)

"عقل کی شناخت ایمان کے بعد حیاء اور اچھا اخلاق ہے"۔

۲۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَ اَحْیٰی اُمَّتِیْ عُثْمَانُ"۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۲۰، موسسۃ الرسالۃ)

"حیاء ایمان سے ہے اور میری امت کے سب سے زیادہ حیاء دار حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں"۔

Marfat.com

۲۲۔ حضرت بھز اپنے باپ حضرت حکیم اور وہ اپنے باپ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰ مِنْهُ مِنَ النَّاسِ"۔

(بخاری ج۱ص۴۲، قدیمی کتب خانہ کراچی)

"اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ لوگوں کی بنسبت اس سے حیاء کیا جائے"۔

حیاء آثار کی روشنی میں:

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطاب فرماتے ہوئے کہا:

"يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَظَلُّ حِيْنَ اَذْهَبُ الْغَائِطَ فِي الْفَضَاءِ مُتَقَنِّعًا بِثَوْبِيْ اِسْتِحْيَاءً مِنْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ"۔

(مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا ۲۰، مطبعۃ المدنی مصر)

"اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب میں کھلی جگہ میں قضاء حاجت کیلئے جاتا ہوں

Marfat.com

اپنے رب سے حیاء کی وجہ سے اپنے آپ کو کپڑے سے ڈھانپ لیتا ہوں''۔

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''مَنْ قَلَّ حَیَاؤُہٗ قَلَّ وَرْعُہٗ وَمَنْ قَلَّ وَرْعُہٗ مَاتَ قَلْبُہٗ''۔

(مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا: ۲۰، مطبعۃ المدنی مصر)

''جس شخص کا حیاء کم ہوا اس کا تقوی کم ہو گیا اور جس کا تقوی کم ہو گیا اس کا دل مر گیا''۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''مَنْ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ النَّاسِ لَا یَسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ''۔

(النضرۃ ج ۵ ص ۱۸۱۱، دار الوسیلۃ جدہ)

''جو لوگوں سے حیاء نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیاء نہیں کرتا''۔

۴۔ حضرت محمد بن عباد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا:

''اَلَا اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ''۔ (سورۃ ہود آیت نمبر ۵)

''سنو! وہ اپنے سینے دوہرے کرتے ہیں''۔

میں نے کہا یہ کن لوگوں کے بارے میں ہے؟

آپ نے کہا:

Marfat.com

"اُنَاسٌ كَانُوْا يَسْتَحْيُوْنَ اَنْ يَتَخَلَّوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ اَوْ يُجَامِعُوْا فَيُفْضُوْا اِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَ ذٰلِکَ فِيْهِمْ"۔

(بخاری ج۲ص ۶۷۷،قدیمی کتب خانہ کراچی)

"کچھ لوگوں کو حیاء آتی تھی کہ وہ اگر کھلی فضا میں قضا حاجت کیلئے جاتے ہیں یا جماع کرتے ہیں تو ان کی شرمگاہوں کا رخ کہیں آسمان کی طرف نہ ہو جائے۔ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی"۔

۵۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما گہرے پانی میں چادریں باندھ کے غسل کرنے لگے تو ان سے کہا گیا پانی نے جب آپ کو ڈھانپ لیا ہے تو اب چادروں کی کیا ضرورت ہے ان دونوں حضرات نے جواب دیا:

"اِنَّ لِلْمَاءِ سُکَّانًا"۔(عمدۃ القاری ج۳ص ۵۷،دار الفکر)

"پانی کے بھی باشندے ہیں" یعنی اس میں مخلوق رہتی ہے ان سے حیاء کیلئے چادر ضروری ہے۔

حیاء اقوال آئمہ کی روشنی میں:

۱۔ حضرت وہب بن منبہ (تابعی) نے کہا:

"اَلْاِيْمَانُ عُرْيَانٌ وَلِبَاسُهُ التَّقْوٰى وَ زِيْنَتُهُ الْحَيَاءُ وَمَالُهُ

Marfat.com

الْعِفَّةُ"۔ (مکارم الاخلاق:۱۹)

"ایمان ننگا ہے، اس کا لباس تقوی ہے اس کی زینت حیاء ہے اور اس کا مال پاک دامنی ہے"۔

۲۔ حضرت امام حسن بصری نے کہا:

"اَلْحَیَاءُ وَالتَّکَرُّمُ خَصْلَتَانِ مِنْ خِصَالِ الْخَیْرِ لَمْ یَکُوْنَا فِیْ عَبْدٍ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِمَا"۔ (مکارم الاخلاق:۲۴)

"حیاء اور کرم اچھی عادات میں سے دو عادتیں ہیں جس بندے میں بھی ہوں اسے بلند کرتی ہیں"۔

۳۔ علم کے بارے میں پوچھنے سے حیاء نہیں کرنا چاہئے۔ چنانچہ حجرت مجاہد کہتے ہیں:

"لَا یَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْیٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٌ"۔

(النضرۃ ج۵ ص۱۸۱۱، دار الوسیلۃ جدہ)

"جھجکنے والا (جو حیاء کی وجہ سے سوال نہ کرے) اور متکبر علم حاصل نہیں کر سکتے"۔

۴۔ حضرت شقیق بن سلمہ کہتے ہیں ہم ایک اندھیری رات میں سفر کر رہے تھے۔ ہم ایک جھاڑی کے پاس سے گذرے اس میں ایک آدمی سویا ہوا

Marfat.com

تھا۔ اس نے اپنا گھوڑا باندھا ہوا تھا وہ اس کے سر کے پاس چر رہا تھا ہم نے اس آدمی کو جگایا اور اس سے کہا یہ سونے کی کونسی جگہ ہے اس نے سر اٹھایا اور کہا:

"اِنِّیْ اَسْتَحْیِ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اَنْ یَّعْلَمَ اَنِّیْ اَخَافُ شَیْأً دُوْنَهٗ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهٗ فَنَامَ"۔ (الزھد ج ۱ ص ۶۳۳، دار الخلفا کویت)

"مجھے اللہ تعالیٰ سے حیاء آتی ہے کہ وہ دیکھے کہ میں اس کے سوا بھی کسی سے ڈرتا ہوں۔ پھر اس نے سر رکھا اور سو گیا"۔

۵۔ حضرت فضیل بن عیاض نے کہا:

"خَمْسٌ مِنْ عَلَامَاتِ الشِّقْوَةِ: اَلْقَسْوَةُ فِی الْقَلْبِ وَجُمُوْدُ الْعَیْنِ وَقِلَّةُ الْحَیَاءِ وَ الرَّغْبَةُ فِی الدُّنْیَا وَ طُوْلُ الْاَمَلِ"۔

(مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۷۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

"یہ پانچ بدبختی کی علامات سے ہیں دل کی سنگینی، آنکھوں کا جمود (یعنی خوف الٰہی میں غمناک نہ ہونا) حیاء کی کمی، دنیا میں رغبت اور لمبی امید"۔

۶۔ حضرت سری سقطی نے کہا:

"اِنَّ الْحَیَاءَ وَ الْاُنْسَ یَطُرُقَانِ الْقَلْبَ فَاِنْ وَجَدَا فِیْهِ الزُّهْدُ وَالْوَرَعُ حَلَا وَ اِلَّا رَحَلَا"۔

(مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۷۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

Marfat.com

"حیاء اور انس دل کو کھٹکھاتے ہیں اور اس میں زہد اور ورع پائیں تو اس میں داخل ہو جاتے ہیں ورنہ کوچ کر جاتے ہیں"۔

۷۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی:

"عِظْ نَفْسَكَ فَاِنِ اتَّعَظَتْ وَاِلَّا فَاسْتَحِيِ مِنْ اَنْ تَعِظَ النَّاسَ"۔ (مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۷۰)

"اپنے آپ کو وعظ کرو اگر آپ کا نفس نصیحت پکڑ لے تو ٹھیک ہے ورنہ لوگوں کو نصیحت کرنے سے شرم کرو"۔ (مقصود افراد امت کو خطاب تھا)

۸۔ اصمعی نے کہا ہے:

"سَمِعْتُ اَعْرَابِيًّا يَقُوْلُ مَنْ كَسَاهُ الْحَيَاءُ ثَوْبَهُ لَمْ يَرَ النَّاسُ عَيْبَهُ"۔ (الآداب الشرعیہ ج ۲ ص ۲۲۷، موسسۃ قرطبہ قاہرہ)

"میں نے ایک بدو کو سنا وہ کہہ رہا تھا جس کو حیاء نے کپڑا پہنا دیا لوگ اس کے عیب نہ دیکھ سکے"۔

۹۔ ایک شاعر کا کہنا ہے:

اِذَا لَمْ تَخْشَ عَاقِبَةَ اللَّيَالِيْ
وَلَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا تَشَاءُ
فَلَا وَاللّٰهِ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ
وَلَا الدُّنْيَا اِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ

Marfat.com

يَعِيشُ الْمَرْءُ مَا اسْتَحْيَا بِخَيْرٍ
وَيَبْقَى الْعُوْدُ مَا بَقِيَ اللِّحَاءُ

(بصائر ذوی التمییز :۱۵۵، مکتبہ علمیہ بیروت)

''جب آپ راتوں کے انجام سے نہ ڈریں اور حیاء نہ کریں تو جو کچھ آپ چاہیں کرتے پھریں۔ خدا کی قسم اگر حیاء نہ رہے تو زندگی میں خیر ہے نہ دنیا میں۔ آدمی جب تک حیاء کرتا رہے خیر سے رہے گا اور اس وقت تک لکڑی باقی رہے گی جب تک اس کا چھال باقی رہے گا''۔

۱۰۔ حضرت یحییٰ بن معاذ نے کہا ہے:

''مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ مُطِيعًا اِسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ وَهُوَ مُذْنِبٌ''۔ (مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۷۱، دار الکتب العلمیہ بیروت)

''جس نے اطاعت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے حیاء کیا اللہ تعالیٰ اس بندے کی حالت گناہ میں اس سے حیاء کرتا ہے''۔

ابن قیم نے اس کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ سے حیاء کا خلق غالب آجائے یہاں تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے دوران بھی اللہ تعالیٰ سے حیاء کر رہا ہو تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے یوں جھک جاتا ہے جیسے نہایت باحیاء آدمی سر جھکا لیتا ہے جب یہ شخص کسی گناہ میں جا گرتا ہے تو اس شرف اطاعت کی بنا پر اللہ تعالیٰ اس حالت میں اسکی طرف دیکھنے سے حیاء کرتا ہے۔

Marfat.com

بلا تمثیل عام زندگی کے اندر اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ کسی آدمی کا کوئی بڑا ہی خاص دوست ہو، بڑا چہیتا ہو، یا اسکے قریبی رشتہ داروں میں سے کوئی عزیز ہو اس کو اطلاع پہنچے کہ وہ اس کیلئے خائن بن چکا ہے تو اس آدمی کو اس اطلاع پر عجیب قسم کا حیاء آتا ہے جیسا کہ یہ فعل خود اسی سے سرزد ہو رہا ہو۔ جب اس کو اپنے محبوب کی اپنے بارے میں خیانت کا پتہ چلتا ہے تو یہ ایسی حالت ہے کہ اگر اس آدمی کیساتھ اس کے محبوب کے سوا کوئی یہ معاملہ کرتا تو اسے اس پر غصہ آتا مگر محبوب پر غصہ نہیں آیا بلکہ اس سے حیاء آئی ہے۔ وجہ یہ ہے اس کا اس محبوب کیساتھ قلبی تعلق ہے' اس نے یوں سمجھ لیا ہے کہ گویا یہ فعل میرے محبوب سے نہیں بلکہ مجھ سے ہی صادر ہو رہا ہے۔

آپ نے انسانوں میں حیاء کے لحاظ سے ایک مثال کا مشاہدہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ کا حیاء اس سے کہیں منفرد ہے جو عقل و خرد میں نہیں آ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے سے حیاء جود، کرم اور جلال کا حیاء ہے' وہ حیاء کرتا ہے کہ اس کی طرف اٹھے ہوئے ہاتھ خالی نہ لوٹ جائیں اور اسے اسلام میں بوڑھے ہو جانے والے شخص سے حیاء آتا ہے۔

(مدارج السالکین ج ۲ ص ۲۷۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

حیاء کے فوائد:

حیاء کی وجہ سے بندے کا ایمان قوی اور اسلام حسین ہو جاتا ہے۔ گناہ

Marfat.com

سے اجتناب کرنے کی ہمت اور طاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کی شخصیت پُر وقار اور کردار بے غبار ہو جاتا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کا قرب اور بارگاہِ خُداوندی کا حضور حاصل ہو جاتا ہے چنانچہ وہ شخص دارین میں سعادتوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔

حیاء کیسے پیدا ہوتا ہے؟

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن اور نگاہ عنایت سے لوگوں میں حیاء پیدا ہوتا رہا' اسے اولیاء امت کی صحبت کی تاثیر سے بھی نشوونما ملتی ہے۔ عمومی طور پر باحیاء بننے کیلئے چند ایک تدابیر ہیں۔

۱۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کی طرف نظر دوڑا کر پھر اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کی طرف دیکھنے سے حیاء پیدا ہوتا ہے۔ (ریاض الصالحین: ۲۴۶)

۲۔ یہ احساس بیدار کرنا کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بار بار اس کی تاکید کی گئی ہے۔ فرامین باری تعالیٰ ملاحظہ ہوں۔

"اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی"۔ (سورۃ العلق آیت: ۱۴)

"کیا اس نے نہ جانا؟ کہ اللہ دیکھ رہا ہے"۔

"یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ"۔

(سورۃ غافر، آیت: ۱۹)

Marfat.com

"اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو کچھ سینوں میں ہے"۔

"اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا"۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر ا)

"یقیناً اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے"۔

حدیث جبریل علیہ السلام جو کہ مشہور ہے اس میں بھی یہی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا ہے۔ احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ"۔ (بخاری، کتاب الایمان، ج ا ص ۱۲، قدیمی کتب خانہ کراچی)

"اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کر گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، پس اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ یقیناً تجھے دیکھ رہا ہے"۔

بندے میں جب یہ یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ اس کا رب اس کی طرف دیکھ رہا ہے اس علم یقینی کی بنیاد پر اس میں حیاء پیدا ہو جاتا ہے جو اسے اطاعت خداوندی میں سست نہیں ہونے دیتا۔ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت ہر چیز کو دیکھ رہا ہے لیکن جب بندے کی نظر اللہ تعالیٰ سے ہٹ جاتی ہے یعنی یہ احساس کمزور ہو جاتا ہے کہ خدا اسے دیکھ رہا تو اس سے بندے میں قلت حیاء ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

۳۔ معیت ایزدی کا احساس قوت سے اجاگر کرنے سے بھی بندے میں حیاء آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

"هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ"۔ (سورۃ الحدید، آیت:۴)

"وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو"۔

"مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَمَا كَانُوْا"۔ (سورۃ المجادلہ، آیت:۷)

"جہاں کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی ہو تو چھٹا وہ ہے نہ اس سے کم نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کیساتھ ہے جہاں کہیں ہوں"۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی بندوں کیساتھ معیت عمومی کا ذکر ہے' ایک اللہ تعالیٰ کی معیت خصوصی ہے جس کا ان آیات میں ذکر ہے۔

"اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ"۔

(سورۃ النحل، آیت:۱۲۸)

"بے شک اللہ ان کیساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرتے ہیں"۔

Marfat.com

"اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ"۔(سورۃ البقرہ آیت:۱۵۳)

"بے شک اللہ تعالیٰ صابرین کیساتھ ہے"۔

اللہ تعالیٰ کی معیت عمومی کا احساس جب دل و دماغ میں پختہ ہو جاتا ہے تو اس میں حیاء کامل پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے معیت اور مصاحبت خصوصی کا انعام ملتا ہے۔ کیونکہ معیت عمومی تو علم واطلاع و وجود کے لحاظ سے ہر ایک کیلئے ہے اور معیت خصوصی محبت و اعانت اور نصرت و تائید کے لحاظ سے ہے جو خاص بندوں کیلئے ہے لہذا اس احساس سے کہ اللہ تعالیٰ بندے کیساتھ ہے بندے میں حیاء پیدا ہو جاتا ہے اور حیاء کامل آ جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی اعانت و نصرت اس بندے کیساتھ ہو جاتی ہے۔ اسلئے حیاء کو ہر خیر کی اصل قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے ان لفظوں کو تاثیر عطا فرمائے اور راقم اور قارئین کیلئے انہیں حیاء کی تقویت کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین۔

=============

Marfat.com

رضا

رضا کے اصل حروف ''ر،ض،و'' ہیں۔اس کا معنی ہے کسی سے خوش ہونا۔رضا عربی زبان کے لفظ ''سخط'' کا متضاد ہے۔حدیث شریف میں ہے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سُخْطِکَ''۔

''اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں''۔

قرآن مجید میں ہے:

''رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ''۔(البینۃ:۸)

''یعنی اللہ تعالیٰ صحابہ رضی اللہ عنہم کے افعال پر خوش ہو گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے افعال کی جزا پر خوش ہو گئے''۔

امام راغب اصفہانی کہتے ہیں:

'' رِضَا الْعَبْدِ عَنِ اللّٰہِ اَنْ لَّا یَکْرَہَ مَا یَجْرِیْ بِہٖ قَضَاؤُہٗ وَرِضَا اللّٰہِ عَنِ الْعَبْدِ ھُوَ اَنْ یَّرَاہُ مُؤْتَمِرًا بِاَمْرِہٖ وَمُنْتَھِیًا عَنْ نَّھْیِہٖ وَاَرْضَاہُ اَعْطَاہُ مَا یَرْضٰی بِہٖ''۔(مفردات الراغب ص ۱۹۷)

''بندے کی اللہ سے رضا یہ ہے کہ جیسے بھی اللہ کی قضا ہو اس کو ناپسند نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی بندے سے رضا یہ ہے کہ وہ بندے کو اپنے امر پر عمل پیرا اور اپنی نہی سے دور دیکھے۔ارضاہ کا معنی ہے'' اللہ بندہ کو وہ دے جس

Marfat.com

سے بندہ راضی ہو جائے"۔

اصطلاحی تعریف:

۱۔ "هُوَ سُرُوْرُ الْقَلْبِ بِمُرِّ الْقَضَاءِ"۔

"قضا کی تلخی سے دل کا خوش ہونا"۔

۲۔ "اِسْتِقْبَالُ الْاَحْكَامِ بِالْفَرَحِ"۔

"احکام کا استقبال خوشی سے کرنا"۔

۳۔ "سُكُوْنُ الْقَلْبِ تَحْتَ مَجَارِىْ الْاَحْكَامِ"۔

"احکام باری تعالیٰ کے اجراء کے نیچے دل کا سکون"۔

۴۔ "نَظْرُ الْقَلْبِ اِلٰى قَدِيْمِ اخْتِيَارِ اللّٰهِ لِلْعَبْدِ فَاِنَّهُ اخْتَارَلَهُ الْاَفْضَلَ"۔

"اللہ نے بندے کیلئے جو ازل سے پسند کیا ہے دل کا اسکی طرف متوجہ ہونا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بندے کیلئے جو افضل تھا وہ ہی پسند کیا"۔

(التعریفات للجرجانی ص ۱۱۱، مدارج السالکین ج ۲ ص ۱۸۵)

رضا کی اقسام:

۱۔ اوامر کے فعل اور نواہی کے ترک پر رضا۔ یہ رضا واجب ہے۔

۲۔ مصائب، فقر اور مرض پر رضا' یہ رضا مستحب ہے، بعض نے اسے بھی

Marfat.com

واجب کہا ہے۔

حلاوت ایمان اور رضا کا باہمی تعلق:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا"۔ (صحیح مسلم:۵۶)

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر' اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

نمبرا: رضا باللہ تعالیٰ:

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے احکام پر راضی رہے اور اسکی طرف سے آنے والی قضا پر راضی رہے۔ اس پر توکل اور استعانت حقیقی کے لحاظ سے راضی رہے۔ اسکی محبت اور خوف ورجا کے لحاظ سے راضی رہے۔ وہ اپنے بندے کو جس حال میں رکھے بندہ اسی حال میں اس پر راضی ہو۔ جہاں اس کی طرف سے انعامات کی بارش میں راضی ہو وہاں اسکی طرف سے مصائب آ جائیں تو پھر بھی شکوہ وشکایت نہ کرے جیسے سرور کے پھول برسنے پر الحمداللہ کہے ایسے ہی غم کے کانٹے چبھنے پر بھی الحمدللہ کہے۔

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے جب فرشتے کسی مومن کے بیٹے کو فوت کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے:

''اَقَبَضۡتُمۡ وَلَدَ عَبۡدِیۡ''۔

''کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی''۔

وہ کہتے ہیں ہاں۔اللہ تعالیٰ پھر پوچھتا ہے۔

''اَقَبَضۡتُمۡ ثَمَرَۃَ فُؤَادِہٖ''۔

''کیا تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا''۔

وہ کہتے ہیں ہاں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سانحے پر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔

''حَمِدَکَ وَاسۡتَرۡجَعَ''۔

''اے اللہ اس نے تیری حمد کی اور ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ'' پڑھا''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اِبۡنُوۡا لِعَبۡدِیۡ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّۃِ وَسَمُّوۡہُ بَیۡتَ الۡحَمۡدِ''۔

(ترمذی ابواب الجنائز باب فضل المصیبة اذا احتسب:۱۰۲۱)

''میرے اس بندے کیلئے فرشتو جنت میں گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو''۔

Marfat.com

نمبر۲: رضا بالاسلام:

اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین کے تمام شعبہ جات پر راضی رہنا، دین کی تمام تعلیمات، عقائد، اعمال، معتقدات ومعاملات، نظام زندگی اور نظام بندگی پر خوش رہنا۔

تعلیمات دین خواہ اسکی خواہش کے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔

احکام دین میں اسکی عقل کو کوئی حسن ملے یا نہ ملے۔

ارشادات دین اسکی ذات یا اسکے کسی بڑے کی ذات کے موافق ہوں یا مخالف ہوں۔

تعمیل دین سے اس کے دنیاوی مفادات متاثر ہوتے ہوں یا نہ ہوتے ہوں۔

ہر حال میں مومن کیلئے ضروری ہے اپنے اسلام پر راضی رہے۔

آج کی نام نہاد روشن خیالی کی تیرہ وتار رات میں جب حدود اسلامی، گواہی کے اسلامی نصاب اور طریق اور دیگر امور پر تنقید کی جارہی ہے رضا کے مفہوم کو اجاگر کرنا از حد لازم ہے تا کہ ایمان والوں کو ایمان لذیذ محسوس ہو۔

نمبر۳: رضا بالرّسول صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہونے کا

Marfat.com

مطلب یہ ہے بندہ اپنی چاہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت کے تابع کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جان سے اولیٰ سمجھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مقابلے میں کسی اور کے حکم کو پسند نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر کسی اور کے طریقے کو ترجیح نہ دے۔ لوگوں کی مخالفت، تضحیک اور طعن کے باوجود ہر طریقے پر سنت نبوی کو مقدم جانے۔

قرآن مجید میں ہے:

۱۔ ”فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا“۔ (النساء: آیت ۶۵)

”تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم ہے وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم حکم فرماؤ اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں“۔

۲۔ ”وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا“۔ (الاحزاب: ۳۶)

”اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و

Marfat.com

رسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا پس وہ واضح گمراہ ہو گیا"۔

رضا کی ان تینوں شرائط کی حقیقت کو پالینا یقیناً مشکل بھی ہے لیکن عظمت اتنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ"۔

"جس نے اذاں سنتے وقت یہ حدیث میں مذکورہ کلمات کہے اس کے گناہوں کو بخش دیا گیا"۔

رضائے الٰہی عزوجل اور رضائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا حصول معیار ایمان

فرمان باری تعالیٰ ہے:

ا۔ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ"۔ (البقرۃ:۲۰۷)

"اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے"۔

۲۔ "یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْهُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ"۔ (التوبہ:۶۲)

Marfat.com

"تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کرلیں اور اللہ و رسول کا حق زائد تھا کہ وہ (منافق) اسے راضی کرتے اگر ایمان دار ہوتے"۔

رضاء الٰہی مطلوب انبیاء کرام علیہم السلام:

۱۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا مانگی:

"فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا"۔ (مریم:٦)

"تو مجھے اپنے پاس سے ایسا ولی دے جو میرا جانشین اور اولاد یعقوب کا وارث ہو اور میرے رب اسے پسندیدہ بنا"۔

۲۔ حضرت اسماعیل علیہ اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَکَانَ یَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکَاةِ وَکَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا"۔ (مریم:۵۵)

"اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کو پسند تھا"۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

"وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی"۔ (طٰہٰ:۸۴)

"اور میرے رب تیری طرف میں جلدی کر کے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو"۔

Marfat.com

۴۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا:

"ان اعمل صالحا ترضاہ"۔ (النمل:۱۹)

"کہ میں ایسے کام کروں جنہیں تو پسند کرتا ہے"۔

بارگاہ الٰہ میں رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

۱۔ "فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا"۔ (البقرۃ:۱۴۴)

"تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے"۔

۲۔ "فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى"۔ (طہٰ:۱۳۰)

"تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کو سراہتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اور رات کی گھڑیوں میں اسکی پاکی بیان کرو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو"۔

۳۔ "وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى"۔ (الضحیٰ:۵)

"اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

Marfat.com

فضیلت رضا:

بندے کے اعمال صالحہ اور حسنات کی جو اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا ہے اور عبادات پر جو اجر ہے اس کی کئی اقسام ہیں' ان سب میں سے عمدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے سے اپنی رضا مندی کا اظہار فرمادے گا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رضا کا درجہ جنت عدن سے بڑا بیان کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ"۔ (التوبہ:۷۲)

"اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' ان میں ہمیشہ رہیں گے اور اللہ نے پاکیزہ مکانوں کا وعدہ کیا، بسنے کے باغوں میں اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے"۔

یہاں اللہ تعالیٰ کی رضا کو جنت عدن پر بھی فوقیت دی گئی ہے۔

طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے، حدیث صحیح ہے۔

"ان اللّٰہ یتجلی للمومنین فیقول سلونی فیقولون رضاک"۔

"یقیناً اللہ تعالیٰ مومنین کیلئے (جنت میں) تجلی فرمائے گا پس فرمائے

Marfat.com

گا مجھ سے مانگ لو۔ جنتی کہیں گے ہم تجھ سے تیری رضا چاہتے ہیں''۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار کر لینے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ سے رضا کا سوال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک رضائے الٰہی دیدار الٰہی سے بھی بڑا تحفہ ہوگا۔

امام غزالی کہتے ہیں بعض مفسرین نے ''وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ'' (ق:۳۵) کی تفسیر میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مزید کے وقت تین تحفے عطا فرمائے گا۔

نمبرا۔ ایسا ہدیہ کہ جنت میں اس کی مثل کوئی نہیں ہوگا اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔

''فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ''۔

(سورة السجدة:۱۷)

''تو کسی نفس کو معلوم نہیں جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کیلئے چھپا رکھی ہے''۔

نمبر۲۔ اہل جنت کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام' یہ ان کیلئے پہلے سے بڑا تحفہ ہوگا اس کا تذکرہ اس آیت میں ہے۔

'' سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ''۔ (یسین:۵۸)

''ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا''۔

نمبر۳۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: ''انی عنکم راض''۔ میں تم سے راضی ہوں۔ اس کا ذکر اس فرمان باری تعالیٰ میں ہے۔

Marfat.com

"وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ"۔ (التوبہ ۷۲)

"اور اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے"۔

ثابت ہوا یہ تحفہ رضا اہل جنت کیلئے سب سے بڑا تحفہ ہوگا۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۳۶۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا:

مَا اَنْتُمْ۔ تم کون ہو؟

انہوں نے جواب دیا۔ مومنون۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ما علامة ایمانکم؟

تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جواب دیا:

"نَصْبِرُ عَلَى الْبَلَاءِ وَ نَشْكُرُ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَ نَرْضٰى مَوَاقِعَ الْقَضَاءِ"۔

"ہم مصیبت پر صبر کرتے ہیں، خوشحالی کے وقت شکر کرتے ہیں اور قضاء کے وقوع پذیر ہونے کے وقت راضی رہتے ہیں"۔

اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مُؤْمِنُوْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ"۔

Marfat.com

''رب کعبہ کی قسم تم مومن ہو''۔

رضاء الٰہی کے حصول کے چند ذرائع:

ویسے تو قرآن وسنت کے جملہ احکام میں سے ہر ایک ہی رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے لیکن یہاں صرف چند احادیث رضا کے عجیب اسباب کے طور پر ذکر کر رہا ہوں۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیَرْضٰی عَنِ الْعَبْدِ اَنْ یَّاْکُلَ الْاُکْلَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا اَوْ یَشْرَبَ الشَّرْبَۃَ فَیَحْمَدُہٗ عَلَیْھَا''۔ (مسلم: ۲۷۳۴، مشکوۃ کتاب والاطعمۃ پہلی فصل)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے سے اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ وہ روٹی کا لقمہ کھائے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور پانی کا گھونٹ پیئے تو اس پر بھی اللہ کی حمد کرے''۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلَاثًا فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْابِہٖ شَیْاً وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

Marfat.com

وَيَكْرَهُ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَ كَثْرَةَ السُّوَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ"۔

(مسلم:۱۷۱۵)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین ناپسند کرتا ہے۔ پس وہ تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کیساتھ کسی شی کو شریک نہ کرو اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے لوگوں کی باتوں میں خوض' بلاوجہ زیادہ سوالات اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے"۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَ سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ"۔ (ترمذی' ابواب البر والصلۃ باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین:۱۸۹۹)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اسکی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

"عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ

Marfat.com

لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"۔(النسائی ج۱ص۱۰)

''مسواک کرنا منہ کی صفائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے''۔

۵۔ حضرت ابوسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"مَامِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ حِيْنَ يُمْسِىْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔(ابن ماجہ ج۲:۳۸۷۰)

''جو مسلمان بھی صبح وشام کے وقت یہ کہے کہ میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں اس بندے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے قیامت کے دن راضی کرے گا''۔

۶۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ"۔(مسلم:۲۹۹۹)

Marfat.com

''مومن کی عجیب شان ہے اس کیلئے ہر لحاظ سے خیر ہے اور یہ مقام مومن ہی کا ہے اور کسی کا نہیں' اگر اسے خوشی ملے تو شکر کرتا ہے تو یہ عمل اس کیلئے خیر قرار پاتا ہے اور اگر اس پر مصیبت آجائے تو صبر کرتا ہے، تو یہ اس کیلئے بہتر ہوتا ہے''۔

رضاء الٰہی کے حصول کا طریق کار:

امام غزالی لکھتے ہیں:

''وَفِيْ اَخْبَارِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَالُوْا لَهٗ سَلْ لَنَا رَبَّكَ اَمْرًا اِذَا نَحْنُ فَعَلْنَاهُ يَرْضٰى بِهٖ عَنَّا فَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰهِيْ قَدْ سَمِعْتَ مَا قَالُوْا فَقَالَ يَا مُوْسٰى قُلْ لَّهُمْ يَرْضَوْنَ عَنِّيْ حَتّٰى اَرْضٰى عَنْهُمْ''۔(احیاء العلوم، ج ۴، ص ۳۶۴)

''حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اخبار میں ہے کہ بنی اسرائیل نے ان سے کہا ہمارے لئے اپنے رب سے پوچھو کہ وہ کونسا عمل ہے جو ہم کریں تو وہ ہم سے راضی ہو جائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا! اے اللہ جو انہوں نے کہا تو نے سن لیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ ان بندوں سے کہہ دو یہ مجھ سے اتنا راضی ہو جائیں کہ میں ان سے راضی ہو جاؤں''۔

اس سے پتہ چلا کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے بمشکل راضی ہوتا ہے اور راضی

Marfat.com

رہتا ہے' اگر بندہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے راضی کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس پر راضی ہو جانا تو یقینی ہے۔ اسی سے ملتا جلتا اس حدیث کا مفہوم ہے جسے مستدرک نے حاکم میں روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَعْلَمَ مَالَهٗ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلْیَنْظُرْ مَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَهٗ"۔

"جسے یہ پسند ہے کہ جانے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کیلئے کیا ہے اسے دیکھنا چاہیے اس کے پاس اللہ تعالیٰ کیلئے کیا ہے"۔

یعنی جسے جستجو ہو کہ اسے پتہ چلے اللہ تعالیٰ اس سے کتنا راضی ہے اس کو اپنے دل کی کیفیات کی تلاشی لینی چاہیے کہ وہ خود مختلف حالات میں اللہ تعالیٰ کی قضا پر کتنا راضی رہتا ہے۔

فیصلہ کُن فرمان:

آج ہر بندے کیلئے ہر قدم پر انفرادی اور اجتماعی معاملات، دینی اور دنیاوی امور میں صحیح اور غیر صحیح، نفع اور نقصان کے معیار کے طور پر اس حدیث شریف کو سامنے رکھنا چاہئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا:

Marfat.com

" مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسُخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسُخَطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ "۔

(جامع ترمذی:۱۹۶۷)

''جو بندہ لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا تلاش کرے اللہ اس کو لوگوں کا محتاج نہیں کرتا۔ جو لوگوں کی رضا ڈھونڈے اللہ کو ناراض کر کے اللہ اسکو لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔

Marfat.com

صبر

صبر مصدر ہے اس کا مادہ (ص، ب، ر) لغت کے لحاظ سے تین معانی پر دلالت کرتا ہے۔ پہلا حبس' دوسرا شی کے بلند حصے، تیسرا ایک قسم کا پتھر ہے یہاں جو صبر زیر بحث ہے وہ پہلے معنی کے لحاظ سے ہے کہا جاتا ہے

"صَبَرْتُ نَفْسِیْ عَلٰی ذٰلِکَ الْاَمْرِ"۔

میں نے اپنے آپ کو اس کام پر بند کر دیا، محبوس کر دیا۔ حدیث شریف میں ہے۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ شَیْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھ کر قتل کرنے سے منع فرمایا۔ (یعنی شکار وغیرہ کرتے ہوئے)

امام راغب اصفہانی کہتے ہیں:

"اَلصَّبْرُ الْاِمْسَاکُ فِیْ ضِیْقٍ یُقَالُ صَبَرْتُ الدَّابَّةَ بِمَعْنَی حَبَسْتُهَا بِلَا عَلَفٍ"۔

تنگی میں کسی چیز کو روکنا صبر ہے۔ کہا جاتا ہے صبرت الدابة میں

Marfat.com

نے بغیر چارے کے جانور کو روکے رکھا۔

صبر ایک ایسی کیفیت ہے جس کے نام مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں' اگر مصیبت پر اپنے نفس کو روکا جائے تو اسے صبر کہا جاتا ہے۔ اگر محاربت کے سامنے اپنے آپ کو قائم رکھا جائے تو ایسے صبر کو شجاعت کہا جاتا ہے۔ اگر کسی بات کے اظہار کرنے سے صبر کیا جائے تو اسے کتمان کہا جاتا ہے۔ اگر زندگی میں لہو ولعب سے صبر کیا جائے تو اسے زہد کہا جاتا ہے۔ اگر شرمگاہ کی شہوت سے صبر کیا جائے تو اسے عفت کہا جاتا ہے۔ اگر کھانے پینے کی شہوت سے صبر کیا جائے تو اسے شرف نفس کہا جاتا ہے۔ اگر غصے کا سبب پائے جانے کے باوجود اس کے اظہار سے صبر کیا جائے تو اسے حلم کہا جاتا ہے چنانچہ صبر ایک ایسی حقیقت ہے جو ان تمام کو جامع ہے اور یہ تمام اس کے شعبہ جات ہیں۔

صبر کی اصطلاحی تعریف:

۱۔ امام راغب اصفہانی نے کہا ہے:

"حَبْسُ النَّفْسِ عَلٰی مَا یَقْتَضِیْهِ الْعَقْلُ وَالشَّرْعُ اَوْ عَمَّا یَقْتَضِیَانِ حَبْسَهَا عَنْهَا"۔

عقل اور شریعت جس حال پر آدمی کو رکھنا چاہیں اسی پر نفس کو روکے

Marfat.com

رکھنا یا عقل وشرع جس کام سے دور رہنے کا حکم دیں اس سے اپنے آپ کو دور رکھنا صبر ہے۔

۲۔ جاحظ نے کہا ہے:

" اَلصَّبْرُ عَنِ الشَّدَائِدِ خُلُقٌ مُرَكَّبٌ مِنَ الشَّجَاعَةِ وَالْوَقَارِ "۔

سختیوں سے صبر ایسا خلق ہے جو شجاعت اور وقار سے مرکب ہے۔

۳۔ مناوی نے کہا ہے:

" اَلصَّبْرُ قُوَّةُ مُقَاوَمَةِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰلَامِ الْحِسِّيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ "۔

حسی اور عقلی مصائب وآلام کے مقابلہ کرنے کی قوت کو صبر کہتے ہیں۔

۴۔ بعض نے کہا ہے:

"هُوَ الثَّبَاتُ عَلٰى اَحْكَامِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ "۔

کتاب وسنت کے احکام پر ثابت قدم رہنا صبر ہے۔

۵۔ بعض نے کہا ہے:

" هُوَ الْوَقُوْفُ مَعَ الْبَلَاءِ بِحُسْنِ الْاَدَبِ "۔

آزمائش آنے پر حسن ادب سے ٹھہرنا صبر ہے۔

انواع صبر:

صبر کی تین انواع ہیں۔

Marfat.com

۱۔ "اَلصَّبْرُ عَلٰی طَاعَةِ الْجَبَّارِ"۔

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر صبر کرنا۔

۲۔ "اَلصَّبْرُ عَنْ مَعَاصِیِ الْجَبَّارِ"۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے صبر کرنا۔

۳۔ "اَلصَّبْرُ عَلَی الصَّبْرِ عَلٰی طَاعَتِهٖ وَتَرْکِ مَعْصِیَتِهٖ"۔

فرمانبرداری کرنے اور نافرمانی نہ کرنے کے صبر پر صبر کرنا۔

ابن قیم نے کہا ہے صبر کی اپنے متعلق کے لحاظ سے تین اقسام ہیں۔

۱۔ اوامر وطاعات پر صبر یہاں تک کہ آدمی ان کو بجالائے۔

۲۔ جن باتوں سے روکا گیا ہے اور شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں ان سے اجتناب کرنے میں صبر کرنا یہاں تک آدمی کبھی ان کا ارتکاب نہ کرے۔

۳۔ تقدیرا اور شرعی فیصلوں پر صبر یہاں تک کہ کبھی ان پر ناراض نہ ہو۔

مجدالدین فیروز آبادی نے کہا ہے۔ صبر کی تین انواع ہیں

۱۔ صبر باللہ ۲۔ صبر مع اللہ ۳۔ صبر للہ۔

مراتب صبر:

صبر کے پانچ مراتب ہیں۔ صابر، مصطبر، متصبر، صبور، صبار۔

صابر ان تمام سے عام ہے اور صابر کا مفہوم ان سب میں پایا جاتا

Marfat.com

ہے۔ مصطبر وہ ہے جو صبر کما رہا ہو اور صبر کی آزمائش میں ڈالا گیا ہو۔ متصبر وہ ہے جو تکلف سے صبر کرے اور اپنے آپ کو اس پر برانگیختہ کرے۔ صبور عظیم صبر والے کو کہا جاتا ہے۔ صبار شدید صبر والے کو کہتے ہیں۔ صبور اور صبار میں فرق یہ ہے کہ صبور کا صبر وصف اور کیفیت کے لحاظ سے زیادہ ہوتا ہے اور صبار کا صبر مقدار کمیت کے لحاظ سے زیادہ ہوتا ہے

صبور ذات باری تعالیٰ کا نام

صبور مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اس کا معنی حلیم کے معنی کے قریب تر ہے۔ "هُوَ الَّذِیْ لَا یُعَاجِلُ الْعُصَاةَ بِالْاِنْتِقَامِ" صبور وہ ذات ہے جو نافرمانوں سے انتقام لینے میں جلدی نہ کرے۔

امام غزالی کہتے ہیں:

صبور وہ ذات ہے جسکو جلد بازی کسی فعل کے کرنے پر اس کے موزوں وقت سے پہلے برانگیختہ نہ کرے بلکہ وہ امور کے قدر معلوم اور معین طریقے پر چلائے جو امور کا معین وقت ہے اس سے ان کو مقدم یا موخر نہ کرے بلکہ ہر کام اپنے وقت اور جیسا کہ اس کے نزدیک اس کا مقام ہے اسی طرح کرے۔

صبر کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نوے سے زیادہ مرتبہ صبر کا ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

اوراس کا نماز کیساتھ بھی تذکرہ کیا ہے جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

" وَاسْتَعِينُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ"۔(البقرۃ:۱۵۳)

صبر اور نماز کیساتھ مدد چاہو۔

بلکہ اللہ تعالیٰ نے امامت کا مدار صبر کو قرار دیا۔فرمان باری تعالیٰ ہے

" وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا"۔

(السجدۃ:۲۴)

اور کئے ہم نے ان میں سے پیشوا جو ہمارے حکم کی ہدایت کرتے تھے

جب انہوں نے صبر کیا۔

مصابرہ اور صبر میں فرق:

مصابرۃ باب مفاعلۃ کا مصدر ہے اس میں مشارکت والا خاصہ پایا

جاتا ہے۔قرآن مجید میں ہے:

" يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُو اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔

اے ایمان والو صبر کرو،صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور لگے رہو اور

اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں صبر اور مصابرۃ دونوں کا حکم دیا گیا ہے۔اس سے

Marfat.com

پتہ چلتا ہے کہ مصابرۃ صبر کے علاوہ بھی مفہوم رکھتا ہے۔ اس میں جانبین صبر میں شریک ہوتے ہیں۔ بندہ معاصی سے دور رہنے پر صبر کرتا ہے اور شیطان انسان کو معاصی میں ملوث کرنے اور اسے اغوا کرنے کیلئے صبر کرتا ہے۔ یعنی بندہ اپنے آپ کو معاصی سے اجتناب پر مسلسل بند رکھتا ہے اور شیطان ہر وقت اغوا کرنے پر دوام کرتا ہے دونوں کے درمیان یہ کشمکش جاری رہتی ہے۔ بندے کی کوشش خیر پر اور شیطان کی شر پر ہے۔ بندے کی یہ حالت مصابرۃ ہے۔

اس آیت کریمہ میں صبر اور مصابرۃ میں فرق کے کئی اقوال ہیں۔

۱۔ یہاں ادنی سے اعلی کی طرف انتقال ہے صبر ترقی کرتا ہے تو مصابرۃ قرار پاتا ہے۔

۲۔ صبر نعمتوں پر ہوتا ہے اور مصابرہ مصائب پر۔

۳۔ صبر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے میں ہے اور مصابرۃ اللہ تعالیٰ سے استعانت میں ہے۔

۴۔ نفس کے خلاف جہاد میں ریاضت پر صبر پایا جاتا ہے اور ابتلاء و آزمائش میں دل کی نگرانی مصابرہ سے کی جاتی ہے۔

۵۔ صبر نفس کے خلاف جہاد میں ہے اور مصابرہ اعداء کے خلاف بندے کا حال ہے۔

Marfat.com

انسان کی تخلیق اور موت وحیات کا سلسلہ آزمائش کیلئے ہے۔

ابتلاء اور آزمائش دو طرح سے ہیں۔ ایک آزمائش نقصانات کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اموال انفس اور ثمرات کے نقصان پر آدمی کا امتحان ہوتا ہے' اس ابتلاء کے دوران کامیابی صبر میں مضمر ہے۔ دوسری آزمائش انعامات کی صورت میں ہے اس آزمائش کے دوران کامیابی کا راز شکر میں مضمر ہے۔

صبر اور قرآنی آیات:

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں نوے سے زیادہ مقامات پر صبر کا تذکرہ موجود ہے۔ یہاں ہم چند عنوانات کے تحت ان میں سے بعض کو درج کرتے ہیں۔

صبر انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام:

۱۔ "وَاِسۡمٰعِیۡلَ وَاِدۡرِیۡسَ وَذَاالۡکِفۡلِ کُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیۡنَ"

(الانبیاء:۸۵)

اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) سب صبر والے تھے۔

۲۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا:

"یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ"۔ (الصافات:۱۰۲)

Marfat.com

میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائینگے۔

۳۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا:

"اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ"۔(ص:۴۴)

بے شک ہم نے اسے صابر پایا کیا اچھا بندہ ہے وہ بہت رجوع لا نیوالا ہے۔

۴۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا:

"فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ"۔(الاحقاف:۳۵)

تو تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے کیا اور ان کیلئے جلدی نہ کرو۔

۵۔ "فَاصْبِرْ عَلٰی مَایَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ"۔(ق:۳۹)

تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے رب کی تعریف کرو۔

۶۔ "وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا"۔(الطور:۴۹)

اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بے شک تم ہماری نگہداشت میں ہو۔

۷۔ "اِصْبِرْ عَلٰی مَایَقُوْلُوْنَ وَاذْکُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ اِنَّہٗٓ

Marfat.com

اَوَّابٌ"۔(ص:۱۷)

تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو

۸۔ "فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ"۔(الروم:۶۰)

تو صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔

۹۔ "فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا"۔(المعارج:۵)

تو تم اچھی طرح صبر کرو۔

فضیلت صبر:

۱۰۔ "وَالصَّابِرِيْنَ فِی الْبَاْسَآءِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْاؕ"۔

(البقرۃ:۱۷۷)

صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی۔

۱۱۔ "اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ"۔(البقرۃ:۱۵۳)

بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔

۱۲۔ "وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ"۔

(الشوریٰ:۴۳)

اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخشد یا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔

Marfat.com

۱۳۔ "وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ"۔(البقرۃ:۱۵۷)

اور بشارت دو صبر کرنے والوں کو۔

۱۴۔ "وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ"۔(آل عمران:۱۴۶)

اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۱۵۔ "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔(آل عمران:۲۰۰)

اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

۱۶۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا:

"وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ"۔

(لقمان:۱۷)

اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

۱۷۔ "وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ"۔(الانفال:۶۶)

اور اللہ تعالیٰ صبر والوں کیساتھ ہے۔

۱۸۔ "اِنِّیْ جَزَیْتُھُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّھُمْ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ"۔

(المومنون:۱۱۱)

Marfat.com

بے شک آج میں نے انکے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں۔

۱۹۔ ”ولئن صبرتم لهو خير للصابرين“۔(النحل:۱۲۶)

اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر کرنیوالوں کیلئے صبر سب سے اچھا ہے۔

صبر احادیث کی روشنی میں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

” اَلتَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ“۔(جامع ترمذی،ابواب الدعوات:۲۵۱۹،بیروت)

”سبحان اللہ کہنا ترازو کا نصف ہے اور الحمد للہ کہنا اس کو بھر دیتا ہے اور اللہ اکبر کہنا زمین و آسمان کے درمیان موجود تمام فضا کو بھر دیتا ہے، روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے“۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ“۔(بخاری، کتاب الطب باب فضل من ذھب بصرہ، ترمذی ابواب الزہد باب ما جاء فی ذہاب البصر:۵۶۵۳)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جب میں اپنے بندے کو اس کی دونوں آنکھوں سے آزماتا ہوں (یعنی اسے نابینا کر دیتا ہوں) پس وہ صبر کرتا ہے میں اسے ان دونوں آنکھوں کے عوض میں جنت عطا کرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں حدیث شریف میں حبیبتین سے مراد عینین ہے۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے حضرت عطاء سے کہا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا یہ سیاہ عورت جنتی ہیں' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے کہا:

"اِنِّی اُصْرَعُ وَاِنِّی اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ لِیْ قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَکِ الْجَنَّۃُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّعَافِیَکِ قَالَتِ اَصْبِرُ قَالَتْ اِنِّیْ اَتَکَشَّفُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ لَّا اَتَکَشَّفَ فَدَعَالَھَا"۔

(مسلم: ۲۵۷۶' بخاری کتاب الطب باب فضل من یصرع من الریح)

مجھے مرگی پڑتی ہے تو بے پردہ ہو جاتی ہوں' اللہ تعالیٰ سے میرے بارے میں دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو آپ صبر کریں آپ کو جنت ملے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کو عافیت عطا فرمادے۔ ان خاتون نے کہا میں صبر کرتی ہوں

Marfat.com

نیز یہ کہا میں بے پردہ ہو جاتی ہوں اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کریں کہ میں بے پردہ نہ ہوں (یعنی دورہ پڑنے کے باوجود میں بے پردہ نہ ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بے پردہ نہ ہونے کے بارے میں دعا فرمائی"۔

۴۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَّبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَّعْلَمُ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ"۔ (بخاری، کتاب الطب باب اجر الصابر فی الطاعون: ۵۷۳۴)

"طاعون عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے اسے بھیج دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے مومنین کیلئے رحمت بنایا ہے شہر میں طاعون پڑ جانے کے بعد جو بندہ بھی صبر کرتے ہوئے اور یہ عقیدہ رکھتے ہوئے اس میں ٹھہر جاتا ہے کہ اسے صرف اللہ تعالیٰ کا لکھا پہنچ سکتا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے"۔

۵۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

"اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ قَوۡمًا ابۡتَلَاھُمۡ فَمَنۡ صَبَرَ فَلَہُ الصَّبۡرُ وَمَنۡ جَزَعَ فَلَہُ الۡجَزۡعُ"۔(الترغیب والترہیب ج۴ص۲۸۳،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،ترمذی ابواب الزہد باب فی الصبر علی البلاء)

"اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو آزماتا ہے پس جو صبر کرتا ہے اس کیلئے صبر ہے اور جو بے صبری کرتا ہے اس کیلئے بے صبری ہے"۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلۡمُؤۡمِنُ الَّذِیۡ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصۡبِرُ عَلٰی اَذَاھُمۡ اَعۡظَمُ اَجۡرًا مِنَ الۡمُؤۡمِنِ الَّذِیۡ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصۡبِرُ عَلٰی اَذَاھُمۡ"۔

(مسلم:۱۸۴۹)

"جو مومن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی اذیت پر صبر کرتا ہے اس مومن سے بڑا ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور ان کی اذیت پر صبر نہیں کرتا"۔

۷۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَنِ ابۡتُلِیَ بِشَیۡءٍ مِنَ الۡبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَیۡھِنَّ کُنَّ لَہُ حِجَابًا

Marfat.com

مِنَ النَّارِ"۔

(جامع ترمذی: ۱۵٦۱، ابواب البر والصلة باب ماجاء فی النفقة علی البنات)

"جس شخص کو بیٹیوں سے آزمایا گیا پس اس نے ان پر صبر کیا وہ بیٹیاں اس کیلئے آگ سے پردہ بن جائیں گی"۔

۸۔ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مَایُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ"۔ (بخاری: ۵٦۴۱)

"مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ۔ مرض، اندیشہ، پریشانی، تکلیف اور غم لاحق ہوتا ہے اس سے یہاں تک کانٹے سے جو اسے چبھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو مٹا دیتا ہے"۔

۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِکَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا

Marfat.com

قَالَ عَبْدِیْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ"۔

(جامع ترمذی:۱۰۲۱ ابواب الجنائز باب فضل المصيبة اذا احتسب)

"جس وقت بندے کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کا بیٹا فوت کر دیا۔ وہ کہتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا۔ فرشتے کہتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے کہتے ہیں اس نے تیری حمد اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو"۔

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ایک عورت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور اس نے عرض کیا:

"يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِّنَ النَّارِ"۔

(مسلم کتاب البر والصلة والادب باب فضل من يموت له ولد فيحتسبه:۲۶۳۶)

"اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیک وسلم اس بچے کیلئے اللہ تعالیٰ

Marfat.com

سے دعا کیجئے پہلے تین بچے دفن کر چکی ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تین دفن کر چکی ہو۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو آپ نے آگ سے بچنے کیلئے شدید پناہ گاہ بنالی ہے"۔

۱۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ رَأى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئاً يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ"۔

(مسلم، کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ عند ظھور الفتن: ۱۸۴۹)

"جس شخص نے امیر میں ایسی شے دیکھی جس کو ناپسند کرتا ہے اسے صبر کرنا چاہئے۔ کیونکہ جو جماعت سے ایک بالشت دور ہوا پھر مر گیا تو جہالت کی موت ہے"۔

۱۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ وَاِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَاقَالَ قَالَ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ

Marfat.com

وَقَالَ: اَللّٰھُمَّ عَافِهٖ اَوِ اشْفِهٖ قَالَ فَمَا اشْتَکَیْتُ وَجْعِیْ بَعْدُ"۔

(ترمذی ابواب الدعوات: ۳۵۶۴)

"آپ کہتے ہیں میں مریض تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے میری یہ حالت تھی کہ یہ کہہ رہا تھا۔ اے اللہ اگر میری موت کا وقت آ گیا ہے تو مجھے راحت دے اگر موت کا وقت ابھی دور ہے تو مجھے اٹھا اور اگر یہ مرض میری آزمائش ہے تو مجھے صبر کی توفیق دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے کس طرح کہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا اس کا اعادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدم سے آپ کو ٹھوکر لگائی اور کہا اے اللہ تعالیٰ انہیں عافیت دے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انہیں شفا دے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے کبھی بھی بعد میں وہ مرض لاحق نہیں ہوا"۔

۱۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھا کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا:

"یَا غُلَامُ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِهِنَّ؟ فَقُلْتُ بَلٰی فَقَالَ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْهُ اَمَامَکَ تَعَرَّفْ اِلَیْهِ فِی الرَّخَاءِ یُعَرِّفُکَ فِی الشِّدَّةِ فَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ

Marfat.com

وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَلَوْ اَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا اَرَادُوْا اَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ وَاِنْ اَرَادُوْا اَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ وَاعْلَمْ اَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيْرًا وَاَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا"۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۳۰۷، موسسہ قرطبہ، بیروت)

"اے بچے میں آپ کو چند ایسے کلمات نہ سکھاؤں اللہ تعالیٰ آپ کو جن کی وجہ سے فائدہ دے۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو وہ آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ہمیشہ دھیان رکھو تم اسے اپنے سامنے پاؤ گے خوشحالی میں اس کی پہچان رکھو وہ تمہیں سختی کے وقت پہچان لے گا۔ آپ جب بھی سوال کریں تو اللہ تعالیٰ سے کریں اور آپ جب استعانت (حقیقی) کریں تو اللہ تعالیٰ سے کریں۔ جو کچھ ہونے والا ہے قلم اس کیساتھ خشک ہو گیا۔ اگر تمام مخلوق مل کر تمہیں وہ فائدہ پہچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نہیں لکھا تو ایسا نہیں کر سکتی اور اگر تمام لوگ مل کر تمہیں وہ نقصان پہچانا چاہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نہیں لکھا تو وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ جان لو اس شی پر صبر کرنے میں جسے تم طبعاً پسند

Marfat.com

نہیں کرتے ہو بھلائی ہے۔ یقیناً فتح صبر کیساتھ ہے۔ خوشی تکلیف کیساتھ ہے۔اور آسانی تنگی کیساتھ ہے"۔

۱۴۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ لَهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَالِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ"۔

(مسلم: ۶۹۹۹، مشکوٰۃ کتاب الرقاق توکل اور صبر کا بیان پہلی فصل)

"مومن کی عجیب شان ہے اس کیلئے بھلائی ہی بھلائی ہے اور یہ صرف مومن کیلئے ہی ہے اسے کوئی خوشی ملے شکر کرتا ہے یہ اس کیلئے بہتر ہے اور اگر غمی آئے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کیلئے بہتر ہے"۔

===========

Marfat.com

Marfat.com

آندھی نے گھر کو عفو کیا یعنی اس کے آثار کو پکڑنے کیلئے اس کا ارادہ کیا، اور کہا جاتا ہے میں نے اس سے عفو کیا یعنی اس سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کے گناہ کے ازالہ کا ارادہ کیا۔ پس عفو گناہ سے (یعنی اس پر گرفت کرنے سے) ہٹ جانا ہے۔

امام ابن الاثیر کہتے ہیں:

"اَصْلُ الْعَفْوِ الْمَحْوُ وَالطَّمْسُ"۔

(النہایہ فی غریب الاثر والحدیث ج۳ ص۲۶۵، دار الفکر بیروت)

عفو کا اصل معنی مٹانا اور زائل کرنا ہے۔

اصطلاحی تعریف:

ابن الاثیر کہتے ہیں:

"هُوَ التَّجَاوُزُ عَنِ الذَّنْبِ وَتَرْكُ الْعِقَابِ عَلَيْهِ"۔

(النہایہ: ج۳ ص۲۶۵)

گناہ سے درگذر کرنا اور اس پر عقاب نہ کرنے کا نام عفو ہے۔

کفوی نے کہا ہے:

"كَفُّ الضَّرَرِ مَعَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ وَكُلُّ مَنِ اسْتَحَقَّ عُقُوبَةً فَتَرَكَهَا فَهٰذَا التَّرْكُ عَفْوٌ"۔

(الکلیات للکفوی ص۵۴۳، موسسۃ الرسالۃ بیروت)

Marfat.com

قدرت کے باوجود کسی سے ضرر کو روک لینا اور ہر وہ شخص جو عقوبت کا مستحق ہو اسے چھوڑ دینا عفو ہے۔

عفو باری تعالیٰ:

عفو اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے عفو۔

ابن اثیر کہتے ہیں:

"مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى "اَلْعَفُوُّ" هُوَ فَعُوْلٌ مِنَ الْعَفْوِ وَهُوَ مِنْ اَبْنِيَةِ الْمُبَالَغَةِ"۔ (النہایہ ج ۳ ص ۲۶۵)

عفو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے یہ عفو سے فعول کا وزن ہے اور یہ مبالغہ کے اوزان میں سے ہے۔

امام صاوی فرماتے ہیں:

"اَلْعَفُوُّ الَّذِىْ لَا يُؤَاخِذُ الْمُذْنِبَ بِالذُّنُوْبِ بَلْ يَمْحُوْهَا وَ يُبَدِّلُهَا بِحَسَنَاتٍ"۔ (الصاوی علی الجلالین ج ۲ ص ۳۴۶، دار الجیل بیروت)

عفو اس ذات کو کہتے ہیں جو گنہگار کا گناہوں پر مواخذہ نہ کرے بلکہ گناہوں کو بخش دے اور ان کو نیکیوں میں بدل دے۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

"اَلْعَفُوُّ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِىْ

Marfat.com

يَمْحُو السَّيِّئَاتِ وَيَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعَاصِي وَهُوَ قَرِيبٌ مِّنَ الْغَفُوْرِ وَلٰكِنَّهُ اَبْلَغُ مِنْهُ فَاِنَّ الْغُفْرَانَ يُنْبِئُ عَنِ السَّتْرِ وَالْعَفْوُ يُنْبِئُ عَنِ الْمَحْوِ وَالْمَحْوُ اَبْلَغُ مِنَ السَّتْرِ"۔ (المقصد الاسنیٰ: ۱۴۰، ط قبرص)

عفو اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ عفو وہ ذات ہے جو برائیوں کو مٹاتی ہے اور گناہوں سے درگذر کرتی ہے۔ یہ "غفور" کے قریب ہے لیکن عفو غفور کی نسبت زیادہ بلیغ ہے کیونکہ غفران کا معنی ہوتا ہے ڈھانپنا اور عفو کا معنی ہے مٹانا۔ اور کسی شی کو مٹا دینا اس کے ڈھانپنے سے زیادہ بلیغ ہے۔

عفو اور غفران میں فرق

امام ابو ہلال عسکری کہتے ہیں:

"اِنَّ الْغُفْرَانَ يَقْتَضِي اِسْقَاطَ الْعِقَابِ وَاِسْقَاطُ الْعِقَابِ هُوَ اِيْجَابُ الثَّوَابِ فَلَا يَسْتَحِقُّ الْغُفْرَانَ اِلَّا الْمُؤْمِنُ الْمُسْتَحِقُّ لِلثَّوَابِ۔ وَالْعَفْوُ يَقْتَضِي اِسْقَاطَ اللَّوْمِ وَالذَّمِّ وَلَا يَقْتَضِي اِيْجَابَ الثَّوَابِ وَلِهٰذَا يُسْتَعْمَلُ فِي الْعَبْدِ"۔

(الفروق اللغویۃ: ۱۹۵، مکتبہ بصیرتی قم)

غفران عقاب کو ساقط کرنے کا تقاضا کرتا ہے اور عقاب کو ساقط کرنا ثواب کو لازم کرتا ہے۔ لہٰذا غفران کا مستحق صرف مومن ہی ہو سکتا ہے جو کہ

Marfat.com

ثواب کا مستحق ہے۔عفو ملامت اور مذمت کو ساقط کرنے کا تقاضا کرتا ہے ثواب دینے کا تقاضا نہیں کرتا اسلیے بندہ میں بھی استعمال ہوتا۔

فرق کا خلاصہ:

ا۔ غفران کی صورت میں چونکہ ثواب دیا جاتا ہے اور ثواب صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ لہذا غفران کی نسبت بندے کی طرف نہیں ہوسکتی ہے جبکہ عفو کرنے کی صورت میں ثواب دینا ضروری نہیں ہوتا ہے لہذا عفو کی نسبت بندے کی طرف بھی کی جاتی ہے۔ چنانچہ غفران کی صورت میں یہ کہا جاتا ہے۔ ''غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ'' خدا تعالیٰ تیری مغفرت کرے۔ یہ نہیں کہا جاتا ''غَفَرَ زَیْدٌ لَکَ'' زید تیری مغفرت کرے۔ جبکہ عفو کی صورت میں جیسے کہا جاتا ہے ''عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ'' خدا تجھے معاف کرے۔ ایسے ہی یہ بھی کہا جاتا ہے ''عَفَا زَیْدٌ عَنْکَ'' زید نے تجھے معاف کیا۔ چونکہ عفو غفران کے معنی میں تقارب ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کی صفات میں ایک ہی معنی میں ان کا استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے ''عَفَا اللّٰہُ عَنْہُ وَ غَفَرَ لَہٗ'' اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمائے۔

قرآن مجید میں بندوں کے صفت کے طور پر غفران کا ذکر آیا ہے لیکن اسے عفو کے معنی میں لیا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'' وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا

Marfat.com

غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ "۔(الشوریٰ:۳۷)

اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں۔

۲۔ عفو وغفران میں فرق کے لحاظ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بندہ مومن عفو وغفران دونوں کا مستحق بن سکتا ہے جبکہ کافر کیلئے عفو تو ہے کہ اسے کوئی مسلمان اس کی خطا معاف کر دے مگر غفران نہیں ہے۔

۳۔ یہ فرق بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہئے عفو کبھی سزا سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور کبھی بعد میں یعنی بعض عقوبت معاف کر دی جائے لیکن مغفرت کیساتھ عقوبت اور سزا نہیں ہو سکتی۔ عفو اور عقوبت جمع ہو سکتی ہیں مگر مغفرت اور عقوبت جمع نہیں ہو سکتیں۔

عفو کے قرآن مجید میں استعمالات:

لفظ عفو قرآن مجید میں چار معانی میں استعمال ہوا ہے۔

۱۔ معاف کرنے کے معنی میں:

"وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ"۔(آل عمران:۱۵۵)

اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا۔

۲۔ ترک کرنے کے معنی میں:

Marfat.com

"اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِہٖ عُقْدَۃُ النِّکَاحِ"

(البقرۃ:۲۳۷)

مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔

۳۔حاجت سے زائد مال:

"وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ"۔(البقرۃ:۲۱۹)

اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل بچے۔

۴۔ کثرت:

"وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی"۔(البقرۃ:۲۳۷)

اے مردو تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے۔

محاسن اخلاق کے باب میں ہماری بحث عفو و درگذر جو بندے کی صفت ہے۔اس کے بارے میں ہے لہٰذا قرآن و سنّت اور آثار کے تمام دلائل اسی کے بارے میں ہونگے۔

عفو قرآن مجید کی روشنی میں:

۱۔ "اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ"۔(آل عمران:۱۳۴)

Marfat.com

وہ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں خوشی میں اور رنج میں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے ہیں اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

۲۔ "وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا"۔ (النور:۲۲)

اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں۔

۳۔ "فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ"۔ (آل عمران:۱۵۹)

تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کیلئے نرم دل ہوئے اور اگر تند مزاج سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔

۴۔ "فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ"۔

(المائدہ:۱۳)

تو انہیں معاف کر دو اور ان سے درگذر کرو بے شک احسان والے اللہ کے محبوب ہیں۔

۵۔ "يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ"۔ (المائدہ:۱۵)

Marfat.com

اے اہل کتاب بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالیں تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔

۶۔ "وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ"۔ (الشوریٰ:۴۰)

اور برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بے شک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو۔

۷۔ "وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ"۔ (الشوریٰ:۴۳)

اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔

۸۔ "وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ"۔ (التغابن:۱۴)

اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۹۔ "فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا"۔ (البقرۃ ۱۰۹)

تو تم چھوڑو اور درگذر کرو۔

Marfat.com

عفو احادیث کی روشنی میں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

" جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ نَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ ثُمَّ اَعَادَ اِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ اُعْفُوْا عَنْهُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً"۔ (ابوداؤد: بَابُ فِيْ حَقِّ الْمَمْلُوْكِ ۵۱۶۴، مكتب التربية العربی لدول الخليج)

ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم خادم کو کتنی مرتبہ معاف کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پھر اس نے سوال دہرایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب اس نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر دن میں ستر مرتبہ خادم کو معاف کردیا کرو۔

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ وَّمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا وَ مَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ"۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب باب استحباب العفو والتواضع ۲۵۸۸، دارالریان، بیروت)

Marfat.com

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔ معاف کر دینے سے بندے کی عزت ہی بڑھتی ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

۳۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَيُقَالُ مَنْ ذَا الَّذِىْ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَيَقُوْمُ الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ"۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج ۲ ص ۱۹۷، دار الفکر بیروت)

جب قیامت کا دن ہوگا ایک منادی اعلان کرے گا جس کا اللہ تعالیٰ پر اجر ہے جنت میں داخل ہو جائے کہا جائے گا کس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے تو لوگوں کو معاف کرنے والے کھڑے ہو جائیں گے بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُشْرَفَ لَهُ الْبُنْيَانُ وَتَرْفَعَ لَهُ الدَّرَجَاتُ فَلْيَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهٗ وَ يُعْطِ مَنْ حَرَمَهٗ وَ يَصِلْ مَنْ قَطَعَهٗ"۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۱۵، مکتبہ حقانیہ)

Marfat.com

جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کا مکان اونچا کیا جائے اور اس کے درجات کو بلند کیا جائے اسے چاہئے کہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کردے جس نے اسے محروم رکھا ہے اس کو عطا کرے اور جس نے اس سے تعلق قطع کیا ہے اس سے تعلق جوڑے۔

۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قَالَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ اَیُّ عِبَادِکَ اَعَزُّ عَلَیْکَ؟ قَالَ الَّذِیْ اِذَا قَدَرَ عَفَا"۔

(احیاء علوم الدین ج ۳ ص ۱۹۴، دار الفکر بیروت)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک زیادہ عزت والا کون ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص جس نے جب کسی (مجرم) پر قدرت پالی تو معاف کردیا۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ نَادٰی مُنَادٍ یَقُوْلُ: اَیْنَ الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ خُذُوْا اُجُوْرَکُمْ وَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ امْرِیٍٔ

Marfat.com

مُسْلِمٍ اِذَا عَفَا اَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ"۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۱۵، مکتبہ حقانیہ)

جب قیامت کا دن ہوگا منادی اعلان کرے گا لوگوں کو معاف کرنے والے کہاں ہیں اپنے رب کے پاس آئیں اور اپنے اجر حاصل کر لیں جس مسلمان نے بھی کسی کو معاف کیا وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

۷۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَعَافُوْا فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ"۔

(ابوداؤد کتاب الحدود باب العفو عن الحدود مالم تبلغ السلطان ۶ ۲۳۷، مکتبۃ التربیۃ العربی)

آپس میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو جو مجھ تک حد پہنچ گئی وہ واجب ہوگئی۔

۸۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں:

"لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَابْتَدَرْتُهٗ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ اَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَ تُعْطِيْ مَنْ حَرَمَكَ وَ تَعْفُوْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ"۔ (المغنی عن حمل الاسفار: ج ۳ ص ۱۹۴، دار الفکر بیروت)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دن ملا میں آگے بڑھا اور میں نے آپ کا ہاتھ مبارک تھام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عقبہ

Marfat.com

کیا میں تجھے دنیا اور آخرت کے اخلاق میں سے افضل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تجھ سے قطع رحمی کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو۔ جو تجھے محروم کرے تم اسے عطا کرو اور جو تجھ پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو۔

سیرت طیبہ اور عفو:

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

"مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْأً قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّآ اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّآ اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ"۔ (مسلم کتاب الفضائل باب تَرْکِ الْاِنْتِقَامِ اِلَّا لِلّٰہِ تَعَالٰی: ۲۳۲۸، دار الریان بیروت)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شیء، عورت اور خادم کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا سوائے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے کے جس نے بھی آپ کو گزند پہنچائی آپ نے اس سے انتقام نہیں لیا مگر اس صورت میں کہ حدود اللہ میں سے کسی کی توہین کی جائے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیا۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

Marfat.com

عَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَادْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهُ بِرِدَائِهِ جَبْذَ ةً شَدِيْدَ ةً فَنظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِىْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىْ عِنْدَكَ فَالْتَفتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَلَهٗ بِعَطَاءٍ"۔ (مسلم:۱۰۵۷، دارالریان بیروت' بخاری کتاب اللباس باب البرود والحبرة والشملة)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر موٹے کناروں والی نجرانی چادر تھی۔ آپ سے ایک بدو ملا اس نے آپ کو چادر سے شدید جھٹکا لگا کر کھینچا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کی طرف کو دیکھا اس پر شدید جھٹکے کی وجہ سے چادر نے نشان ڈال دیئے تھے۔ پھر اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا دیا ہے اس میں سے میرے لئے عطا کا حکم کرو۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا' مسکرائے اور اسے عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا تھا تو آپ ایک پیغمبر کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرما رہے تھے:

"ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ

Marfat.com

رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ“۔

(مسلم:۱۷۹۲، دارالریان بیروت)

ان کو ان کی قوم نے مارا پس انہیں زخمی کر دیا وہ اپنے چہرے سے خون صاف کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے۔

۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تورات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اوصاف ہیں ان میں سے یہ بھی ہے:

”لَیْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِیْظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ“۔

(بخاری ج ا ص ۲۸۵، قدیمی کتب خانہ)

آپ درشت اور سخت مزاج نہیں ہیں نہ ہی آپ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے ہیں نہ ہی برائی کو برائی سے دفع کرتے ہیں بلکہ معاف کر دیتے اور بخش دیتے ہیں۔

۵۔ حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

”لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی بَابِ الْکَعْبَةِ وَالنَّاسُ حَوْلَہٗ فَقَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

Marfat.com

شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ مَاتَقُوْلُوْنَ؟ وَمَا تَظُنُّوْنَ؟ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَقُوْلُ خَیْرًا وَ نَظُنُّ خَیْرًا اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ عَمٍّ رَحِیْمٍ وَقَدْ قَدَرْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقُوْلُ کَمَا قَالَ اَخِیْ یُوْسُفُ (لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ)"۔

(الوفاءج اص ۴۲۲، مکتبہ نوریہ رضویہ)

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف آئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کعبہ کے دروازے پر رکھے۔آپ کے اردگرد لوگ کھڑے تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں درانحال کہ وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اس نے اپنا وعدہ سچا کر دیا۔ اپنے محبوب بندے کی مدد کی اور اس کیلئے لشکروں کو شکست دی۔ پھر آپ نے فرمایا اے قریش کی جماعت تمہارا میرے بارے میں کیا خیال ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اچھا کہتے ہیں اور اچھا خیال کرتے ہیں' آپ ہمارے کرم والے بھائی ہیں اور رحم کرنے والے چچا کے بیٹے ہیں آپ کو ہم پر کنڑول حاصل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اسی طرح کہتا ہوں جیسے میرے بھائی حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تھا" آج تجھ پر کوئی ملامت نہیں اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے"۔

Marfat.com

۶۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

" اَنَّ یَهُوْدِیَّةً مِّنْ اَهْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَصْلِیَّةً ثُمَّ اَهْدَتْهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَكَلَ مِنْهَا وَ اَكَلَ۔ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْسَلَ اِلَى الْیَهُوْدِیَّةِ فَدَعَاهَا فَقَالَ سَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَكَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ كَانَ نَبِیًّا فَلَنْ تَضُرَّهٗ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ نَبِیًّا اِسْتَرَحْنَا مِنْهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْهَا"۔ (مشکوٰۃ' بَابُ فِی الْمُعْجِزَاتِ دوسری فصل، ص۵۴۲، قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اہل خیبر کی ایک یہودیہ نے بھونی ہوئی بکری زہر آلود کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تحفہ کے طور پر بھیجی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستی پکڑی اور تناول فرمائی ۔آپ کے صحابہ بھی آپ کیساتھ کھانے میں شریک ہوئے۔ پس آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ اٹھالو اور یہودیہ کو بلا بھیجا۔آپ نے فرمایا کیا تم نے یہ بکری زہر آلود کی ہے؟ اس نے کہا آپ کو کس نے بتایا ہے۔آپ نے دستی کے بارے میں فرمایا مجھے اس نے بتایا ہے۔اس نے کہا ہاں میں نے بکری زہر آلود کی ہے' میں

Marfat.com

نے کہا اگر یہ نبی ہیں تو بکری ان کو نقصان نہیں دے گی اور اگر نبی نہیں تو ہم ان سے نجات پالیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودن کو معاف کر دیا اور اس پر عتاب نہ فرمایا۔

عفو آثار کی روشنی میں:

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"بَلَغَنَا اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَاْمُرُ مُنَادِیًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُنَادِیْ مَنْ کَانَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ شَیْءٌ فَلْیَقُمْ فَیَقُوْمُ اَهْلُ الْعَفْوِ فَیُکَافِئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا کَانَ مِنْ عَفْوِهِمْ عَنِ النَّاسِ"۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۵، دار الفکر بیروت)

ہمیں یہ بات پہنچی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک منادی کو حکم فرمائے گا کہ وہ اعلان کرے جس کا بھی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی اجر ہے وہ کھڑا ہو جائے اہل عفو کھڑے ہو جائیں گے پس اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں سے ان کی عفو کے لحاظ سے بدلہ دے گا۔

۲۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ قَطُّ بَعْدَ الْیَقِیْنِ اَفْضَلَ مِنَ الْعَافِیَةِ"۔

(مسند امام احمد ج ۱ ص ۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

کسی شخص کو یقین کے بعد عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی۔

Marfat.com

۳۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"كُلُّ النَّاسِ مِنِّي فِي حِلٍّ"۔

(الادب الشرعیہ ج ۱ ص ۷۱، موسسۃ قرطبہ قاہرہ)

میری طرف سے سب لوگوں کو معافی ہے۔

۴۔ حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ فَدَعَاهُ وَ دَعَانِي ثُمَّ قَالَ امتثل مِنه فعفا"۔ (مسلم:۱۶۵۸)

حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا پھر میں بھاگ گیا پھر میں ظہر سے تھوڑی دیر پہلے آیا' میں نے اپنے باپ کے پیچھے نماز پڑھی' انہوں نے غلام کو بھی بلایا اور مجھے بھی پھر والد صاحب نے اس سے کہا کہ تم اسی طرح مارو جس طرح تمہیں مارا گیا ہے پس اس نے معاف کر دیا۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا گیا ہے:

"جَلَسَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ سُوْقٍ يَبْتَاعُ طَعَامًا فَابْتَاعَ ثُمَّ طَلَبَ الدَّرَاهِمَ وَ كَانَتْ فِيْ عِمَامَتِهٖ فَوَجَدَهَا قَدْ حُلَّتْ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسْتُ وَاِنَّهَا لَمَعِيْ فَجَعَلُوْا يَدْعُوْنَ عَلٰى مَنْ اَخَذَهَا وَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اقْطَعْ يَدَالسَّارِقِ الَّذِيْ اَخَذَهَا اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِهٖ كَذَا۔ فَقَالَ

Marfat.com

عَبْدُاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ حَمَلَہٗ عَلٰی اَخْذِھَا حَاجَۃٌ فَبَارِکْ لَہٗ فِیْھَا وَاِنْ کَانَ حَمَلَتْہُ جُرْأَۃٌ عَلَی الذَّنْبِ فَاجْعَلْہُ آخِرَ ذُنُوْبِہٖ"۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶، دار الفکر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بازار میں بیٹھے تھے طعام خرید رہے تھے پس انہوں نے طعام خرید لیا پھر آپ نے درہم ڈھونڈنا شروع کیے وہ آپ نے پگڑی میں رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے دیکھا تو وہ کھول لئے گئے تھے۔ آپ نے کہا میں ابھی بیٹھا تھا تو وہ میرے پاس تھے، وہاں موجود لوگوں نے درہم پکڑنے والے کو بددعائیں دینا شروع کر دیں اور کہا اے اللہ جس چور نے یہ درہم لئے اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ اے اللہ اسے فلاں مصیبت سے دوچار کر۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے اللہ اگر چور کو یہ درہم چوری کرنے پر ضرورت نے برانگیختہ کیا ہے تو اس کیلئے ان میں برکت پیدا فرما دے اور اگر اسے دلیری نے گناہ پر اکسایا ہے تو یہ اس کا آخری گناہ قرار دے دے۔

۲۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"اَفْضَلُ اَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِ الْعَفْوُ"۔

(الآداب الشرعیہ ج ۱ ص ۱۷، موسسۃ قرطبہ قاہرہ)

مومن کے اخلاق میں سے افضل عفو ہے۔

Marfat.com

۷۔ عبدالملک بن مروان کے پاس ابن الاشعث کے قیدی لائے گئے تو اس نے رجاء بن حیوہ سے کہا۔ان قیدیوں سے کیا سلوک کرنا چاہئے؟ ابن حیوۃ نے جواب دیا:

"اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ قَدْ اَعْطَاکَ مَاتُحِبُّ مِنَ الظَّفَرِ فَاعْطِ اللّٰہَ مَایُحِبُّ مِنَ الْعفوِ فعفا عنہُمْ"۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶، دارالفکر بیروت)

جو تمہیں پسند تھی اللہ تعالیٰ نے تمہیں وہ دی ہے یعنی فتح پس تم اللہ تعالیٰ کو وہ دو جو اسے پسند ہے یعنی عفو۔چنانچہ عبدالملک نے ان قیدیوں کو معاف کر دیا۔

۸۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا:

قَالُوْا سَکَتَّ وَقَدْ خُوْصِمْتُ قُلْتُ لَھُمْ

اِنَّ الْجَوَابَ لِبَابِ الشَّرِّ مِفْتَاحُ

لوگوں نے مجھے کہا تم خاموش بیٹھے ہو حالانکہ تمہیں برا بھلا کہا گیا ہے۔میں نے لوگوں سے کہا برا بھلا کہنے والوں کو جواب دینا شر کے دروازے کو کھولنا ہے

اِنَّ الْاَسُوْدَ لَتُخْشٰی وَھِیَ صَامِتَۃٌ

وَالْکَلْبُ یُخْشٰی وَیُرْمٰی وَھُوَ نَبَّاحُ

(دلیل الفالحین ج ۳ ص ۹۹، دارالریان قاہرہ)

Marfat.com

شیر چپ بیٹھے ہوں تو پھر بھی ان سے ڈر محسوس کیا جاتا ہے' کتا بھونک بھی رہا ہو اسے ڈھیلے اور پتھر مارے جاتے ہیں۔

۹۔ ایک راہب ہشام بن عبدالملک کے پاس گیا، ہشام نے اس سے پوچھا آپ بتائیں کیا ذوالقرنین نبی تھا۔ راہب نے جواب دیا نہیں' اسے جو کچھ ملا چار خصائل کی وجہ سے ملا

"کَانَ اِذَا قَدَرَ عَفَا وَاِذَا وَعَدَ وَفٰی وَاِذَا حَدَّثَ صَدَقَ وَلَا یَجْمَعُ شُغْلَ الْیَوْمِ لِغَدٍ"۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶، دار الفکر)

وہ جس وقت کسی پر قابو پا لیتا تھا اسے معاف کر دیتا تھا' جب وعدہ کرتا تھا پورا کرتا تھا' جب بات کرتا تھا' سچ کہتا تھا وہ آج کا کام کل پر نہیں ڈالتا تھا۔

۱۰۔ ایک چور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمے میں داخل ہوا ' آپ سے اسکو سزا دینے کیلئے کہا گیا' آپ نے فرمایا نہیں بلکہ:

"اَسْتُرُ عَلَیْهِ لَعَلَّ اللّٰهَ یَسْتُرُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ"۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶)

میں اس پر پردہ ڈالوں گا تا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری پردہ پوشی کرے۔

۱۱۔ حضرت فضیل کہتے ہے کہ میں نے خراسان کے ایک آدمی سے بڑا کوئی زاہد نہیں دیکھا۔ وہ میرے پاس مسجد حرام میں بیٹھا تھا' طواف کرنے

Marfat.com

کیلئے اٹھا' اس کے پاس جو دینار تھے چوری ہو گئے اور وہ رونے لگا' میں نے کہا دیناروں پر روتے ہو۔ مجھے اس زاہد نے جواب دیا

"مَثَّلَتْنِیْ وَاِیَّاہُ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ فَاَشْرَفَ عَلٰی اِدْحَاضِ مَحَجَّتِہٖ فَبُکَائِیْ رَحْمَۃً لَہٗ"۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶)

میری اور اسکی پیشی اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوگی' میری عقل اس کی دلیل کی کمزوری پر جھانک رہی ہے' میرا رونا اس پر رحمت کیلئے ہے۔

۱۲۔ زیاد نے خارجی کو پکڑا وہ بھاگ گیا' زیاد نے اس کے بھائی کو پکڑ لیا اور کہا یا تو اپنا بھائی پیش کرو ورنہ میں تمہیں قتل کر دونگا۔ اس آدمی نے کہا اگر میں امیر المومنین سے رقعہ لکھوا کے لے آؤں تو کیا مجھے چھوڑ دو گے؟ زیاد نے کہا ہاں۔ اس پر اس خارجی کے بھائی نے کہا

" اَنَا آتِیْکَ بِکِتَابٍ مِّنَ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وَاُقِیْمُ عَلَیْہِ شَاھِدَیْنِ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُوْسٰی ثُمَّ تَلَا (اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی وَاِبْرَاھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی اَلَّا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی) فَقَالَ زِیَادُ خَلُّوْا سَبِیْلَہٗ ھٰذَا رَجُلٌ قَدْ لَقَّنَ حُجَّتَہٗ"۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶)

میں تمہیں عزیز حکیم کا رقعہ دکھاتا ہوں' اس پر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بطور گواہ لاتا ہوں' پھر اس نے یہ تلاوت کی "کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے اور ابراہیم کے' جو احکام

Marfat.com

پورے بجالایا کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتی'' یہ سن کر زیاد نے کہا اس آدمی کو چھوڑ دو اس نے اپنی حجت کی تلقین کر دی ہے۔

۱۳۔ ہشام کے پاس ایک آدمی کو پیش کیا گیا۔ اس پر کوئی الزام تھا۔ اس نے اپنی صفائی پیش کرنا شروع کی۔ ہشام نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تم کیوں بول رہے ہو؟ اس نے جواب دیا

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ '' قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَفْسِهَا) اَفَنُجَادِلُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَا نَتَكَلَّمُ بَيْنَ يَدَيْكَ كَلَامًا؟ قَالَ هِشَامٌ بَلٰى وَيْحَكَ تَكَلَّمْ''۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۹۶، دار الفکر)

اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''جس دن ہر نفس اپنی طرف سے جھگڑتا آئے گا''۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ سے جھگڑیں گے اور تمہارے سامنے گفتگو بھی نہ کریں؟ ہشام نے کہا کیوں نہیں، تو ہلاک ہو جائے بُول۔

==========

Marfat.com

ادارہ صراط مستقیم پاکستان

آ سیرتِ کردار کے اسباق پڑھ کے دیکھ
خونِ جگر سے لکھے گئے اوراق پڑھ کے دیکھ
شاید تیری حیات میں پیدا ہو انقلاب
اے دیدہ ور محاسنِ اخلاق پڑھ کے دیکھ

محاسنِ اخلاق

○ ایثار ○ تواضع ○ حیا
○ رضا ○ صبر ○ عفو و درگذر

از قلم
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

۶ مرکز الاویس داتا دربار مارکیٹ شیخ ہندی سٹریٹ لاہور
0301-6464561-042-7115771
صراطِ مستقیم پبلیکیشنز

Marfat.com